تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً
کے قلم سے

المُهَنَّد علی المُفَنَّد

— معروف بہ —

التَّصْدِیقَات لِدَفْعِ التَّلْبِیْسَات

— تتمۂ مترجم —

مَاضِی الشَّفْرَتَیْن
علیٰ
خَادِعِ اَهْلِ الْحَرَمَیْن

جس سے جماعت حضرات دیوبند کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علما کی مہر تصدیق ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ
نفیس منزل
۳/۷۷ کریم پارک ○ لاہور

تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما
کے قلم سے

المہند علی المفند

معروف بہ

التصدیقات لدفع التلبیسات

تسمیہ مترجم

ماضی الشفرتین
علی
خادع اہل الحرمین

جس میں جماعت دیوبند کے متفقہ خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علماء کی تصدیقیں ثبت کی گئی ہیں

شائع کردہ
مکتبہ حنفیہ ○ جامع مسجد گنبد والی جہلم

زیر نگرانی حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل دیوبند

المهند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند رحمہم اللہ

تالیف

فخر المحدثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

ناشر

نفیس منزل

۳/۷۷ کریم پارک ○ لاہور

فہرست

المہند علی المفند یعنے عقائد علمائے اہل سنت دیوبند (عربی اردو)

تصدیقات علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالےٰ

اکابرِ دار العلوم کا اجمالی تعارف

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہٗ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفائے کاملین نے گیارھویں صدی ہجری میں اور بارھویں صدی میں امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندانِ سعادت نشان نے متحدہ ہندوستان میں بتوفیقِ ایزدی علم و عرفان اور شریعت و طریقت کی جو قندیلیں روشن کیں۔ انہی انوارِ ہدایت سے تیرھویں صدی کے اواخر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے وارثین کاملین حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب[۱] نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانیِ دار العلوم دیوبند اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب[۲] گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم اسلام کو منور فرمایا۔ یہ دونوں بزرگ کمالاتِ شریعت و طریقت کے جامع تھے۔ سرورِ کائنات محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت ان کے قلوب و اجسام پر محیط تھی۔ توحید و سنّت کی تبلیغ و اشاعت اور شرک و بدعت کے استیصال و انسداد میں ان حضرات نے اپنی مقدس زندگیاں صرف کر دیں۔ مذہب اہل السنّت اور مسلکِ حنفی کو اپنے دَور میں ان بزرگوں سے بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں وہ بہت

۱؎ ولادت شعبان یا رمضان ۱۲۴۸ھ وفات ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ بروز پنجشنبہ بعد نماز ظہر۔ حضرت نانوتویؒ کے مفصل حالات و کمالات سوانح قاسمی مرتبہ حضرت مولانا مناظر احسن صاحب گیلانیؒ میں مطالعہ فرمائیے جو تین جلدوں میں چھپ چکی ہے ۱۲۔ ۲؎ ولادت ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ وفات یوم الجمعہ ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ کے ظاہری و باطنی کمالات جاننے کیلئے تذکرۃ الرشید مرتبہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی قابلِ مطالعہ ہے جو دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

پختہ تھے۔ علومِ ظاہرہ کے علاوہ باطنی علوم میں بھی ان حضرات کا ایک خاص مقام تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے امام الاولیا قطب العارفین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب چشتی مہاجر مکی قدس سرہٗ سے روحانی فیضان حاصل کیا اور مقاماتِ ولایت میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ خود حضرت حاجی صاحب موصوف نے اپنی تصنیفِ لطیف ضیاء القلوب صفحہ ۹۰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

نیز ہر کس کہ از ایں فقیر محبت و عقیدت و ارادت دارد، مولوی رشید احمد صاحب سلمہٗ، و مولوی محمد قاسم صاحب سلمہٗ را کہ جامع جمیع کمالات علوم ظاہری و باطنی اند بجائے من فقیر راقم اوراق بلکہ بمدارج فوق از من شمارند اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ اوشاں بجائے من و من بمقام اوشاں شدم و صحبت اوشاں را غنیمت دانند کہ ایں چنیں کساں دریں زمانہ نایاب اند و از خدمت بابرکت ایشاں فیضیاب بودہ باشند و طریق سلوک کہ دریں رسالہ نوشتہ شد در نظر شان تحصیل نمایند ان شاء اللہ بے بہرہ نخواہند ماند۔ اللہ تعالیٰ در عمر ایشاں برکت دہاد۔ و از تمامی نعمائے عرفانی و کمالات قربت خود مشرف گرداناد و بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔

جو لوگ مجھ فقیر سے محبت، عقیدت و ارادت رکھتے ہیں، مولوی رشید احمد صاحب سلمہٗ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہٗ کو جو کمالات علوم ظاہری و باطنی کے جامع ہیں، مجھ فقیر کی بجائے بلکہ مجھ سے کہیں درجے اوپر جانیں اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس ہوا کہ وہ میری جگہ اور میں ان کی جگہ ہو گیا۔ ان کی صحبت کو غنیمت جانیں کیونکہ ایسے لوگ اس زمانہ میں نایاب ہیں اور ان کی بابرکت صحبت سے فیض حاصل کریں اور سلوک کا جو طریق اس رسالے میں لکھا گیا ہے وہ ان کے پاس حاصل کریں ان شاء اللہ محروم نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دیں اور تمام عرفانی نعمتوں اور اپنے قرب کے کمالات سے ان کو مشرف فرمائیں اور بلند درجات تک پہنچائیں اور ان کی ہدایت

ان امثال هذه الاشياء مقدور قطعا
لكنه غير جائز الوقوع عند اهل السنة
والجماعة من الاشاعرة و الماتريدية
شرعا وعقلا عند الماتريدية وشرعا
فقط عند الاشاعرة فاعترضوا علينا
بانه ان امكن مقدورية هذه الاشياء
لزم امكان الكذب وهو غير مقدور
قطعا و مستحيل ذاتا فاجبناهم باجوبة
شتى مما ذكره علماء الكلام منها لو سلم
استلزام امكان الكذب للمقدورية خلف
الوعد والاخبار وامثالهما فهو ايضا
غير مستحيل بالذات بل هو مثل
السفه والظلم مقدور ذاتا ممتنع
عقلا وشرعا او شرعا فقط كما صرح
به غير واحد من الائمة فلما رأوا
هذه الاجوبة بعثوا الارض ونسبوا
الينا تجويز النقص بالنسبة الى جنابه
تبارك وتعالى واشاعوا هذا الكلام
بين السفهاء والجهلاء تنفير العوام
وابتغاء الشهوات والشهرة بين الانام
وبلغوا اسباب سموات الافتراء فوضعوا

اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال قطعاً قدرت
میں داخل ہیں البتہ اہل السنت والجماعت اشاعرہ
و ماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز
نہیں ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً
اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں
پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا
تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان
لازم آتا ہے اور وہ یقیناً تحت قدرت نہیں
اور ذاتاً محال ہے تو ان کو علماء کلام کے ذکر کیے
ہوئے چند جواب دیے جن میں یہ بھی تھا کہ اگر
وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے
سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جاوے تو وہ
بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح
ذاتاً مقدور ہے اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً
ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اس کی تصریح کر
چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ جواب دیکھے تو
ملک میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب یہ
منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کی جانب
نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے
اور مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا کرنے
کو سفہاء و جہلاء میں اس لغویات کی خوب شہرت

تا قیامت ان کا فیض جاری رکھیں۔ نبی اکرمؐ اور ان کی بزرگ آل کے واسطہ سے"۔

حضرت حاجی صاحب موصوف چشتی سلسلہ میں اپنے دور میں ایک بے نظیر ہستی تھے جن کا روحانی فیضان عرب و عجم میں پھیلا۔ امام الاولیاء کی اس شہادت کے بعد ان بزرگوں کی تصدیق کے لیے کسی اور شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء۔

۱۸۵۷ء کا جہادِ حریت

مغلیہ شاہی خاندان کے زوال کے بعد اسلام کے بدترین اور چالاک دشمن انگریز نے جب ہندوستان پر اپنی جابرانہ حکومت قائم کرلی تو ۱۸۵۷ء میں علماء حق اور حریت پسند طبقہ نے انگریزی حکومت کے خلاف ایک زبردست آزادی کی جنگ لڑی۔ اس جہادِ حریت میں علماء اسلام کی قیادت حضرت حاجی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تھی۔ اکابر دیوبند حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن صاحب وغیرہ نے اس جہاد کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی پوری مجاہدانہ کوششیں صرف کردیں لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ ۱۸۵۷ء کے اس قیامت خیز ہنگامہ میں انگریزی حکومت نے تیرہ ہزار سے زائد علماء اسلام کو پھانسی پر لٹکایا اور بعض مجاہدین کو نہایت وحشیانہ سزائیں دی گئیں۔ بعض مسلمانوں کے بدن پر خنزیر کی چربی ملی گئی۔ اور زندہ ان کو خنزیر کی کھالوں میں سی کر آگ میں جلا دیا گیا۔ غرضیکہ اس سفاک دشمن نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ کر اہل ملک کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً بہت زیادہ کمزور کر دیا۔ ملک پر سیاسی و مادی تسلط پانے کے بعد انگریز کے ناپاک عزائم یہ تھے کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے بھی اسلامی نقوش و آثار مٹا دیے جائیں اور قرآنی تعلیمات کو گہری سازش سے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ لارڈ میکالے اور اس کی تعلیمی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے :-

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے، جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو[1]۔" (تاریخ التعلیم بمبئی باسو، ص ۱۹)

——— مرحوم اکبر الٰہ آبادی نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان کیا ہے: ؎

یوں قتل میں بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

دار العلوم دیوبند کی بنیاد

انگریزی حکومت کے عزائم اور اس کے ذہنی اقتدار کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کر لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل حال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت علامہ محمود صاحب اور پہلے متعلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہان میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمت و نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دار العلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے سرچشمۂ علوم و معارف بنی، جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ "تاریخ دیوبند" میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] انگریزی دور کے مظالم اور فرنگی حکومت کی مسلم کش پالیسی کی تفصیلات کے لیے "نقش حیات" جلد اوّل، مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں۔ ۱۲

مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ کے کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ انشاء اللہ اس مدرسہ سے شریعتِ محمدیہ کے علوم و فیوض کے چشمے جاری ہونگے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطرافِ عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیشِ نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل السنت والجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک و الحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانی دارالعلوم حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف ہیں۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں بسلسلہ تحریک خلافت مشہور مسلم لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم جب دیوبند تشریف لائے اور ان کو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ آٹھ اصول بتلائے گئے، تو آپ رو پڑے اور فرمایا کہ یہ اصول تو الہامی معلوم ہوتے ہیں۔[1] بلاشبہ دارالعلوم نے اس صدی میں جا بجا الغرض ہزاروں محدث، مفسر، فقیہ، متکلم، صوفی عارف اور مجاہد پیدا کیے ہیں۔ حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ تلامذہ و متوسلین میں سے سب سے جامع ترشخصیت امام انقلاب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیرِ مالٹا[2] رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو دارالعلوم کے

---

[1] ملاحظہ ہو آزادی ہند کا خاموش رہنما: دارالعلوم دیوبند، مولفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم

[2] اسارتِ مالٹا کے اسباب و حالات کیلئے ملاحظہ ہو کتاب اسیرِ مالٹا مولفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

سب سے پہلے طالب العلم ہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ کے سینکڑوں تلامذہ و مسترشدین میں سے شیخ العرب والعجم امیر المجاہدین حضرت مولانا سید حسینؒ احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند، جامع کمالات صوری و معنوی حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحبؒ کشمیری محدث دیوبند، مفتی اعظم سند العلماء حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلویؒ شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، صاحب فتح الملہم شرح صحیح مسلم (المتوفی ۱۳۶۹ھ / ۱۹۴۹ء) اور بطل حریت، داعی انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی، وہ ممتاز شخصیتیں ہیں جن کے ذریعہ دیوبندی مسلک کو ہر شعبہ میں بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ علاوہ ازیں اکابر دیوبند میں سے حکیم الامت، امام طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، صاحب تفسیر بیان القرآن (المتوفی ۱۳۶۲ھ) کو بھی حضرت شیخ الہندؒ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ شیخ التفسیر قطب زماں صاحب کشف و کرامت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (جو دار العلوم دیوبند کے فیضیافتہ ہیں)، اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس آج تک جامع الظاہر والباطن ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ گیارہ مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جہاں روئے زمین کے اولیاء اللہ جمع ہوتے ہیں لیکن اتنی مدت میں میں نے وہاں حضرت مدنیؒ جیسا جامع بزرگ نہیں دیکھا۔ علاوہ مذکورہ بزرگوں کے شیخ المشائخ العارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائپوریؒ اور قطب دوراں، واصل باللہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائپوریؒ بھی حضرات اکابر دیوبند کے فیضیافتہ ہیں، جن کے انوار ولایت نے ہزاروں قلوب میں معرفت کے

---

[1] ولادت ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء۔ وفات بروز جمعرات ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء حضرت مدنی نے تقریباً ۱۴ سال مدینہ منورہ مسجد نبوی میں کتاب سنت کا درس دیا ہے۔ حضرت کی خود نوشت سوانح عمری "نقش حیات" دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور مکتوبات شیخ الاسلام بھی چار جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں جو علوم و معارف کا گنجینہ ہیں ۱۲۔

[2] حضرت تھانویؒ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک پہنچتی ہے اور اسی حضرت کے مواعظ و ملفوظات علوم و معارف کا بہترین مجموعہ ہیں۔

چراغ جلا دیے۔ امیرِ شریعت، مجاہدِ حریت، بلبلِ جلیل، خطیبِ امت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا جمال و جلال بھی اکابرِ دیوبند ہی کا پرتو ہے جس نے ہزاروں نوجوانوں میں عشقِ ختمِ نبوت کی آگ لگا دی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین!

ایک تکفیری فتنہ

انگریز ان مجاہدینِ حریت اور علمائے حق کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا۔ جب اس نے دارالعلوم دیوبند اور ان کے اکابر کے علمی و دینی اثرات کو پھیلتے دیکھا تو اس نے اس سرچشمۂ اسلام کو ختم کرنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ بعض دُنیا پرست مولویوں اور پیروں کو خریدا گیا اور ان کے ذریعہ ان حضرات پر وہابیت کا الزام لگایا، اور اس سے پہلے بھی ان اکابر کے اسلاف امام المجاہدین قدوۃ الکاملین حضرت سید احمد شہید بریلویؒ اور عالمِ ربانی، مجاہدِ جلیل حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی مجاہدانہ قربانیوں کو اسی وہابیت کے الزام سے ناکام بنانے کی کوشش کی جا چکی تھی۔ خدا جانے وہ کون سے اسباب و عوامل تھے کہ فرقۂ بریلویہ کے بانی مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اکابرِ دیوبند کے خلاف تکفیری مہم تیز کر دی۔

حسام الحرمین کی حقیقت

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصوف نے ۱۳۲۳ھ میں سفرِ حج اختیار کیا۔ حج سے فراغت کے بعد انھوں نے مکہ معظمہ میں ہی ایک رسالہ مرتب کیا جس میں اکابرِ دیوبند کی عبارات کو لفظی و معنوی تحریف کر کے درج کیا گیا، اور طرفہ یہ کہ ان محبت و اطاعتِ محمدی میں ڈوبی ہوئی شخصیتوں پر یہ اتہام لگایا کہ معاذ اللہ انھوں نے اپنی کتابوں میں خدا کو جھوٹا کہا ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ رسالہ کو اس طرح سے مرتب کیا کہ پہلے فرقۂ قادیانیہ کے عنوان سے مرزا غلام احمد متنبّیٔ قادیان کی کفریہ عبارتیں درج کیں اور اس کے بعد اکابرِ دیوبند کو فرقۂ وہابیہ کذابیہ اور فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے قبیح عنوانات کے تحت متعدد فرقوں میں تقسیم کیا گیا۔ تاکہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ فرقۂ قادیانیہ کی طرح

ہندوستان میں یہ بھی کوئی مستقل جدید فرقے پیدا ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں اکابر دیوبند میں سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ، فخر العارفین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ مصنف بذل المجہود شرح ابو داؤد، اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کر کے ان پر قطعی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا، اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

علمائے حرمین شریفین سے اس فتویٰ کی تصدیقات حاصل کرنے کے لیے مختلف ذرائع[1] و وسائل سے کام لیا گیا۔ یہ حضرات چونکہ اکابر دیوبند اور ان کی تصانیف سے پورے متعارف نہ تھے، اس لیے رسالہ کی مندرجہ عبارات[2] کے پیش نظر اپنی تصدیقات لکھ دیں۔ ان میں سے محتاط علماء نے یہ لکھا کہ اگر واقعی ان کے عقائد ایسے ہیں تو فتویٰ درست ہے۔ حجاز سے واپسی پر کچھ عرصہ سکوت کرنے کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب نے یہ رسالہ "حسام الحرمین" کے نام سے ہندوستان میں ۱۳۲۵ھ میں طبع کرایا۔

المہند علی المفند ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ مدینہ منورہ میں ہی حاضر باش تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا درس بہت عروج پر تھا۔ لیکن حسام الحرمین کی کارروائی اس طرح رازداری میں رکھی گئی کہ آپ کو اس وقت اس کا مکمل علم نہ ہو سکا۔ اس تکفیری سازش سے مطلع ہونے کے بعد حضرت مدنیؒ نے اکابر علمائے حرمین شریفین کو حقیقت حال سے مطلع کیا۔ تو ان حضرات

---

[1] اس کی تفصیل الشہاب الثاقب مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

[2] اکابر دیوبند کی جن عبارات کو بدف تکفیر بنایا گیا ہے۔ ان کے تحقیقی جوابات کیلئے حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ الشہاب الثاقب مولفہ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ، "تزکیۃ الخواطر" "اسحاب المدرار" مصنفہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری۔ اور فیصلہ کن مناظرہ مولفہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدیر ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ۔ اور فیصلہ خصومات مصنفہ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب جگنپوری (برجا)

نے چھبیس سوالات قلمبند کر کے اکابر دیوبند کو جواب کے لیے ارسال کیے۔ اس وقت حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کا وصال ہو چکا تھا۔ مذکورہ سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے فصیح عربی زبان میں مرتب فرمائے جس پر اس وقت کے تمام مشاہیر دیوبند مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ صاحب، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی، اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ، بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم ابن حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی، عارف کامل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم، اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے اپنی تصدیقات تحریر فرمائیں۔ مشاہیر ہند کے علاوہ حجاز، مصر اور شام وغیرہ اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی تصدیقات سے اس کو مزین فرمایا۔ چنانچہ یہ رسالہ ۱۳۲۵ھ میں تحریر ہوا اور "المہند علی المفند" کے نام سے ملک میں شائع کیا گیا۔ اس رسالہ میں مذکورہ سوالات کی روشنی میں اکابر دیوبند کے عقائد حقہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جس سے مخالفین و معاندین کی تلبیسات کا پردہ چاک ہو کر بزرگانِ دیوبند کا حقانی و حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ "المہند" اکابر دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔

طبع جدید گو "المہند" کا اردو ترجمہ عقائد علمائے دیوبند کے نام سے متعدد بار شائع ہوا ہے لیکن عربی متن مع ترجمہ اردو عرصہ سے نایاب تھا۔ جس کی علمائے کرام کو طلب تھی۔ الحمد للہ اس تاریخی دستاویز کی جدید طباعت و اشاعت کی سعادت حق تعالیٰ نے پاکستان میں رفیق محترم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی زید مجدہم مجاز حضرت لاہوریؒ کو نصیب فرمائی ہے۔ جن کی مساعی سے یہ علمی و عرفانی ہدیہ اہل اسلام کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندۂ ناکارہ اور جملہ مسلمانوں کو

سلف ۱؎ صالحین، محققین اہل السنت اور اکابرِ دیوبند کے مسلکِ حق پر قائم رکھیں۔ آمین!
بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد، چکوال
ضلع جہلم

۲۳ رمضان المبارک
۱۳۸۲ھ

۱؎ سلف صالحین اور محققین اہل السنت کا مسلکِ حق کیا تھا؟ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "طائفۂ منصورہ" اور "مقامِ حضرت امام ابو حنیفہؒ" مؤلفہ حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب فاضل دیوبند مصنف تبرید النواظر، راہِ سنت وغیرہ۔ نیز مولانا موصوف نے حال ہی میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے حالات میں ایک رسالہ "بانیٔ دارالعلوم دیوبند" تالیف فرمایا ہے جس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

الحمد للہ الذی یحق الحق بکلماتہ ویبطل الباطل بسطواتہ نصر المومنین وقال کان حقا علینا نصر المومنین وقطع کید الخائنین فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ والصلوٰة والسلام علی مفرق فرق الکفر و الطغیان ومشتت جیوش بغاة القرین والشیطان۔ وعلی آلہٖ وصحبہٖ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا ما تعاقب النیران وتضادّ الکفر والایمان

امابعد، حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ عالیجناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور ان کی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچا رہی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے گوناگوں انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچایا، مگر خاں صاحب نے روافض کی طرح انیدا امت محمدیہ کو منتخب کر کے ان ہی سے لوگوں کو متنفر کرنا چاہا جیسے روافض نے امت کے خلاصہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منتخب کر کے ان کی تکفیر کی، اور تبرا بازی وسب وشتم سے کام لیا تھا۔ ایسے ہی خاں صاحب نے اس وقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان کو اپنے گھر کے دعوے میں سے مکدر کرنا چاہا۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔

چراغے را کہ ایزد برفروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خانصاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی
تخم ریزی پہلے ہی سے ہو چکی ہے، اس وجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خانصاحب احمد رضا
خاں، برعکس نہند نام زنگی کافور، درحقیقت احمد خاخان صاحب نے تمام ہندوستان
میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ فخر اُمت و معجزہ من معجزات سید المرسلین
علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو تُپا۔ اور حضرت مولٰنا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم و مظلوم
اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سنت اور غال اہل بدعات کے جن کی بدعات
شرک کی حد تک پہنچ گئیں تھیں، متابذ میں لکھے گئے تھے تمام قرائن حالیہ اور غیر حالیہ
سے قطع نظر کرکے اتہامات لگائے اور ان پر تشتر کیا، بلکہ غیر متناہیہ وجوہ سے کفر لازم
کیا اور ان کا کفر اجماعی قطعی قرار دے کر فقہائے کرام کا فتوٰی تکفیر چھاپ دیا۔ مگر حضرت
شاہ صاحب کے خاندان کی عظمت مسلّم ہو چکی تھی، اور ان کا خاندان آفتاب سمت نصف النہار
تھا۔ پس اگر کوئی بدبخت یا ناواقف حضرت شہید مرحوم سے بدظن بھی ہو تو اور حضرات کا
تقدس کیا بدعات کی جڑ اکھیڑنے کو کم ہے۔ اس وجہ سے خانصاحب کو پوری کامیابی نہ
ہوئی، اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جانشیں
حامیت اور ارشد تلامذہ حضرت مولٰنا مولوی محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز، نانوتوی
حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارض، اور حضرت رشید الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات رب العالمین
حضرت مولٰنا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اسرارہم کے سپرد ہوئی
اور حمایت سُنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انھی کے مقدس ہاتھوں میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ
کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ

سدا بہار کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کرتا تھا، اپنے استحکام میں ساتویں زمین تک بھی پہنچا ہوا تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام اور عرب وعجم، کابل وقندھار، بخارا وخراسان، چین وتبت وغیرہ، دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقان سنت اس کے سبز پھریرہ کو دور ہی سے دیکھ کر سنتِ نبویؐ کی مہک اس سے پا لیتے تھے اور آنکھ بند کیے چلے آتے تھے۔ اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی خشک روٹی اور دال کو یہاں کے بدعت خانہ کے قورما پلاؤ پر ترجیح دیتے تھے، اور

بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری

کا نعرہ بلند کرتے تھے حَوَالَیْهِ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کا نظارہ دیکھ کر خاں صاحب نے ہمہ تن پوری توجہ انہی حضرات کے اثر مٹانے کی طرف فرمائی۔ حضرت شہید مظلوم رح پر ستر وجہ سے کفر ثابت فرما کر فقہائے کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دے کر خود احتیاط کی تھی جس کی بنا پر خود فقہائے کرام اور اصحاب فتاویٰ عظام کے نزدیک خود مع جملہ متقدیوں کے کافر ہو چکے تھے مگر حضرات موصوفین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحبؒ حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہم اور حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب اور حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لے کر قطعی تکفیر کی اور یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں تردد وتامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ حضرت مولانا نانوتویؒ پر ختم زمانی کے انکار کرنے کا الزام لازم کیا۔ اور حضرت مولانا گنگوہیؒ پر یہ افترا کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے جائز رکھنے والے کو مسلمان سنی بتاتے ہیں۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدت فیضہم کی جانب یہ عنایت فرمائی کہ وہ براہین قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جس قدر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اتنا

تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے۔ لیکن چونکہ خانصاحب کا علم وفضل و تدین
قابل اعتبار نہ تھا۔ اس وجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتقد المستند میں لکھ
کراس کی تصدیق علماء حرمین شریفین سے کرائی اور اس کا نام حسام الحرمین علیٰ
منحر الکفر و المین رکھ کر تمام ہندوستان میں دھوم مچا دیا کہ دیکھو علماء حرمین
شریفین نے ہمارے فلاں فلاں مخالف کی قطعی تکفیر کر دی۔ اب ان کے کفر میں کیا شک
باقی رہا۔ حالانکہ یہ بالکل افتراء محض ہے جو السحاب المدرار اور توضیح البیان
وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خانصاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض
علماء مدینہ منورہ کو ہوئی تب ان حضرات نے یہ چھبیس سوالات حضرات علماء دیوبند
کی خدمت مبارک میں بھیجے کہ آپ کا ان میں کیا خیال ہے؟ اس کو صاف لکھیے تاکہ حق و
باطل واضح ہو جائے چنانچہ فخر العلماء والمتکلمین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب
مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھ کر حرمین شریفین کے
علماء کی خدمت مبارک میں پیش فرمائے، علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً
و علماء مصر و حلب و شام و دمشق نے ان کی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ
عقاید صحیح ہیں، ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے، نہ بدعتی اور نہ اہل السنت و
الجماعت سے خارج۔ اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماء حرمین شریفین و مصر و
حلب و شام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالہ مسمٰے بہ المہند علی المفند
معروف بہ تصدیقات لدفع التلبیسات مع ترجمہ المسمٰے بہ ماضی الشفرتین
علی خادع اھل الحرمین طبع کرا دیا گیا تاکہ اہل اسلام کو خانصاحب کی ایمانداری
پوری پوری طرح سے معلوم ہو جاوے، اب اہل ایمان خانصاحب سے دریافت
فرماویں کہ آپ نے حسام الحرمین پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ طائفے سب کے
سب مُرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اوردرر

اور غرر اور فتاوٰی خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ انتہٰی - پھر صفحہ ۴۳ پر ہے، حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو ان کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شک نہیں، انتہٰی - اور حضرات علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام ان تمام حضرات کو مسلمان اور ان کے جملہ عقائد کو عقائد اہل سنت لکھ کر ان کی تصحیح و تصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتویٰ کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہل عرب و روم و دمشق و شام و مصر و عراق کیا قطعی کافر ہو گئے۔ کیا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔ معاذاللہ العظیم ونعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

مسلمانو، یہ ہے خانصاحب کی محبتِ سنّت، اور یہ ہیں وہ اہل السنت والجماعت کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا۔ بڑے بڑے کفار جو اسلام کے مٹانے کی تدابیر میں مصروف ہیں۔ خانصاحب نے ایک فتوے سے گویا سب کی مرادیں پوری کرا دیں۔ مگر اسلام کا مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کوئی اپنا منہ دین دنیا میں کالا کرے مگر آفتاب اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہے گا۔ چونکہ رئیس فرقۂ مبتدعہ عالیجناب احمد رضا خانصاحب بریلوی کی حسام الحرمین کی حقیقت منکشف ہو گئی کہ خانصاحب نے جو کچھ لکھا تھا، وہ محض افترائے خالص تھا۔ علماء کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہے اور ان کے کفر میں کسی طرح شک و تردد و تامل کرے، وہ بھی قطعی کافر ہے۔ اس لیے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جاتے گا کہ علماء حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تکریماً

حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرما رہے ہیں۔

پس اب دیکھنا ہے کہ خان صاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علماء دیوبند کے ساتھ تمام علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ تمام علماء حضرات دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں اور ردّ الحسام علیٰ رؤس اللئام پر کہ حضرات دیوبند ربانی و متبحر علماء بتلائے جا رہے ہیں۔ اب ہم دیکھیں کہ خانصاحب کے پاس کون سی ترکیب اور کرامت ہے جس سے علماء دیوبند تو کافر رہیں اور علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام مسلمان بنے رہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مد فیوضہم کو کہیں علماء تحریر کرتے ہیں کہیں یکتائے زمانہ، کہیں اخی العزیز، کہیں شیخ وقت، کہیں مقتدائے انام اور کہیں پیشوائے اُمت۔ چنانچہ تقاریظ و تصادیق کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا، اور جو برتاؤ حضرات علماء حرمین شریفین کا بوقت ملاقاتِ جسمانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہوا اور زبانی گفتگو پر جو وقعت و عزت ان حضرات کے قلوب میں پیدا اور جوارح سے ظاہر ہوئی، اس کا تو ذکر کیا کیا جائے کہ مصافحہ و معانقہ و انبساط کے علاوہ سلطانِ دو جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد محترم میں مدینۃ الرسول کے بیسیوں شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا مسلسلات خاندان ولی اللّٰہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرما کر مسرور و مبتہج ہوئے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

حق تعالیٰ شانہ کے ان احسانات جلیلہ کا ذکر کرنا چونکہ حاسدوں کی کلس بڑھاتا ہے۔ اس لیے بتفصیل بیان نہیں کی جاتیں۔ منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے۔ جس کی اصل مُہر و دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور مطبوعہ نقل عام طور پر ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس وجہ سے عرض ہے کہ جملہ اہل اسلام نہایت اطمینان سے

المهند اور اس کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حضرات علمائے کرام دیوبند کے عقائد بالکل صحیح اہل السنت والجماعت کے موافق ہیں اور جملہ اہل حق علمائے ربانی حضرات علماء کے ساتھ ہیں نہ کہ خانصاحب کے۔ سو اب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جس کو اہل بدعات ان حضرات کی طرف منسوب کر کے غیر مقلد یا وہابی کہہ سکیں۔ خانصاحب کا مکر کھل گیا اور ان کی تدابیر کا خاتمہ ہو چکا۔ والحمد للہ علی ذلک ۔

خانصاحب فقط حضرات دیوبند اور خادمان سنت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں۔ ان کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفس اسلام ہی کے دشمن ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو سب کو جاہل پہنچائیں بمعلوم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس دین کا حافظ ہے۔ اس لیے آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے اور جو اس شریعت بیضا میں رخنہ اندازی کرتا ہے خود رُوسیاہ اور ذلیل و خوار بنتا ہے۔

چونکہ یہ تمہید ہے رسالہ مہند کی۔ اس لیے اختصار ملحوظ رکھ کر بقدرِ کفایت درج کر دی گئی ہے۔ ان جن صاحبوں کو اس بحث کی تفصیل مطلوب ہو تو وہ تشییدِ الایمان بالسنۃ والقرآن کو ملاحظہ فرمادیں جس میں خانصاحب کی عیاری مفصل مذکور ہے اور رسائل مفصلہ ذیل جو خانصاحب کے رد میں لکھے گئے ہیں مطالعہ کریں :

اسکات المعتدی ، قاصمۃ الظہر ، الطین اللازب ، السہیل علی المسیل ، الختم علی لسان الخصم ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ایها العلماء الکرام والجہابذۃ العظام قد نسب الی ساحتکم الکریمۃ اناس عقائد الوھابیۃ قالوا باوراق ورسائل لا نعرف معانیہا لاختلاف اللسان فنرجو ان تخبرونا بحقیقۃ الحال و مرادات المقال ونحن نسئلکم عن امور اشتہر فیہا خلاف الوھابیۃ عن اھل السنۃ والجماعۃ

اے علماء کرام اور سرداران عظام! تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے ہیں جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔ اس لیے امید کرتے ہیں، ہمیں حقیقت حال اور قول کے مراد سے مطلع کروگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل سنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے

السوال الاول والثانی

پہلا اور دوسرا سوال

(۱) ما قولکم فی شد الرحال الی زیارۃ سید الکائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات وعلی آلہ وصحبہ۔

کیا فرماتے ہو۔ شد رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کے لیے

(٢) ای الامرين احب اليكم وافضل
لدى اكابركم للزائر هل ينوى
وقت الارتحال للزيارة زيارته
عليه السلام او ينوى المسجد
ايضا وقد قال الوهابية ان
المسافر الى المدينة لا ينوى
الا المسجد النبوى-

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے
نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و
افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر
زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی
زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی،
حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ
کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیے

الجواب

جواب

بسم الله الرحمن الرحيم
ومنه نستمد العون والتوفيق
وبيده ازمة التحقيق-
حامدا ومصليا ومسلما
ليعلم اولا قبل ان نشرع
فی الجواب انا بحمد الله ومشايخنا
رضوان الله عليهم اجمعين و
جميع طائفتنا وجماعتنا مقلدون
لقدوة الانام وذروة الاسلام الامام
الهمام الامام الاعظم ابی حنيفة
النعمان رضی الله تعالى عنه فی
الفروع ومتبعون للامام الهمام
ابی الحسن الاشعری والامام الهمام

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا
اور اسی سے مدد اور توفیق درکار ہے، اور
اس کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔
حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد
اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع
کریں جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ
اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات
میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام
امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ
عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں
پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری اور امام
ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور

الى منصور الماتريدى رضى الله
عنها فى الاعتقاد و الاصول و
منتسبون من طرق الصوفية
الى الطريقة العلية المنسوبة
الى السادة النقشبندية و
الطريقة الزكية المنسوبة
الى السادة الچشتية و الى
الطريقة البهية المنسوبة الى
السادة القادرية و الى الطريقة
المرضية المنسوبة الى السادة
السهروردية رضى الله عنهم اجمعين

طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل
ہے سلسلۂ عالیہ حضرات نقشبندیہ اور
طریقۂ زکیہ مشائخ چشت اور سلسلۂ بہیہ
حضرات قادریہ اور طریقۂ مرضیہ مشائخ سہروردیہ
رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

ثم ثانیا انا لا نتکلم بکلام و
لا نقول قولا فى الدين الا و عليه عندنا
دليل من الكتاب او السنة او اجماع
الامة او قول من ائمة المذهب
ومع ذلك لا ندعى انا المبرؤون من
الخطاء والنسيان فى ضلة القلم و
زلة اللسان فان ظهر لنا انا اخطانا فى
قول سواء كان من الاصول او الفروع
فما يمنعنا الحياء ان نرجع عنه و نعلن
بالرجوع كيف لا وقد رجع ائمتنا رضوان

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے
میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی
دلیل نہ ہو، قرآن مجید کی یا سنت کی، یا
اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور باینہمہ
ہم دعوی نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان
کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں،
پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں
قول میں ہم سے خطا ہوئی، عام ہے کہ
اصول میں ہو یا فروع میں، اپنی غلطی سے
رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی

الله عليهم فى كثير من اقوالهم حتى ان
امام حرم الله تعالى المحترم اما منا
الشافعى رضى الله عنه لم يبق مسئلة
الا وله فيها قول جديد والصحابة رضى
الله عنهم رجعوا فى مسائل الى اقوال
بعضهم كما لا يخفى على متتبع الحديث
فلو ادعى احد من العلماء انا غلطنا فى
حكم فان كان من الاعتقاديات فعليه
ان يثبت بنص من ائمة الكلام و
ان كان من الفرعيات فيلزم ان يبنى
بنيانه على القول الراجح من ائمة
المذاهب فاذا فعل ذلك فلا يكون
منا ان شاء الله تعالى الا الحسن القبول
بالقلب واللسان وزيادة الشكر
بالجنان والاركان۔

وثالثا ان فى اصل اصطلاح
بلاد الهند كان اطلاق الوهابى على من
ترك تقليد الائمة رضى الله تعالى عنهم
ثم اتسع فيه وغلب استعماله على من عمل
بالسنة السنية وترك الامور المستحدثة
الشنيعة والرسوم القبيحة حتى شاع فى

اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں چنانچہ ہمارے
ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بیشتر سے
اقوال میں رجوع ثابت ہے حتیٰ کہ امام حرم
محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ
ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم
نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل
میں دوسروں کے قول کے جانب رجوع فرمایا
چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے
پس اگر کسی عالم کا دعوے ہے کہ ہم نے کسی حکم شرع
میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو
اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کلام
کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد
کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کریگا
تو انشاء اللہ ہماری طرف سے قبول ہی ظاہر ہوگا یعنی دل و
زبان سے قبول کر لینگے اور قلب و اعضاء سے شکر بجا لاوینگے

تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی
کا استعمال اس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ
عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی
کہ یہ لفظ اس پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر
عمل کرے اور بدعات سیئہ و رسوم قبیحہ کو چھوڑ
دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے

بعض دنواحيها ان من منع من سجدة
قبور الاولياء وطوافها فهو وهابي بل
من اظهر حرمة الربوا فهو وهابي وان
كان من اكابر اهل الاسلام وعظمائهم
ثم اتسع فيه حتى صار سبا فعلى هذا لو
قال رجل من اهل الهند لرجل انه
وهابي فهو لا يدل على انه فاسد العقيدة
بل يدل على انه سنّي حنفي عامل بالسنة
مجتنب عن البدعة خائف من الله تعالى
في ارتكاب المعصية ولما كان مشائخنا
رضي الله تعالى عنهم يسعون في احياء
السنة ويشمرون في اخماد نيران
البدعة غضب جنود ابليس عليهم وحرفوا
كلامهم وبهتوهم وافتروا عليهم الاكاذيب
ورموهم بالوهابية وحاشاهم عن ذلك
بل وتلك سنة الله التي سنها في خواص
اوليائه كما قال الله تعالى في كتابه
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَ
لَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

رواج میں یہ مشہور ہے کہ جو مزارات اولیاء کی
قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے
وہ وہابی ہے۔ بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے
وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو
اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا،
سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے
تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ
یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنّی حنفی ہے سنّت
پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت
کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ
ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سنّت
میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں
مستعد رہتے تھے اس لیے شیطانی لشکر کو
ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر
ڈالی اور ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا
اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ
وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے
کہ جو خواص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے
چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے اور
اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں
جن و انس کے شیاطین کو ایک دوسرے کی طرف

يفترون فلما كان ذلك في الانبياء
صلوات الله عليهم وسلامه وجب
ان يكون في خلفائهم ومن يقوم
مقامهم كما قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم "نحن معاشر الانبياء
اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل
ليتوفر حظهم ويكمل لهم اجرهم
فالذين ابتدعوا البدعات ومالوا
الى الشهوات واتخذوا الههم الهوى
والقوا انفسهم في هاوية الردى
يفترون علينا الاكاذيب و
الاباطيل وينسبون الينا الاضاليل
فاذا نسب الينا في حضرتكم قول
يخالف المذهب فلا تلتفتوا اليه لا
تظنوا بنا الا خيرا ان اختلج في
صدوركم فاكتبوا الينا فانا ننبئكم
بحقيقة الحال والحق من المقال
فانكم عندنا قطب دائرة الاسلام۔

جھوٹی باتیں ڈالا کرتا ہے دھوکا دینے کے لیے اور
(سورۂ انعام) اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا
کام نہ کرتے سو چھوڑ دو ان کو اور ان کے افترا کو،
پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ ہوا
تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں
کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے
زیادہ مورد بلا ہے، پھر کامل اشبہ پھر کم اشبہ تاکہ ان کا
حظ وافر اور اجر کامل ہو جائے۔ پس جتنے بدعتیں جو
اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب
مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود
بنا لیا ہے اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال
دیا ہے ہم پر جھوٹے بہتان باندھتے اور ہماری جانب
گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں جو صاحب کبھی
آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کرکے کوئی
مخالف مذہب قول بیان کیا کرے تو آپ اس
کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن
کام میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں کوئی خلجان پیدا
ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات
کی اطلاع دینگے اس لیے کہ آپ حضرات ہمارے
نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام ہیں۔

توضیح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر
سيد المرسلين (روحي فداه) من
اعظم القربات واهم المثوبات و
انجح لنيل الدرجات بل قريبة من
الواجبات وان كان حصوله بشد
الرحال وبذل المهج والاموال و
ينوي وقت الارتحال زيارته عليه الف
الف تحية وسلام وينوي معها زيارة
مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره
من البقاع والمشاهد الشريفة بل
الاولى ما قال العلامة الهمام ابن
الهمام ان يجرد النية لزيارة قبره
عليه الصلوة والسلام ثم يحصل له
اذا قدم زيارة المسجد لان في ذلك
زيادة تعظيمه واجلاله صلى الله
عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله عليه
وسلم من جاءني زائرا لا تعمله حاجة
الا زيارتي كان حقا علي ان اكون
شفيعا له يوم القيمة وكذا نقل عن

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک
زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان)
اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب
حصولِ درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو
شدِ رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو
اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے
اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و
زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے،
بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا
ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے
پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت
حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ
ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے
ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت
کو آیا، کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت
اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت
کے دن اس کا شفیع بنوں۔ اور ایسا ہی
عارف ملا جامیؒ سے منقول ہے کہ انھوں

العارف الشامي الملا جامي انه افرز
الزيارة عن الحج وهو اقرب الى مذهب
المحبين واما ما قالت الوهابية من
ان المسافر الى المدينة المنورة على
ساكنها الف الف تحية لا ينوي الا المسجد
الشريف استدلالا بقوله عليه الصلوة و
السلام لا تشد الرحال الا الى ثلثة مسجد
فمردود لان الحديث لا يدل على المنع
اصلا بل لو تامله ذو فهم ثاقب لعلم انه
بدلالة النص يدل على الجواز فان العلة
التي استثنى بها المساجد الثلاثة من
عموم المساجد والبقاع هو فضلها
المختص بها وهو مع الزيادة موجود
في البقعة الشريفة فان البقعة الشريفة
والرحبة المنيفة التي ضم اعضائه
صلى الله عليه وسلم افضل مطلقا حتى
من الكعبة ومن العرش والكرسي
كما صرح به فقهاءنا رضي الله عنهم
ولما استثنى المساجد لذلك الفضل
الخاص فاولى ثم اولى ان يستثنى البقعة
المباركة لذلك الفضل العام وقد

نے زیارت کے لیے حج سے علیحدہ سفر کیا
اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے
اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب
سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت
کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کی دلیل
لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی
جانب سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث
کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ صاحب
فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالت النص
جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت مساجد
کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے
کی قرار پائی ہے وہ ان مساجد کی فضیلت ہی
تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ
شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین
جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء
مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل
ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی
افضل ہے چنانچہ فقہا نے اس کی تصریح فرمائی
ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین
مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہ اولیٰ
ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ

صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل بابسط
منها شيخنا العلامة شمس العلماء العاملين
مولانا رشيد احمد الجنجوهي قدس
الله سره العزيز في رسالته زبدة المناسك
في فضل زيارة المدينة المنورة وقد
طبعت مرارا و ايضا في هذا المبحث
الشريف رسالة الشيخ مشائخنا مولانا
المفتي صدر الدين الدهلوي قدس
الله سره العزيز اقام فيها الطامة الكبرى
على الوهابية ومن وافقهم اتى ببراهين
قاطعة وحجج ساطعة سماها احسن المقال
في شرح حديث لا تشد الرحال طبعت
واشتهرت فليراجع اليها والله تعالى اعلم

ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ
بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ
شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی
قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی
فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے، جو
بارہا طبع ہوچکا ہے نیز اسی بحث میں ہمارے
شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ
کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولانا
نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھا
دی اور صریح کھلی دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام
احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال ہے
وہ طبع ہو کر مشتہر ہوچکا ہے، اس کی طرف
رجوع کرنا چاہیے۔

السوال الثالث والرابع

تیسرا اور چوتھا سوال

٣- هل للرجل ان يتوسل في دعواته
بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة
ام لا ؟

کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے
یا نہیں؟

٤- ايجوز التوسل عندكم بالسلف
الصالحين من الانبياء والصديقين

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء صدیقین
اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز

والشهداء والأولياء رب العالمين ام لا؟

ہے یا ناجائز؟

الجواب

عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل في الدعوات بالأنبياء والصالحين من الأولياء والشهداء والصديقين في حيوتهم وبعد وفاتهم بان يقول في دعائه اللهم اني اتوسل اليك بفلان ان تجيب دعوتي وتقضي حاجتي الى غير ذلك كما صرح به شيخنا ومولانا الشاه محمد اسحق الدهلوي ثم المهاجر المكي ثم بينه في فتاواه شيخنا ومولانا رشيد احمد الكنكوهي رحمة الله عليهما وفي هذا الزمان شائعة مستفيضة بايدي الناس وهذه المسألة مذكورة على صفحة ٩٣ من المجلد الاول منها فليراجع اليها من شاء

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی حیات میں یا بعد وفات، باین طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

السؤال الخامس

ماقولكم في حيوة النبي عليه الصلوة

پانچواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام فی قبره الشریف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المؤمنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية -

کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

الجواب

جواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم حيٌّ في قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه وسلم دنيوية من غير تكليف وهي مختصة به صلى الله عليه وسلم وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم والشهداء لا برزخية كما هي حاصلة لسائر المؤمنين بل لجميع الناس كما نص عليه العلامة السيوطي في رسالته إنباء الاذكياء بحيوة الانبياء حيث قال قال الشيخ تقي الدين السبكي حيوة الانبياء و الشهداء في القبر كحيوتهم في الدنيا ويشهد له صلوة موسى عليه السلام في قبره فان الصلوة تستدعي جسدًا حيا الى اخر ما قال فثبت بهذا ان حيوته دنيوية برزخية لكونها في عالم

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دُنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرتؐ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء" میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دُنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم

البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام و
الدين محمد قاسم العلوم على
المستفيدين قدس الله سره العزيز
في هذه المبحث رسالة مستقلة
دقيقة المأخذ بديعة المسلك لم
ير مثلها قد طبعت وشاعت في الناس
واسمها آب حيات اي ماء الحيوة

برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا
محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں
ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور
انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں
شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام آب حیات
ہے۔

السؤال السادس

چھٹا سوال

هل للداعي في المسجد النبوي ان
يجعل وجهه الى القبر المنيف ويسئل
من المولى الجليل متوسلا بنبيه
الفخيم النبيل.

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو
یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کرکے
کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ
سے دعا مانگے۔

الجواب

جواب

اختلف الفقهاء في ذلك كما ذكره
الملا علي القاري رحمه الله تعالى
في المسلك المتقسط فقال ثم
اعلم انه ذكر بعض مشايخنا كابي
الليث ومن تبعه كالكرماني والسروجي

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا
علی قاری نے منسک متقسط میں ذکر کیا ہے
فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ
ابو اللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجی
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والے

انه يقف الزائر مستقبل القبلة كذا
رواه الحسن عن ابي حنيفة رضي
الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام
بان ما نقل عن ابي الليث مردود
بما روى ابو حنيفة عن ابن عمر
رضي الله عنه انه قال من السنة
ان تاتي قبر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فتستقبل القبر بوجهك ثم
تقول "السلام عليك ايها النبي و
رحمة الله وبركاته" ثم ايد برواية
اخرى اخرجها مجد الدين اللغوي
عن ابن المبارك قال سمعت اباحنيفةؒ
يقول قدم ايوب السختياني وانا
بالمدينة فقلت لانظرن ما يصنع
فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه
مما يلي وجه رسول الله صلى الله
عليه وسلم وبكى غير متباك فقام
مقام فقيه ثم قال العلامة القاري
بعد نقله وفيه تنبيه على ان هذا
هو مختار الامام بعد ما كان مترددا
في مقام المرام ثم الجمع بين الروايتين

کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے جیسا
کہ امام حسن نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے
نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نا مقبول
ہے۔ اس لیے کہ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ
سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر
ہو تو قبر مطہر کی طرف منہ کرکے اس طرح کہو
"آپ پر سلام نازل ہوں اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی
رحمت و برکات نازل ہوں" پھر اس کی تائید میں
دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجد الدین لغوی نے
ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں
نے امام ابو حنیفہؒ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب
ابو ایوب سختیانیؒ مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا
میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا یہ کیا کرتے ہیں
سو انھوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف اپنا منہ
کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام
کیا پھر اس کو نقل کرکے ملا علی قاری فرماتے
ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی مسلک امام صاحب
کا پسند کردہ ہے۔ ہاں پہلے ان کو تردد تھا پھر علامہ

ممكن الخ كلام الشريف فظهر بهذا أنه يجوز كلا الأمرين لكن المختار أن يستقبل وقت الزيارة ما يلي وجهه الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ به عندنا وعليه عملنا وعمل مشائخنا و هكذا الحكم في الدعاء كما روي عن مالك رحمه الله تعالى لما سأله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الكنكوهي في رسالته زبدة المناسك. وأما مسئلة التوسل فقد مرت في نمرة ٣، ٤، ص ٦

نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ. غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالک سے مروی ہے جبکہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہی نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر دی ہے اور توسل کا مسئلہ ابھی صفحہ ۲، ۳ میں گزر چکا ہے۔

السؤال السابع

ساتواں سوال

ما قولكم في تكثير الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات والأوراد.

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت۔

الجواب

جواب

يستحب عندنا تكثير الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم وهو من أرجى

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت ارجیٰ

الطاعات واحب المندوبات سواء كان بقراءة الدلائل والاوراد الصلواتية المؤلفة في ذلك او بغيرها ولكن الافضل عندنا ما صح بلفظه صلى الله عليه وسلم ولو صلى بغير ما ورد عنه صلى الله عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق بشارة من صلى علي صلوة صلى الله عليه عشرا وكان شيخنا العلامة الكنكوهي يقرء الدلائل وكذلك المشائخ الاعزة من ساداتنا وقد كتب في ارشاداته مولانا ومرشدنا قطب العالم حضرة الحاج امداد الله قدس الله سره العزيز وامر اصحابه بان يقرءوا وكانوا يروون الدلائل رواية وكان يجيز اصحابه بالدلائل مولانا الكنكوهي رحمة الله عليه۔

اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائیگا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔

اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرمایا کہ مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

السؤال الثامن والتاسع والعاشر — آٹھواں نواں اور دسواں سوال

هل يصح للرجل ان يقلد احدا من الائمة الاربعة في جميع الاصول والفروع ام

تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں؟

او على تقدير الصحة هل هو مستحب ام واجب ومن تقلدون من الائمة فروعاً واصولاً۔

اور اگر درست ہے تو مستحب ہے، یا واجب، اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

الجواب

لا بد للرجل في هذا الزمان ان يقلد احدا من الائمة الاربعة رضي الله تعالى عنهم بل يجب فانا جربنا كثيرا ان مآل ترك تقليد الائمة واتباع راي نفسه وهواها السقوط في حفرة الالحاد والزندقة اعاذنا الله منها ولاجل ذلك نحن ومشائخنا مقلدون في الاصول والفروع لامام المسلمين ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه اماتنا الله عليه وحشرنا في زمرته ولمشائخنا في ذلك تصانيف عديدة شاعت واشتهرت في الآفاق ۔

جواب

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے۔ اللہ پناہ میں رکھے اور یہی وجہ ہے ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

السوال الحادي عشر

وهل يجوز عندكم الاشتغال باشغال

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے

الصوفية وبيعتهم وهل تقولون بصحة وصول الفيوض الباطنية عن صدور الأكابر وقبورهم وهل يستفيد أهل السلوك من روحانية المشائخ الأجلاء أم لا

بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں۔

الجواب

جواب

يستحب عندنا إذا فرغ الإنسان من تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية من الشرع أن يبايع شيخا راسخ القدم في الشريعة زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة قد قطع عقبات النفس وتمرن في المنجيات وتبتل عن المهلكات كاملا مكملا ويضع يده في يده ويحبس نظره في نظره ويشتغل باشتغال الصوفية من الذكر والفكر والفناء الكلي فيه ويكتسب النسبة التي هي النعمة العظمى والغنيمة الكبرى وهي المعبر عنها بلسان الشرع بالإحسان وأما من لم يتيسر له ذلك ولم يقدر له ما ألتمس فيكفيه الانسلاك بسلكهم والانخراط في حزبهم فقد قال رسول الله صلى

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقاید کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغبت ہو آخرت کا طالب ہو نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو نجات دہندہ اعمال کا عادی اور تباہ کن اعمال سے خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں محصور رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فناء تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلے میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم المرء مع من احب	الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے
اولئك قوم لا يشقى جليسهم وبحمد	ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو، وہ ایسے
الله تعالى وحسن انعامه نحن ومشائخنا	لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا
قد دخلوا في بيعتهم واشتغلوا باشغالهم	اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی
وقصدوا للارشاد والتلقين والحمد لله	بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل
على ذلك واما الاستفادة من روحانية	اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں، والحمد للہ
المشائخ الاجلة ووصول الفيوض	علی ذلک اب رہا مشائخ کی روحانیت سے
الباطنية من صدورهم او قبورهم	استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی
فيصح على الطريقة المعروفة في اهلها	فیض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریقے
وخواصها لا بما هو شائع في العوام؛	اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے
	جو عوام میں رائج ہے۔

## السوال الثاني عشر	## بارھواں سوال
قد كان محمد بن عبد الوهاب	محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں
النجدي يستحل دماء المسلمين	کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام
واموالهم واعراضهم وكان ينسب	لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور
الناس كلهم الى الشرك ويسب	سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے
السلف فكيف ترون ذلك وهل	بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف
تجوزون تكفير السلف والمسلمين	اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا
واهل القبلة ام كيف مشربكم؟	مشرب ہے؟

الجواب

الحكم عندنا فيهم ما قال صاحب
الدر المختار وخوارج هم قوم
لهم منعة خرجوا عليه بتاويل يرون
انه على باطل كفر او معصية توجب
قتاله بتاويلهم يستحلون دماءنا و
اموالنا ويسبون نسائنا الى ان قال
وحكمهم حكم البغاة ثم قال وانما
لم نكفرهم لكونه عن تاويل وان كان
باطلا - وقال الشامي في حاشيته كما
وقع في زماننا في اتباع عبد الوهاب
الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على
الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب
الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم
المسلمون وان من خالف اعتقادهم
مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل
السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله
شوكتهم ثم اقول ليس هو ولا احد
من اتباعه وشيعته من مشائخنا في
سلسلة من سلاسل العلم من الفقه

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب
درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت
ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی
تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت
کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے
اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال
سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے
فرماتے ہیں، ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں
کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی
اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے
جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین
سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب
ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا
عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے
عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر
انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح
سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت
توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور

والحديث والتفسير والتصوف واما
استحلال دماء المسلمين واموالهم و
اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او
بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون
من غير تاويل فكفر وخروج عن
الاسلام وان كان بتاويل لا يسوغ
في الشرع ففسق واما ان كان بحق
فجائز بل واجب واما تكفير السلف
من المسلمين فحاشا ان نكفر احدا
منهم بل هو عندنا رفض و ابتداع
في الدين وتكفير اهل القبلة من
المبتدعين فلا نكفرهم ما لم ينكروا
حكما ضروريا من ضروريات الدين
فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين
نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دأبنا و
دأب مشائخنا رحمهم الله تعالى؛

اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلۂ مشائخ
میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ
میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان
مال و آبرو کا حلال سمجھنا سو یا ناحق ہوگا یا حق
پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور
خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی تاویل
سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے، اور
اگر حق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا
سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان
میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ
فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع
ہے ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب
تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں
کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی
ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے
اور احتیاط کریں گے یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے
جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السؤال الثالث عشر والرابع عشر

تیرھواں اور چودھواں سوال

ما قولكم في امثال قوله تعالى الرحمن

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ

على العرش استوى هل تجوزون اثبات جهة ومكان للبارى تعالى ام كيف رأيكم فيه ؟

رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے ؟

الجواب

جواب

قولنا فى امثال تلك الآيات انا نؤمن بها ولا يقال كيف ونؤمن بالله سبحانه وتعالى متعال ومنزه عن صفات المخلوقين وعن سمات النقص والحدوث كما هو رأى قدمائنا. واما ما قال المتأخرون من ائمتنا فى تلك الآيات يأولونها بتأويلات صحيحة سائغة فى اللغة والشرع بانه يمكن ان يكون المراد من الاستواء الاستيلاء ومن اليد القدرة الى غير ذلك تقريبا الى افهام القاصرين فحق ايضا عندنا واما الجهة والمكان فلا نجوز اثباتهما له تعالى ونقول انه تعالى منزه ومتعال عنهما وعن جميع سمات الحدوث.

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

السوال الخامس عشر

هل ترون احدا افضل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الکائنات؟

پندرھواں سوال

کیا تمہارے سامنے یہ ہے کہ مخلوق میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی افضل ہے؟

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلائق کافۃ وخیرہم عند اللہ تعالیٰ لایساویہ احد بل ولا یدانیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرب من اللہ تعالیٰ والمنزلۃ الرفیعۃ عندہ وھو سید الانبیاء والمرسلین وخاتم الاصفیاء والنبیین کما ثبت بالنصوص وھو الذی نعتقدہ وندین اللہ تعالیٰ بہ وقد صرح بہ مشائخنا فی غیر ما تصنیف۔

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا، قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین وایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔

السوال السادس عشر

سولھواں سوال

اتجوزون وجود نبي بعد النبي عليه الصلوٰة والسلام وهو خاتم النبيين وقد تواتر معنى قوله عليه السلام لا نبي بعدي وامثاله و عليه انعقد الاجماع وكيف رايكم فيمن جوز وقوع ذٰلك مع وجود هذه النصوص وهل قال احد منكم او من اكابركم ذٰلك۔

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معناً درجۂ تواتر کو پہنچ گیا ہے آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔

الجواب

جواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين لا نبي بعده كما قال الله تبارك وتعالى في كتابه ولكن رسول الله وخاتم النبيين وثبت باحاديث كثيرة متواترة المعنى و باجماع الامة وحاشا ان يقول احد

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ

منا خلاف ذلك فانه من انکر ذالك
فهو عندنا کافر لانه منکر للنص
القطعی الصریح نعم شیخنا ومولانا علامة
الزکیاء المدققین المولوی محمد قاسم
النانوتوی رحمه الله تعالی اتی بدقة
نظره تدقیقا بدیعا اکمل خاتمیته
علی وجه الکمال واتمها علی وجه
التمام فانه رحمه الله تعالی قال فی
رسالته المسماة بتحذیر الناس ما
حاصله ان الخاتمیة جنس تحته
نوعان احدهما خاتمیة زمانیة
وهو ان یکون زمان نبوته صلی الله
علیه وسلم متاخرا من زمان نبوة
جمیع الانبیاء ویکون خاتما لنبوتهم
بالزمان والثانی خاتمیة ذاتیة و
هی ان یکون نفس نبوته صلی الله
علیه وسلم ختمت بها وانتهت الیها
نبوة جمیع الانبیاء وکما انه صلی الله
علیه وسلم خاتم النبیین بالزمان کذلك
هو صلعم خاتم النبیین بالذات فان کل ما
بالعرض یختم علی ما بالذات وینتهی الیه و
لا تتعداه ولما کان نبوته

ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کیسے کہ کر جو
اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے
اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا مگر ہمارے
شیخ و مولٰنا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب
دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو
کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولٰنا نے اپنے
رسالہ "تحذیر الناس" میں بیان فرمایا ہے اس
کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس
کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت
باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام
انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور
آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے
خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار
ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی
نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و
منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں
باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں
بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی
ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے
سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات

صلی اللہ علیہ وسلم بالذات ونبوۃ
سائر الانبیاء بالعرض لان نبوتہم
علیہم السلام بواسطۃ نبوتہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو الفرد الاکمل الاوحد
الابجل قطب دائرۃ النبوۃ والرسالۃ
وواسطۃ عقدھا فھو خاتم النبیین
ذاتا وزمانا ولیس خاتمیتہ صلی اللہ
علیہ وسلم منحصرۃ فی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فانہ لیس کبیرۃ فضل
ولا زیادۃ رفعۃ ان یکون زمانہ
صلی اللہ علیہ وسلم متاخرا من زمان
الانبیاء قبلہ بل السیادۃ الکاملۃ و
الرفعۃ البالغۃ والمجد الباھر و
الفخر الزاھر تبلغ غایتھا اذا کان
خاتمیتہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتا و
زمانا واما اذا اقتصر علی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فلا تبلغ سیادتہ ورفعتہ صلی
اللہ علیہ وسلم کمالھا ولا یحصل لہ
الفضل بکلیتہ وجامعیتہ وھذا
تدقیق منہ رحمہ اللہ تعالی ظہر لہ
فی مکاشفات فی اعظام شانہ و

ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض
اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت
کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ
اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد
نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین
ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت
صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے
کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل
سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ
کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی
خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے
ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء
ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ
کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل
کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و
رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا
کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے
متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا
ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما

اجلال برهانه وتفضيله وتبجيله
صلى الله عليه وسلم كما حققه المحققون
من ساداتنا العلماء كالشيخ الاكبر و
التقي السبكي وقطب العالم الشيخ
عبد القدوس الگنگوهي رحمهم الله
تعالى لم يحم حول سرادقات ساحته
فما نظن ونرى ذهن كثير من العلماء
المتقدمين والاذكياء المتبحرين و
هو عند المبتدعين من اهل الهند
كفر وضلال ويوسوسون الى اتباعهم
واوليائهم انه انكار لخاتميته صلى الله
عليه وسلم. فهيهات وهيهات و
لعمري انه لافرى الفرى واعظم زور
وبهتان بلا امتراء ما حملهم على
ذلك الا الحقد والشحناء والحسد
والبغضاء لاهل الله تعالى وخواص
عباده وكذلك جرت السنة الالهية
في انبيائه واوليائه۔

ان ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک
کفر و ضلال بن گیا۔
یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین
کو یہ وسوسہ ڈالتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے
کا انکار ہے۔ افسوس، صد افسوس! قسم
ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پرلے درجہ کا
افترا ہے اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے۔
جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بغض
ہے۔ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے
ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے
انبیاء اور اولیاء میں۔

السوال السابع عشر

سترھواں سوال

هل تقولون ان النبي صلى الله عليه

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ

وسلم لا يفضل علينا الا كفضل الاخ الاكبر على الاخ الاصغر لا غير وهل كتب احد منكم هذا المضمون في كتاب .

صلی اللہ علیہ وسلم کو بس ہم پر ایسی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کبھی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے ۔

الجواب

جواب

ليس احد منا ولا من اسلافنا الكرام معتقدا بهذا البتة ولا نظن شخصا من ضعفاء الايمان ايضا يتفوه بمثل هذه الخرافات ومن يقل ان النبي عليه السلام ليس له فضل علينا الا كما يفضل الاخ الاكبر على الاصغر فنعتقد في حقه انه خارج عن دائرة الايمان وقد صرحت تصانيف جميع الاكابر من اسلافنا بخلاف ذلك وقد بينوا وصرحوا وحرروا وجوه فضائله واحسانه عليه السلام علينا معشر الامة بوجوه عديدة بحيث لا يمكن اثبات مثل بعض تلك الوجوه لشخص من الخلائق فضلا عن جملتها وان

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گزشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اس قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کے لیے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص

افترى احد بمثل هذه الخرافات
الواهية علينا او على اسلافنا فلا
اصل له ولا ينبغي ان يلتفت اليه
اصلا فان كونه عليه السلام افضل
البشر قاطبة واشرف الخلق كافة و
سيادته عليه السلام على المرسلين
جميعا وامامته النبيين من الامور
القطعية التي لا يمكن لادنى مسلم
ان يتردد فيه اصلا ومع هذا ان
نسب الينا احد من امثال هذه
الخرافات فليبين محله من تصانيفنا حتى
نظهر على كل منصف فهم جهالته
وسوء فهمه مع الحاده وسوء تدينه
بحوله تعالى وقوته القوية ۔

ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے
بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور
اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں اس لیے
کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات
سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور
سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے
جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور
باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات
ہماری جانب منسوب کرے تو اسے ہماری
تصنیفات میں موقع و محل بتانا چاہیے تاکہ
ہم ہر سمجھدار منصف پر اس کی جہالت بدفہمی
اور الحاد و بددینی ظاہر کریں ۔

السؤال الثامن عشر

اٹھارہواں سوال

هل تقولون ان علم النبي عليه
السلام مقتصر على الاحكام الشرعية
فقط ام اعطى علوما متعلقة بالذات
والصفات والافعال للباري عز اسمه
والاسرار الخفية والحكم الالهية و

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف
احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہٗ
کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار و
حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم
عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق

غیر ذلک مما لم یصل الی سرادقات علمه احد من الخلائق کائنا من کان۔

میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

الجواب

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان سیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم اعلم الخلق قاطبة بالعلوم المتعلقة بالذات والصفات والتشریعات من الاحکام العملیة والحکم النظریة والحقائق الحقة والاسرار الخفیة وغیرها من العلوم مالم یصل الی سرادقات ساحته احد من الخلائق لا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولقد اعطی علم الاولین والآخرین وکان فضل الله علیه عظیما ولکن لا یلزم من ذلک علم کل جزئی جزئی من الامور الحادثة فی کل آن من آوانه الزمان حتی یضر غیبوبة بعضها عن مشاهدته الشریفة ومعرفته المنیفة باعلمیته علیه السلام ووسعته فی العلوم وفضله فی المعارف علی کافة الانام وان اطلع

جواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے واقعات میں سے ہر ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدۂ شریفہ سے غائب رہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ

عليها بعض من سواه من الخلائق و العباد كما لم يطلع ما علمه سليمان عليه السلام خيبوبة ما اطلع عليه الهدهد من عجائب الحوادث حيث يقول في القرآن قال إِنِّي أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ

عجیبہ مخفی رہا کرجس سے ہُدہُد کو آگاہی ہوئی اس سے سلیمان علیہ السلام کے علم میں نہیں پہنچی نہیں آیا چنانچہ ہُدہُد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا میں سے میں ایک سچی خبر لے کر آئی ہوں۔

السوال التاسع عشر

انیسواں سوال

اترون ان ابليس اللعين اعلم من سيد الكائنات عليه السلام واوسع علما منه مطلقا وهل كتبتم ذلك في تصنيف ما تحكمون على من اعتقد ذلك۔

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو، اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

جواب

قد سبق منا تحرير هذه المسئلة ان النبي عليه السلام اعلم الخلق على الاطلاق بالعلوم والحكم والاسرار وغيرها من ملكوت الآفاق ونتيقن ان من قال ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمام مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات

فقد كفر وقد افتى مشائخنا بتكفير
من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبي
عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه
المسئلة في تاليف ما من كتبنا غير انه
غيبوبة بعض الحوادث الجزئية الحقيرة
عن النبي عليه السلام لعدم التفاته اليه
لا تورث نقصا ما في اعلميته عليه السلام
بعد ما ثبت انه اعلم الخلق بالعلوم
الشريفة اللائقة بمنصبه الاعلى كما لا
يورث الاطلاع على اكثر تلك الحوادث
الحقيرة لشدة التفات ابليس اليها شرفا
وكمالا علميا فيه فانه ليس عليها مدار
الفضل والكمال ومن ههنا لا يصح ان
يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال
لصبي علم بعض الجزئيات انه اعلم من
عالم متبحر محقق في العلوم والفنون الذي
غابت عنه تلك الجزئيات ولقد تلونا
عليك قصة الهدهد مع سليمان على
نبينا وعليه السلام وقوله اِنِّي اَحَطْتُ
بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ ودواوين الحديث و

اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں
جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے
زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ
کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر
کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس
کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں
کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا جبکہ ثابت ہو
چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب
اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے
ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں
کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے
اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل
نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے
اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے
ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی
کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں
بچہ کا علم اس متبحر محقق مولوی سے زیادہ ہے جس
کو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں
اور ہم ہُدہُد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش
آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں

دفاتر التفاسیر مشحونة بنظائرها المتکاثرة
المشتهرة بین الانام وقد اتفق الحکماء
علی ان افلاطون وجالینوس وامثالهما
من اعلم الاطباء بکیفیات الادویة و
احوالها مع علمهم ان دیدان النجاسة
اعرف باحوال النجاسة وذوقها وکیفیاتها
فلم تضر عدم معرفة افلاطون وجالینوس
هذه الاحوال الردیة فی اعلمیتها ولم
یرض احد من العقلاء والحمقی بان یقول
ان الدیدان اعلم من افلاطون مع انها
اوسع علما من افلاطون باحوال النجاسة
ومبتدعة دیارنا یثبتون للذات الشریفة
النبویة علیها الف الف تحیة وسلام
جمیع علوم الاسافل والاراذل والافاضل
الاکابر قائلین انه علیه السلام لما کان
افضل الخلق کافة فلابد ان یحتوی علی
علومهم جمیعها کل جزئی جزئی وکلی کلی ونحن
انکرنا اثبات هذا الامر بهذا القیاس
الفاسدة بغیر نص من النصوص المعتبرة
بها الوری ان کل مومن افضل واشرف
من ابلیس فیلزم علی هذا القیاس ان یکون

کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں۔ اور کتب
حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز
حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون وجالینوس
وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو دواؤں کی کیفیت و
حالات کا بہت زیادہ علم ہے۔ حالانکہ یہ بھی معلوم
ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور
اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو
افلاطون وجالینوس کا ان ردی حالات سے ناواقف
ہونا ان کے اعلم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند
بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم
افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے
احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا
یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے بدعتی سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریف و ادنی
و اعلی و اسفل علوم ثابت کرتے ہیں یا یوں کہتے ہیں
کہ جب آنحضرت ساری مخلوق سے افضل ہیں تو
ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں یا کلی آپ کو
معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے
محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی وجزئی
کے ثبوت کا انکار کیا۔ خدارا خود تو فرمائیے کہ ہر مسلمان
کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے لہٰذا اس قیاس

كل شخص من احاد الامة فضلا عن علم ابليس ويلزم على ذلك ان يكون سليمان على نبينا وعليه السلام عالما بما علمه الهدهد وان يكون افلاطون وجالينوس عارفين بجميع معارف الديدان واللوازم باطلة باسرها كما هو المشاهد وهذا خلاصة ما قلناه فى البراهين القاطعة لعروق الاغبياء المارقين القاصمة لاعناق الدجاجلة المفترين فلم يكن بحثنا فيه الا عن بعض الجزئيات المستحدثة ومن اجل ذلك اتينا فيه بلفظ الاشارة حتى تدل ان المقصود بالنفى والاثبات هنالك تلك الجزئيات لا غير لكن المفسدين يحرفون الكلام ولا يخافون محاسبة الملك العلام وانا جازمون ان من قال ان فلانا اعلم من النبى عليه السلام فهو كافر كما صرح به غير واحد من علمائنا الكرام ومن افترى علينا بغير ما ذكرناه فعليه بالبرهان خائفا عن مناقشة الملك الديان والله على ما نقول وكيل ۔

کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو، اور لازم آئے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جیسے ہُدہُد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جس سے کند ذہن بد دینوں کی رگیں کاٹ دیں اور دجال مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات جزئی میں تھی اور اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے کہا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شاہنشاہ روز جزا سے خائف بن کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

السوال العشرون | بیسواں سوال

أتعتقدون أن علم النبي صلى الله عليه وسلم يساوي علم زيد وبكر وبهائم أم تتبرؤون عن أمثال هذا وهل كتب الشيخ أشرف علي التهانوي في رسالته حفظ الإيمان هذا المضمون أم لا وبم تحكمون على من اعتقد ذلك.

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں، اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب | جواب

أقول وهذا أيضا من افتراءات المبتدعين وأكاذيبهم قد حرفوا معنى الكلام وأظهروا بحقدهم خلاف مراد الشيخ من ظلمه فقاتلهم الله أنى يؤفكون قال الشيخ العلامة التهانوي في رسالته المسماة بحفظ الإيمان وهي رسالة صغيرة أجاب فيها عن ثلاثة سئل عنها. الأولى منها في السجدة التعظيمية للقبور والثانية في الطواف بالقبور والثالثة في إطلاق لفظ عالم الغيب على سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الشيخ ما حاصله

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی بدعتیوں کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا، خدا انہیں ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟

مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے

انه لا يجوز هذا الاطلاق وان كان
بتاويل لكونه موهما بالشرك كما منع
من اطلاق قولهم راعنا في القران ومن
قولهم عبدي وامتي في الحديث المخرجه
مسلم في صحيحه فان الغيب المطلق في
الاطلاقات الشرعية ما لم يقم عليه
دليل ولا الى دركه وسيلة وسبيل فعلى
هذا قال الله تعالى قل لا يعلم من في
السموت والارض الغيب الا الله ولو
كنت اعلم الغيب وغير ذلك من الآيات
ولو جوز ذلك بتاويل يلزم ان يجوز
اطلاق الخالق والرازق والمالك والمعبود
وغيرها من صفات الله تعالى المختصة
بذاته تعالى وتقدس على الخلائق بذلك
التاويل وايضا يلزم عليه ان يصح نفي اطلاق
لفظ عالم الغيب عن الله تعالى بالتاويل
الآخر فانه تعالى ليس عالم الغيب بالواسطة
والعرض فهل ياذن في نفيه عاقل متدين
حاشا وكلا ثم لو صح هذا الاطلاق على ذاته
المقدسة صلى الله عليه وسلم على قول السائل
فنستفسر منه ما ذا اراد بهذا الغيب

کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ
شرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں صحابہ کو
راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام
یا باندی کو عبدی اور امتی کہنے کی ممانعت ہے
بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب
مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے
حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو۔ اسی بنا پر
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے، کہ وہ نہیں جانتے وہ
جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ
نیز ارشاد ہے، اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی
جمع کر لیتا، اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز
سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق معبود
مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے
ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح
ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے
لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اس
لیے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب
نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار
اجازت دے سکتا ہے، حاشا وکلا، پھر یہ کہ حضور
کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول
سائل صحیح ہو تو ہم اس سے دریافت کرتے ہیں

هل اراد كل واحد من افراد الغيب اى
بعضه اى بعض كان فان اراد بعض الغيوب
فلا اختصاص له بحضرة الرسالة صلى الله
عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان
كان قليلا حاصل لزيد وعمرو بل لكل
صبى ومجنون بل لجميع الحيوانات و
البهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا لا
يعلم الآخر ويخفى عليه فلو جوز السائل
اطلاق عالم الغيب على احد لعلم بعض
الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على
سائر المذكورات ولو التزم ذلك لم
يبق من كمالات النبوة لانه يشترك فيه
سائرهم ولو لم يلتزم طولب بالفارق و
لن يجد اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ
التهانوى فانظروا يرحمكم الله فى كلام
الشيخ لن تجدوا مما كتب المبتدعون من
اثرا حاشا ان يدعى احد من المسلمين
المساواة بين علم رسول الله صلى الله عليه
وسلم وعلم زيد وبكر وبهائم بل الشيخ
يحكم بطريق الالزام على من يدعى جواز
اطلاق علم الغيب على رسول الله صلى

کہ اس غیب سے مراد کیا ہے بعض غیب یا ہر
فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو پس اگر بعض
غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگرچہ
تھوڑا سا ہو، زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ
جملہ حیوانات اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے کیونکہ
ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ
دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم
الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے
جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ
بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھا جائے اور اگر سائل نے اس کو
مان لیا تو پھر یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا
کیوں کہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے
تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو
سکے گی۔ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔ خدا تم پہ
رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرمائیے بدعتیوں
کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے، حاشا کہ کوئی
مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و بکر
و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام
یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے

الله عليه وسلم العلم ببعض الغيوب انه يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على جميع الناس والبهائم فاين هذا من مساواة العلم التي يفترونها عليه فلعنة الله على الكاذبين ونتيقن بان معتقد مساواة علم النبي عليه السلام مع زيد وبكر وبهائم ومجانين كافر قطعاً وحاشا الشيخ دام مجده ان يتفوه بهذا وانه لمن عجب العجائب۔

اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا بدعتین نے ہمارا پر افترا باندھا ہے جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار، ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

السوال الواحد والعشرون

اکیسواں سوال

أتقولون ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم مستقبح شرعاً من البدعات السيئة المحرمة ام غير ذلك۔

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ؟

الجواب

جواب

حاشا ان يقول احد من المسلمين فضلاً ان نقول نحن ان ذكر ولادته الشريفة عليه الصلوٰة والسلام بل وذكر غبار نعاله وبول حمارة صلى الله

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام

عليه وسلم مستقبح من البدعات السيئة
المحرمة فالاحوال التي لها ادنى تعلق
برسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرها
من احب المندوبات واعلى المستحبات
عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة او
ذكر بوله وبرازه وقيامه وقعوده ونومه
ونبهته كما هو مصرح في رسالتنا المسماة
بالبراهين القاطعة في مواضع شتى منها
وفي فتاوى مشائخنا رحمهم الله تعالى
كما في فتوى مولانا احمد علي المحدث
السهارنفوري تلميذ الشاه محمد اسحق
الدهلوي ثم المهاجر المكي ننقله مترجما
لتكون نموذجا عن الجميع سئل رحمه
الله تعالى عن مجلس الميلاد باي طريق
يجوز وباي طريق لا يجوز فاجاب بان
ذكر الولادة الشريفة لسيدنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بروايات صحيحة في
اوقات خالية عن وظائف العبادات
الواجبات وبكيفيات لم تكن مخالفة عن
طريقة الصحابة واهل القرون الثلاثة
المشهود لها بالخير وبالاعتقادات التي

کہے وہ تبدیل حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے
نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب
ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز
نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا
تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ
میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ
کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحق
صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی
محدث سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر
کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ
بن جائے، مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ
مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور
کس طریقے سے ناجائز۔ تو مولانا نے اس کا یہ
جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں
جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات
سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلثہ کے
طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی
شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں
سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب

موهمة بالشرك والبدعة وبالآداب
التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة
التي هي مصداق قوله عليه السلام ما أنا
عليه وأصحابي وفي مجالس خالية عن
المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة
بشرط أن يكون مقرونا بصدق النية
والإخلاص واعتقاد كونه داخلا في جملة
الأذكار الحسنة المندوبة غير مقيد بوقت
من الأوقات فإذا كان كذلك لا نعلم
أحدا من المسلمين أن يحكم عليه بكونه
غير مشروع أو بدعة إلى آخر الفتوى فعلم
من هذا أنا لا ننكر ولادته الشريفة
بل ننكر على الأمور المنكرة التي انضمت
معها كما شاهدتموها في المجالس المولودية
التي في الهند من ذكر الروايات الواهيات
الموضوعة واختلاط الرجال والنساء و
الإسراف في إيقاد الشموع والتزيينات و
اعتقاد كونه واجبا بالطعن والسب و
التكفير على من لم يحضر معهم مجلسهم و
غيرها من المنكرات الشرعية التي لا يكاد
يوجد خاليا منها فلو خلا من المنكرات

کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ
ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی
کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ
سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ
صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے
کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکر
حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں
جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی
اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دیگا الخ
اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ولادت شریفہ کے
منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس
کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے
مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ
واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں
مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے
روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں اسراف بیجا
ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ
ہوں ان پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ
اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس
میلاد خالی ہو پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی
ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ

حاشا ان نقول ان ذکر الولادة الشریفة منکر و بدعة وکیف یظن بمسلم هذا القول الشنیع فهذا القول علینا ایضا من افتراءات الملاحدة الدجالین الکذابین خذلهم اللہ تعالیٰ ولعنهم براً وبحراً سهلاً وجبلاً

ناجائز اور بدعت سیۂ اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان بھی ملحد دجالوں کا افترا ہے۔ خدا ان کو رسوا کرے اور لعنت کرے خشکی و تری، نرم و سخت زمین میں۔

السوال الثانی والعشرون

بائیسواں سوال

هل ذکرتم فی رسالة ما ان ذکر ولادته صلی اللہ علیه وسلم کجنم اشٹمی کنهیا ام لا؟

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنھیا کے جنم اشٹمی کی طرح ہے یا نہیں؟

الجواب

جواب

هذا ایضا من افتراءات الدجالة المبتدعین علینا وعلی اکابرنا وقد بینا سابقا ان ذکره علیه السلام من احسن المندوبات وافضل المستحبات فکیف یظن بمسلم ان یقول معاذ اللہ ان ذکر الولادة الشریفة مشابه بفعل الکفار وانما اخترعوا هذه الفریة عن

یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت محبوب اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے

عبارة مولانا الگنگوهی قدس الله سره
العزیز التی نقلناها فی البراهین علی صحیفة
۱۴۱ ، وحاشا الشیخ ان یتکلم ومراده
بعید بمراحل عما نسبوا الیه کما سیظهر
عن ما نذکره وهی تنادی باعلی ندائه ان
من نسب الیه ما ذکره کذاب مفتر و
حاصل ما ذکره الشیخ رحمه الله تعالیٰ
فی بحث القیام عند ذکر الولادة الشریفة
ان من اعتقد قدوم روحه الشریفة من
عالم الارواح الی عالم الشهادة وتیقن
بنفس الولادة المنیفة فی المجلس المولدیة
فعامل ما کان واجبا فی الساعة الولادة
الماضیة الحقیقیة فهو مخطئ متشبه
بالمجوس فی اعتقادهم تولد معبودهم
المعروف (بکنهیا) کل سنة ومعاملتهم
فی ذلک الیوم ما عومل به وقت ولادة
الحقیقیة او متشبه بروافض الهند فی
معاملتهم بسیدنا الحسین واتباعه من شهداء
کربلا رضی الله عنهم اجمعین حیث یأتون
بحکایة جمیع ما فعل معهم فی کربلاء یوم
عاشوراء قولا وفعلا فیبنون النعش و

کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱
پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات
بات فرماویں۔ آپ کی مراد اس سے کوسوں
دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا چنانچہ
ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائے گا
اور حقیقت حال پکار اُٹھے گی کہ جس نے اس
مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری
ہے۔ مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کے وقت
قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے، اُس کا
حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت
کی روح پُر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف
آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے
وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت
کی گزشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا، تو یہ
شخص غلطی پر یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے
اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی
ہر سال ولادت مانتے اور اس دن وہی برتاؤ
کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت ولادت کے
وقت کیا جاتا اور یا روافض اہل ہند کی مشابہت
کرتا ہے۔ امام حسینؓ اور اُن کے تابعین شہدائے
کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ میں کیونکہ روافض

الكفن والتجهيز ويدفنونها ويظهرون
آلام الحرب والقتال ويصبغون الثياب
بالدماء وينوحون عليها وامثال ذلك من
الخرافات كما لا يخفى على من شاهد
احوالهم في هذه الديار ونص عبارته
المعربة هكذا واما توجيه (اى القيام)
بقدوم روحه الشريفة صلى الله عليه وسلم
من عالم الارواح الى عالم الشهادة
فيقومون تعظيما له فهذا ايضا من حماقاتهم
لان هذا الوجه يقتضي القيام عند
تحقق نفس الولادة الشريفة ومتى
تكرر الولادة في هذه الايام فهذه
الاعادة للولادة الشريفة مماثلة بفعل
مجوس الهند حيث يأتون بعين حكاية
ولادة معبودهم (كنهيا) او مماثلة
للروافض الذين ينقلون شهادة اهل
البيت رضى الله عنهم كل سنة (اى فعلا
وعملا) فمعاذ الله فعلهم هذا حكاية
الولادة المنيفة الحقيقية وهذه الحركة
بلا شك وشبهة حرية باللوم والحرمة
والفسق بل فعلهم هذا يزيد على

بھی سال میں ان باتوں کی نقل اتارتے ہیں جو کفن
دفن عاشورا کے دن میدان کربلا میں ہوئیں
کے ساتھ کی گئی چنانچہ نعش بناتے کفناتے اور
قبر کھود کر دفناتے تھے پھر جنگ و قتال کے جھنڈے
چڑھاتے کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر
نوحے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں
جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے یہاں کے ملک
میں ان کی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت
کی اصل عربی یہ ہے: قیام کی وجہ بیان
کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت
کی جانب تشریف لاتی ہے پس حاضرین مجلس
کی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں یہ بھی بیوقوفی
ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت
کھڑے ہو جانے کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ
ولادت شریفہ بار بار ہوتی نہیں پس ولادت شریفہ
کا اعادہ یا ہندوں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ
اپنے معبود کنھیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے
ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت
اہل بیت کی نقل و منظر کھینچتے ہیں پس
معاذ اللہ بدعتیوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی
نقل ہو گیا اور یہ حرکت بلاشک و شبہ ملامت کے قابل

فعل اولئك فانهم يفعلونه فى كل
عام مرة واحدة وهؤلاء يفعلون
هذه المزخرفات الفرضية متى شاؤا
وليس لهذا نظير فى الشرع بان
يفرض امر ويعامل معه معاملة الحقيقة
بل هو محرم شرعًا أه فانظروا يا اولى
الالباب ان حضرة الشيخ قدس الله
سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند
المتقدين منهم هذه العقيدة
الكاسدة الذين يقومون لمثل هذه
الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه
لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل
المجوس والروافض حاشا اكابرنا
ان يتفوهوا بمثل ذلك ولكن
الظالمين على اهل الحق يفترون و
بآيات الله يجحدون۔

اور حرمت وفسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل
سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل
اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب
چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور شریعت میں اس کی
کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اس کے
ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل
شرعاً حرام ہے الخ ـــ پس اے صاحبِ عقل
خود فرمایئے شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جاہلوں
کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے کہ جو
ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے
ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہنود
یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی۔
حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں،
ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افترا کرتے ہیں،
اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

السؤال الثالث والعشرون

تئیسواں سوال

هل قال الشيخ الاجل علامة الزمان
المولوی رشید احمد الگنگوہی بفعلية

کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد گنگوہی نے
کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے

كذب الباري تعالى وعدم تضليل قائل ذلك ام هذا من الافترامات عليه و على التقدير الثاني كيف الجواب عما يقوله البريلوي انه يضع عنده تمثال فتوى الشيخ المرحوم بفوتوگراف المشتمل على ذلك

اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے، یا یہ اُن پر بہتان ہے۔ اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

الجواب

الذي نسبوا الى الشيخ الاجل الاوحد الاجل علامة زمانه فريد عصره و اوانه مولنا رشيد احمد گنگوهي من انه كان قائلا بفعلية الكذب من الباري تعالى شانه وعدم تضليل من قتوه بذلك فمكذوب عليه رحمه الله تعالى وهو من الاكاذيب التي افتراها الابالسة الدجالون الكذابون فقاتلهم الله انى يؤفكون وجنابه بري من تلك الزندقة والالحاد ويكذبهم فتوى الشيخ قدس سره التي طبعت وشاعت في المجلد الاول من فتاواه الموسومة بالفتاوى الرشيدية على صفحة ١١٩ منها وهي عربية مصححة مختومة

جواب

علامۂ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف مبتدعین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے۔ یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں۔ جناب مولانا اس زندقہ و الحاد سے بری ہیں اور ان کی تکذیب خود مولانا کا فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ تحریر اس کی عربی میں ہے۔ جس پر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں۔

بخدمت علماء مكة المكرمة

وصورة سؤاله هكذا :-

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ما قولكم دام فضلكم في ان الله تعالى
هل يتصف بصفة الكذب ام لا و
من يعتقد انه يكذب كيف حكمه
افتونا ماجورين۔

الجواب

ان الله تعالى منزه من ان يتصف
بصفة الكذب وليست في كلامه
شائبة الكذب ابدا كما قال الله تعالى
ومن اصدق من الله قيلا۔ ومن
يعتقد ويتفوه بان الله تعالى يكذب
فهو كافر ملعون قطعا ومخالف
للكتاب والسنة واجماع الامة نعم
اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله
تعالى في القرآن في فرعون وهامان و
ابي لهب انهم جهنميون فهو حكم
قطعي لا يفعل خلافه ابدا لكنه تعالى
قادر على ان يدخل الجنة وليس بعاجز

سوال کی صورت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ
صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے
یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا
ہے اس کا کیا حکم ہے۔ فتویٰ دو، اجر ملے گا۔

جواب

بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب
کے ساتھ متصف ہو۔ اس کے کلام میں ہرگز
کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے
اور اللہ سے زیادہ سچا کون۔ اور جو شخص یہ عقیدہ
رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا
ہے وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب، سنت و
اجماع امت کا مخالف ہے۔ ہاں اہل ایمان کا
یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں
فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا
ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے
خلاف کبھی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں
داخل کرنے پر قادر ضرور ہے، عاجز نہیں ہاں

عن ذلك ولا يفعل هذا مع اختياره
قال الله تعالى ولو شئنا لاٰتينا كل
نفس هداها ولكن حق القول مني
لاملئن جهنم من الجنة والناس
اجمعين فتبين من هذه الاٰية
انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مومنين
ولكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك
بالاختيار لا بالاضطرار وهو فاعل
مختار فعال لما يريد۔ هذه عقيدة
جميع علماء الامة كما قال البيضاوي
تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الخ
وعدم غفران الشرك مقتضى الوعيد
فلا امتناع فيه لذاته والله اعلم بالصواب

كتبه الاحقر رشيد احمد گنگوهی عفی عنه

خلاصة تصحيح علماء مكة المكرمة
زادها الله شرفها الحمد لمن هو به
حقيق ومنه استمد العون والتوفيق
ما اجاب به العلامة رشيد احمد المذكور
هو الحق الذي لا محيص منه وصلى
الله على خاتم النبيين وعلى آله وصحبه
وسلم امر برقمه خادم الشريعة راجي

البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں مولانا
ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دے
دیتے لیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ
بھروں گا جن و انس دونوں سے پس اس آیت
سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن
بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا
اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ
وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔ یہ ہی
عقیدہ تمام علماء امت کا ہے۔ جیسا کہ
بیضاوی نے قول باری تعالیٰ وان تغفر لہم
کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا نہ
بخشنا وعید کا مقتضٰی ہے۔ پس اس میں بذاتہ
امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب

کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مکۂ مکرمہ زاد اللہ شرفہا کے علماء کی تصحیح
کا خلاصہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا
مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار
ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور حق
ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا۔ وصلی اللہ علی
خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا
خادم شریعت امیدوار لطف خفی

اللطف خفی محمد صالح ابن المرحوم	محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی
صدیق کمال الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ	مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے۔ لکھا امیدوار
حالا کان اللہ لہما [محمد صالح بن المرحوم صدیق کمال]	کمال نیل محمد سعید بن محمد بصیل نے، حق
منہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید	تعالیٰ ان کو اور ان کے مشائخ کو اور جملہ
بن محمد بصیل بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ و	مسلمانوں کو بخش دے۔
لوالدیہ ولمشائخہ وجمیع المسلمین [محمد سعید بن محمد بصیل]	
الراجی العفو من واھب العطیۃ	امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد
محمد عابد بن المرحوم الشیخ حسین	بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ۔
مفتی المالکیۃ ببلد اللہ المحمیۃ۔	
مصلیا ومسلما ھذا وما اجاب	درود وسلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید احمد
العلامۃ رشید احمد فیہ الکفایۃ و	نے جواب دیا ہے کافی ہے اور اس پر اعتماد
علیہ المعول بل ھو الحق الذی لا	ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں لکھا
محیص عنہ رقمہ الحقیر خلف بن	حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء
ابراھیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ	مکہ مشرفہ نے
والجواب عما یقول البریلوی انہ	اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا
یبنع عندہ تمثال فتوی الشیخ المرحوم	کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس
بفوتوگراف المشتمل علی ما ذکر ھو انہ	کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان
من مختلقاتہ اختلقھا ووضعھا عندہ	باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ
افتراء علی الشیخ قدس سرہ ومثل ھذہ	لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان
الاکاذیب والاختلاقات ھین علیہ	ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا استاد
لانہ استاذ الاساتذۃ فیھا وکلھم عیال	ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے کیونکہ

عليه في زمانه فانه محرف ملبس دجال مكار وربما يصور الاصهار وليس بامني من المسيح القاديانى فانه يدعي الرسالة ظاهرا وعلنا وهذا يستتر بالمجددية ويكفر علماء الامة كما كفر الوهابية اتباع محمد بن عبد الوهاب الامة خذلهم الله تعالى كما خذلهم.

تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اس کو عادت ہے۔ اکثر مہری بن جاتا ہے، مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں، اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اس کو بھی انہیں کی طرح رسوا کرے

السؤال الرابع والعشرون

چوبیسواں سوال

هل تعتقدون امكان وقوع الكذب في كلام من كلام المولى عز وجل سبحانه ام كيف الامر

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کیا بات ہے۔

الجواب

جواب

نحن ومشايخنا رحمهم الله تعالى نتيقن ونتيقن بان كل كلام صدر عن البارى عز وجل او سيصدر عنه فهو مقطوع الصدق مجزوم بمطابقته للواقع وليس في كلام من كلامه تعالى شائبة كذب ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب في

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ وہ کافر، ملحد، زندیق ہے۔ اس میں ایمان

شيء من كلامه فهو كافر مطرود عنه وليس له شائبة من الإيمان.

کا شائبہ بھی نہیں۔

السؤال الخامس والعشرون

هل نسبتم في تأليفكم إلى بعض الأشاعرة القول بإمكان الكذب وعلى تقديرها فما المراد بذلك وهل عندكم نص على هذا المذهب من المعتمدين بينوا الأمر لنا على وجهه.

پچیسواں سوال

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے۔ واقعی امر بیان کرو۔

الجواب

الأصل فيه أنه وقع النزاع بيننا وبين المنطقيين من أهل الهند والمبتدعة منهم في مقدورية خلاف ما وعد به الباري سبحانه وتعالى أو أخبر به أو أراده وأمثالها فقالوا إن خلاف هذه الأشياء خارج عن القدرة القديمة مستحيل عقلا لا يمكن أن يكون مقدورا له تعالى ويجب عليه ما يطابق الوعد والخبر والإرادة والعلم وقلنا

جواب

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقیوں و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی، یا ارادہ کیا، اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں۔ سو وہ لوگ کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے۔ ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے

اقرت بربوبيته الضمائر و الافواه
الجليل الذى سجدت لهيبته
الاذقان و الجباه القادر الذى
جرت خاضعة لقدرته الرياح و
الامواه المقتدر الذى اطاع امره
الفلك الاعلى وما علاه الاحد الذى
نطقت حكمته بوحدانيته فيما
ابدعه وسواه واشهد ان لا اله
الا الله وحده لاشريك له شهادة
يرغم بها الجاحد المنافق ويعظم
بها الرب القدوس الخالق واشهد
ان سيدنا ونبينا ومولانا وحبيبنا
وقرة عيوننا ابا القاسم محمدا
عبده و رسوله المبعوث باعدل
الطريق وحبيبه و امينه المكاشف
بغيوب الحقائق صلى الله عليه و
على آله وصحبه وسلم مالاح و
ميض بارق وبعد فقد وقفت فى
هذه الاوانة على رسالة تتضمن
ستة وعشرين سوالا نمق اجوبتها
العالم الفاضل الشيخ خليل احمد

کے رب ہونے کا اقرار دل اور منہ سے کرتے
ہیں باعظمت ہے کہ اس کی ہیبت سے ٹھوڑی
اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں باقدرت ہے کہ
اس کی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں
زور آور ہے کہ فلک اعلیٰ اور اس سے بالا
بھی اس کے حکم کے مطیع ہیں یگانہ ہے کہ جو
کچھ ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اس کی
وحدانیت بتا رہی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں
کہ معبود نہیں بجز اللہ یگانہ لاشریک کے جس
کو منافق نہیں ملتا اور جس سے پاک پروردگار
پیدا کرنے والے کی عظمت ظاہر ہو اور گواہی
دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا ہمارے محبوب
اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم محمد اس کے
بندہ اور رسول ہیں جو سب سے عمدہ اور پیارا طریقہ
دے کر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ مخفی حقیقتیں
ظاہر فرماتے ہیں اللہ ان پر اور ان کی اولاد
و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے جب تک
ان کی چمک ظاہر ہے۔ اما بعد دریں ولا میں
اس رسالہ سے آگاہ ہوا۔ جو ان چھبیس سوالات
کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ
خلیل احمد صاحب نے دیے ہیں۔ اللہ ہم

قتالا من عند هم لفضلية الكذب بلا
مخافة عن الملك العلام ولما اطلع
اهل الهند على مكائدهم استنصروا
بعلماء الحرمين الكرام لعلمهم بانهم
غافلون عن خبائاتهم وعن حقيقة
اقوال علمائنا وما مثلهم فى ذالك
الا كمثل المعتزلة مع اهل السنة و
الجماعة فانهم اخرجوا اثابة العاصى
وعقاب المطيع عن القدرة القديمة و
اوجبوا العدل على ذاته تعالى فسموا
انفسهم اصحاب العدل والتنزيه و
نسبوا علماء اهل السنة والجماعة الى
الجور والاعتساف والتشويه فكما
ان قدماء اهل السنة والجماعة لم
يبالوا بجهالاتهم ولم يجوزوا العجز
بالنسبة اليه سبحانه وتعالى فى الظلم
المذكور وعمموا القدرة القديمة مع
ازالة النقائص عن ذاته الكاملة
الشريفة واتمام التنزيه والتقديس
لجنابه العالى قائلين ان ظنكم المنقصة
فى جواز مقدورية العقاب للطائع و

دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہونچی کہ اپنی
طرف سے فضلیت کذب کا ڈھونگ وضع کرلیا اور
خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب
اہل ہندان کی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انھوں
نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے
کہ وہ حضرات ان کی خباثت اور ہمارے علماء
کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ
میں ہماری ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی
سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے
ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج
اور صفات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اصحاب
عدل و تنزیہ رکھا اور علمائے اہل السنت والجماعت
کی جور اور تعصب کی طرف نسبت کی۔ اور علماء
اہل السنت والجماعت نے ان کی جہالتوں کی پروا
نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ شانہ کی جانب
عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ
کو عام کہ کر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور
جناب باری کے کمال تقدیس و تنزیہ کو یوں کہ کر
ثابت کیا کہ نیکو کار کے لیے عذاب اور بدکار
کے لیے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ
ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ

الثواب للعاصی انما هو وخامة الفلسفة
الشنیعة کذلك قلنا لهم ان ظنکم
النقص بعدم وروده خلاف الوعد و
الاخبار والصدق وامثال ذلك مع
کونه ممتنع الصدور عنه تعالیٰ شرعًا
فقط او عقلا وشرعا انما هو من بلاء
الفلسفة والمنطق وجهلکم الوخیم فهم
فعلوا ما فعلوا لاجل التنزیه لکنهم لم
یقدروا علیٰ کمال القدرة وتعمیمها و
اما اسلافنا اهل السنة والجماعة
فجمعوا بین الامرین من تعمیم القدرة
وتتمیم التنزیه للواجب سبحانه وتعالیٰ
وهذا الذی ذکرناه فی البراهین مختصرًا
وها کم بعض النصوص علیه من الکتب
المعتبرة فی المذهب (۱) قال فی شرح
المواقف اوجب جمیع المعتزلة والخوارج
عقاب صاحب الکبیرة اذا مات بلا
توبة ولم یجوزوا ان یعفو الله عنه
بوجهین الاول انه تعالیٰ اوعد بالعقاب
علی الکبائر واخبر به ای بالعقاب
علیها فلو لم یعاقب علی الکبیرة وعفا

کی حماقت ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی ان کو
جواب دیا کہ وعدہ و خبر و صدق وعدہ کے
خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے
حالانکہ صرف شرعًا و عقلًا دونوں طرح وقوع
ممتنع ہے، نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت
کا ثمرہ اور منطق و فلسفہ کی بلا ہے۔ پس بدعتیوں
نے تنزیہ کے لیے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام و
کامل قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے
سلف اہل السنت والجماعت نے دونوں امر
ملحوظ رکھے حق تعالیٰ شانہ کی قدرت عام بھی
اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کو
ہم نے براہین میں بیان کیا ہے۔ اب اصل
مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات
میں سن لیجیے :

(۱) شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام
معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب
کو جبکہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے اور
جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی
دو وجہ بیان کی ہیں: اوّل یہ کہ حق تعالیٰ نے
کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی
ہے۔ پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے

لزم الخلف فی وعیده والکذب فی خبره وانه محال والجواب غایته وقوع العقاب فاین وجوب العقاب الذی کلامنا فیه اذ لا شبهة فی ان عدم الوجوب مع الوقوع لا یستلزم خلفا ولا کذبا لا یقال انه یستلزم جوازهما وهو ایضا محال لانا نقول استحالته ممنوعة کیف وهما من الممکنات التی تشملها قدرته تعالیٰ. اه

(٢) وفی شرح المقاصد للعلامة التفتازانی رحمه الله تعالیٰ فی خاتمة بحث القدرة المنکرون لشمول قدرته طوائف منهم النظام واتباعه القائلون بانه لا یقدر علی الجهل والکذب والظلم وسائر القبائح اذ لو کان خلقها مقدورا له لجاز صدوره عنه واللازم باطل لافضائه الی السفه ان کان عالما بقبح ذلک وباستغنائه عنه والی الجهل ان لم یکن عالما. والجواب لا نسلم قبح الشیٔ بالنسبة الیه کیف وهو تصرف فی ملکه ولو سلم فالقدرة لا تنافی امتناع صدوره نظرا

تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز لازم آئے گا اور یہ بھی محال ہے کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور محال کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ خلف اور کذب ان ممکنات میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے

(۲) اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر میں کہا ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام اور اس کے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہل اور کذب و ظلم و نیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس کی قدرت میں داخل ہو تو ان کا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور ناجائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبح کے بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سفہ لازم آئیگا اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا۔ جواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی جانب نسبت کر کے کسی شے کا قبح

الى وجه الصارف وعدم الداعى وان
كان ممكنا أو ملتبسه ؛

(۳) قال فى المسايرة وشرحه المسامرة
للعلامة المحقق كمال بن الهمام الحنفى
وتلميذه ابن ابى الشريف المقدسى الشافعى
رحمهما الله تعالى ما نصه ثم قال اى
صاحب العمدة ولا يوصف الله تعالى
بالقدرة على الظلم والسفه والكذب
لان المحال لا يدخل تحت القدرة اى
يصح متعلقا لها وعند المعتزلة يقدر
تعالى على كل ذلك ولا يفعل انتهى
كلام صاحب العمدة وكأنه انقلب
عليه ما نقله عن المعتزلة اذ لا شك
ان سلب القدرة عما ذكر هو مذهب
المعتزلة واما ثبوتها اى القدرة على ما
ذكر ثم الامتناع عن متعلقها اختيارا
فهو بمذهب الاشاعرة اليق منه
بمذهب المعتزلة ولا يخفى ان هذا
الاليق ادخل فى التنزيه ايضا اذ لا
شك فى ان الامتناع عنها اى عن المذكورات
من الظلم والسفه والكذب من باب

ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں اس لیے کہ اپنے ملک میں
تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر مان بھی لیں کہ
قبح کی نسبت صحیح ہے تو قدرت حق احتمال حصول
کے منافی نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت
قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث مفقود
مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممتنع ہو۔

(۳) مسایرہ اور اس کی شرح مسامرہ میں علامہ
کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف
مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرماتے ہیں
پھر صاحب العمدۃ نے کہا حق تعالیٰ کو یوں نہیں
کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہے
(کیونکہ ہو سکتا ہے جبکہ ظلم و کذب ان ممکنات
میں داخل نہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے)
کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا
یعنی قدرت کا تعلق اس کے ساتھ صحیح نہیں اور
معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر
تو ہے مگر کریگا نہیں صاحب العمدۃ کا کلام ختم
ہوگیا (اب کمال الدین فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدۃ
نے جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہو گیا
کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت
کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال

التنزيهات عما لا يليق بجناب قدسه
تعالى ثُمَّ يُسْبَر بالبناء للمفعول اى
يختبر العقل فى ان اى الفصلين ابلغ
فى التنزيه عن الفحشاء اهو القدرة
عليه اى على ما ذكر من الامور الثلثة
مع الامتناع اى امتناعه تعالى عنه
مختارا لذلك الامتناع او الامتناع
اى امتناعه عنه لعدم القدرة عليه
فيجب القول بادخل القولين فى التنزيه
وهو القول اليق بمذهب الاشاعرة اه
(٣) وفى حواشى الكلنبوى على شرح
العقائد العضدية للمحقق الدوانى
رحمهما الله تعالى ما نصه وبالجملة
كون الكذب فى الكلام اللفظى قبيحا
بمعنى صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة
ولذا قال الشريف المحقق انه من جملة
الممكنات وحصول العلم القطعى بعدم
وقوعه فى كلامه تعالى باجماع العلماء
والانبياء عليهم السلام لا ينافى امكانه
فى ذاته كسائر العلوم العادية القطعية
وهو لا ينافى ما ذكره الامام الرازى الخ

مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود ان کا وقوع
نہ کیا جائے۔ یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب
ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول
مناسب کو تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل ہے
بیشک ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تنزیہ
سے ہے ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کے
شایان نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں
صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کے تنزہ عن
الفحشاء میں زیادہ دخل ہے۔ آیا اس صورت میں کہ
ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار
و ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اس
طرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ
کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو
تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہیے اور
وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات
و امتناع بالاختیار۔

(۳) محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ
کلنبوی میں اس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ
کلام لفظی میں کذب کا ایں معنی قبیح ہونا کہ نقص و عیب
ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لیے شریف
محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور

(٥) وفي تحرير الاصول لصاحب فتح
القدير الامام ابن الهمام وشرحه لابن
امير الحاج رحمهما الله تعالى ما نصه
وحينئذ اي وحين كان مستحيلا
عليه ما ادرك فيه نقص ظهر القطع
باستحالة اتصافه اي الله تعالى بالكذب
ونحوه تعالى عن ذلك وايضا لو لم
يمتنع اتصاف فعله بالقبح يرتفع
الامان عن صدق وعده وصدق
خبر غيره اي الوعد منه تعالى وصدق
النبوة اي لم يجزم بصدقه اصلا و
عند الاشاعرة كسائر الخلق القطع
بعدم اتصافه تعالى بشئ من القبائح
دون الاستحالة العقلية كسائر العلوم
التي يقطع فيها بان الواقع احد
النقيضين مع عدم استحالة الآخر
لو قدر انه الواقع كالقطع بمكة و
بغداد اي بوجودهما فانه لا يحيل
عدمهما عقلا وحينئذ اي وحين كان
الامر على هذا لا يلزم ارتفاع الامان
لانه لا يلزم من جواز الشئ عقلا عدم

جبکہ کلام نفسی کے منعدم کا علم قطعی حاصل ہے اس
طرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب ممکن نہیں ہے اور بس
پر علماء انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کہ یہ کیسے
ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح جملہ
علوم عادیہ قطعیہ با وجود امکان کذب بالذات حاصل
ہوا کرتے ہیں اسے امام رازی کے قول کا مفاد نہیں
(۵) صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر
الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح
منصوص ہے اور اب یعنی جبکہ یہ افعال حق تعالیٰ پر
محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ
اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کے ساتھ متصف ہونا یقیناً
محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبح کے ساتھ اتصاف
محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا
اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے
نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبح کے ساتھ یقیناً متصف
نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً
محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقینی ہے کہ ایک
نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی
نہیں کہ وقوع متعدد نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا
موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہ
ہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان

الجزم بعدمه والخلاف الجاري
في الاستحالة والامكان العقلي جار
في كل نقيصة اقدرته تعالى عليها
مسلوبة ام هي اي النقيصة بها اي
بقدرته مشمولة والقطع بانه لايفعل
اي والحال القطع بعدم فعل تلك
النقيصة الخ ومثل ما ذكرناه عن
مذهب الاشاعرة ذكره القاضي
العضد في شرح مختصر الاصول و
اصحاب الحواشي عليه ومثله في
شرح المقاصد وحواشي المواقف
للچلپي وغيره وكذلك صرح به العلامة
القوشجي في شرح التجريد والقونوي
وغيرهم اعرضنا عن ذكر نصوصهم
مخافة الاطناب والسامة والله
المتولي للرشاد والهداية -

کذب کے سبب اعتقاد کا اختلاف لازم نہ آئیگا اس لیے
کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اس کے عدم
پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی و
امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ اور اہل السنت میں) ہر
نقیض میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی
نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقیض کو قدرت
حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اس کے قطعی ہے
کہ کریگا نہیں (جیسا کہ اہل السنۃ کا قول ہے) یعنی
نقیض کے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا
مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد
نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے
حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی
کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی
ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قونوی
وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے سے تطویل
کے اندیشہ سے ہم نے اعراض کیا اور حق تعالیٰ
ہی ہدایت کا متولی ہے۔

السؤال السادس والعشرون

چھبیسواں سوال

ما قولکم في القادياني الذي يدعي المسيحية

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے

والنبوة فان انا سا يغسبون اليكم
حه ومدحه فالمرجو من مكارم
اخلاقكم ان تبينوا لنا هذه
الامور بيانا شافيا ليتميع صدق
القائلين وكذبهم ولايبق الريب
الذي حدث في قلوبنا من تشويشات
الناس.

کا مدعی ہے کیوں کر لوگ تمہاری طرف نسبت
کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اس کی
تعریف کرتے ہو، تمہارے مکارم اخلاق سے
امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے
تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو
شک لوگوں کے شورش کرنے سے ہمارے دلوں
میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے

الجواب

جواب

جملة قولنا وقول مشايخنا في
القادياني الذي يدعي النبوة والمسيحية
انا كنا في بدء امره ما لم يظهر لنا
منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه
يؤيد الاسلام ويبطل جميع
الاديان التي سواه بالبراهين و
الدلائل نحسن الظن به على ما
هو اللائق للمسلم بالمسلم ونأول
بعض اقواله ونحمله على محمل حسن
ثم انه لما ادعى النبوة والمسيحية
وانكر رفع الله تعالى المسيح الى السماء
وظهر لنا من خبث اعتقاده وزندقته

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت
قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع
میں جب تک اس کی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی
بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور
تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ
مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے، ہم
اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض
ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل
کرتے رہے، اس کے بعد جب اس نے نبوت و
مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان
پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبث
عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے

افتی مشایخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
بکفرہ وفتوی شیخنا ومولٰنا رشید احمد
الکنکوہی رحمہ اللہ فی کفر القادیانی
قد طبعت وشاعت یوجد کثیر
منہا فی ایدی الناس لم یبق فیہا
خفاء الا انہ لما کان مقصود
المبتدعین تہییج سفہاء الہند و
جہالہم علینا وتنفیر علماء الحرمین
واہل فتیاہما وقضاتہا واشرافہا
منا لانہم علموا ان العرب لا
یحسنون الہندیۃ بل لا یبلغ
لدیہم الکتب والرسائل الہند
افتروا علینا ہذہ الاکاذیب فاللہ
المستعان وعلیہ التوکل وبہ
الاعتصام ہذا والذی ذکرنا فی
الجواب ہو ما نعتقدہ وندین اللہ
تعالیٰ بہ فان کان فی رایکم حقا
وصوابا فاکتبوا علیہ تصحیحکم
وزینوہ بختمکم وان کان غلطا
وباطلا فدلونا علی ما ہو الحق
عندکم فانا ان شاء اللہ لا نتجاوز

مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔
قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت
مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر
شائع بھی ہو چکا ہے۔ بکثرت لوگوں کے پاس
موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں مگر چونکہ
بدعتیوں کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے
جہلاء کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین
کے علماء و مفتی و اشراف و قاضی و زعماء کو
ہم پر متنفر بنائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اہل
عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ
ان تک ہندی رسائل و کتابیں پہنچتی بھی نہیں
اس لیے ہم پر جھوٹے افترا باندھے سو خدا ہی
سے مدد درکار ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور
اسی کا تمسک ہو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے
عقیدے ہیں اور یہی دین و ایمان ہے سو اگر
آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں
تو اس پر تصحیح لکھ کر مُہر سے مزین کر دیجئے
اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے
نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم انشاء اللہ
حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپ
کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہو گا تو

عن الحق وان عن لنا فی قولکم
شبهة نراجعکم فیها حتی یظهر
الحق ولم یبق فیہ خفاء وآخر
دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین
وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد سید
الاوّلین و الاٰخرین وعلیٰ آلہ
وصحبہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین
قالہ بفمہ و رقمہ بقلمہ خادم
طلبة علوم الاسلام کثیر الذنوب
والاثام الاحقر خلیل احمد
وفقہ اللہ التزود لغد ؛

یوم الاثنین ثامن عشر
من شہر شوال سنة ۱۳۲۵ھ

دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر
ہو جائے اور خفا نہ رہے اور ہماری آخری
پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے
جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ
کا درود و سلام نازل ہو اولین و آخرین کے
سردار محمد پر اور ان کی اولاد و صحابہ
و ازواج و ذریات سب پر۔
زبان سے کہا اور قلم سے لکھا، خادم الطلبہ
کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے
خدا ان کو توشۂ آخرت کی توفیق عطا
فرمائے

۱۸ شوال ۱۳۲۵ھ

تمّت

تمام شد

چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیق علماء ہندوستان سے مکمل کرانے کے بعد حجاز و
مصر و شام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا اس لیے اول علماء ہند کی تحریرات
درج کی جاتی ہیں:-

تصدیق ابحر قدوۃ العارفین زبدۃ المحققین حضرت مولانا الحاج المولوی محمود حسن محدث دامت فیوضہم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله عالم الغيب والشهادة و
الصلوة والسلام على من قال ان
احسن الظن من العبادة وعلى آله
واصحابه هم سادة الائمة وقادة
وبعد فقد تشرفت بمطالعة المقالة
التي وصفها المولى العلام مقدام
علماء الانام مولانا المولوی
خليل احمد لا زال فيوضه منبجسة
على السهول والاكام فلله دره ولا
مثل عشرة قد اتى بالحق الصريح
وازال عن اهل الحق الظن القبيح

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہر قسم کی تعریف زیبا ہے اللہ کو جو غائب و حاضر کا
جاننے والا ہے اور درود و سلام اس ذات پر جس نے
فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو امت کے سردار و پیشوا
ہیں اس کے بعد عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے ملاحظہ
سے مشرف ہوا جس کو مولانا العلام و پیشوائے
علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب
نے لکھا ہے ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں
ہر نشیب و فراز پر سو اللہ ہی کیلئے ہے ان کی
خوبی واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے
بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے

وھو معتقدنا و معتقد مشائخنا جمیعاً لا ریب فیه فاثابه اللّٰه تعالیٰ جزاءً عنائه فی ابطال وساوس الحاسد فی افترائه۔ فقط

محمود عفی عنه المدرس الاول فی مدرسة دیوبند

جملہ مشائخ کا عقیدہ تھا اس میں کچھ شک نہیں پس حق تعالیٰ مصنف کو اس محنت کی جزا عطا فرمائے جو حاسد کی افترا پردازی کے وسوسوں کے باطل کرنے میں انھوں نے کی ہے۔

تحریر منیف سید العلماء صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہوی قدس اللہ سرہٗ

للّٰه در المجیب اللبیب حیث اتی بتحقیقات منیفة و تدقیقات بدیعة فی کل مسئلة و باب و میز القشر عن اللباب و کشف قناع الریب و البطلان عن وجوه خرائد الحق و الصواب کیف لا و المجیب الحق المحقق ھو مورد انعامه و افضاله و مقدام المحققین فی اقرانه و امثاله فالحق انه ادامه اللّٰه تعالیٰ و ابقاه اصاب فی ما افاد فی کل ما اجاب اجاد لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه و ھو حق صریح لا ریب فیه فھذا ھو

خدا کے لیے ہے عاقل مجیب کی خوبی کہ تمام تحقیقات عجیب ارفع کیں ہر مسئلہ و باب میں بیان کی، اور چھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک و بطلان کے گھونگٹ حق اور صواب کے چہروں سے کھول دیے کیونکر نہ ہو مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے پس حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دائم و باقی رکھے کہ جو کچھ کہا صواب کہا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے، اور یہی حق صریح ہے جس میں شک نہیں پس یہی حق ہے اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب

الحق وماذا بعد الحق الا الضلال
وکل ذالک ھو معتقدنا ومعتقد
مشائخنا وسادتنا اماتنا الله
علیه وحشرنا مع عباده المخلصین
المتقین وبوانا فی جوار المقربین
من النبیین والصدیقین والشهداء
والصالحین آمین ثم آمین فمن قول
علینا او علی مشائخنا العظام بعض
الاقاویل فکلها فریة بلامریة و
الله یهدینا وایاهم الی صراط مستقیم
وھو تعالی وتقدس بکل شیء خبیر
وعلیم واخر دعوانا ان الحمد لله
رب العلمین والصلوة والسلام
علی خیر خلقه وصفوة انبیائه
سیدنا ومولنا محمد وآله وصحبه
اجمعین وانا العبد الضعیف الخفیف
خادم الطلبة احقر الزمن احمد حسن
الحسینی نسبا والامروھی مولدا و
موطنا والچشتی الصابری والنقشبندی
المجددی طریقة ومشربا والحنفی
الماتریدی مسلکا ومذھبا۔

ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا
عقیدہ ہے، حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت
دے اور اپنے مخلص پرہیزگار بندوں کے
ساتھ محشور فرمائے اور انبیاء و صدیقین
و شہداء و صالحین مقرب بندوں کے ہمسایہ
میں جگہ عطا فرمائے آمین، آمین. پس جس
نے ہم پر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی
قول جھوٹ باندھا تو وہ بلاشبہ افتراء ہے
اور اللہ ہم کو اور ان کو راہِ مستقیم دکھائے
اور وہی حق تعالیٰ ہر شئے سے باخبر اور
واقف ہے اور آخر پکار یہ ہے کہ سب
تعریف اللہ کو جو رب العالمین ہے اور
درود و سلام ہو بہترین خلق خلاصہ
انبیاء سیدنا و مولانا محمدؐ، اور
ان کے آل و اصحاب پر اور سب پر۔
میں ہوں بندۂ ضعیف خادم الطلبۃ
احقر الزمن، احمد حسن حسینی نسبا امروہی
مولدًا و موطنًا چشتی صابری نقشبندی
مجددی طریقۃ و مشربًا، حنفی ماتریدی
مسلکًا و مذہبًا

طبع الخاتم

تحریر شریف عمدۃ الفقہاء و اسوۃ الاصفیاء حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمن صاحب دامت برکاتہم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله حق حمده والصلوٰة و
السلام الاتمان الاكملان على من
لا نبي من بعده اما بعد فيقول العبد
المفتقر الى رحمة الرحيم المنان
عزيز الرحمن عفا الله عنه المفتي
والمدرس في المدرسة العالية
الواقعة في ديوبند ان ما نمقه
العلامة المقدام البحر القمقام
المحدث الفقيه المتكلم النبيه
الرحلة الامام قدوة الانام جامع
الشريعة والطريقة واقف رموز
الحقيقة من قام لنصرة الحق
السني وقمع اساس الشرك و
الاحداث في الدين المؤيد من الله
الاحد الصمد مولانا الحاج الحافظ
خليل احمد المدرس الاوّل في
مدرسة مظاهر العلوم الواقعة في
السهارنفور حفظها الله من الشرور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جملہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و
سلام تام و کامل اس ذات پر جن کے بعد
کوئی نبی نہیں۔ و کہتا ہے رحیم و منان کی
رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمن عفا اللہ عنہ
مفتی مدرس مدرسہ عالیہ واقع دیوبند
کہ جو کچھ تحریر فرمایا، علامہ پیشوا، دریائے
ذخار محدث فقیہ متکلم، عاقل، مرجع
امام مقتدائے خلق جامع شریعت و طریقت
واقف اسرار حقیقت کہ کھڑے ہوئے
حق ظاہر کی مدد کے لیے اور اکھاڑ پھینکی
شرک و بدعت کی بنیاد، مؤید من اللہ
الاحد الصمد مولانا الحاج حافظ خلیل احمد
مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع
سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے
محفوظ رکھے)، مسائل کی تحقیق میں وہ
سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا
اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ پس
اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے

فی تحقیق المسائل هو الحق عندی	ولی اور اللہ رحم فرماوے اس شخص پر
ومعتقدی ومشائخی جزاہ اللہ	جو سرداران بزرگ کی جانب اچھا گمان
احسن الجزاء یوم القیام ورحم اللہ	رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے
من احسن الظن بالسادات العظام	اور اول و آخر حمد کا مستحق ہے اور
واللہ تعالیٰ ولی التوفیق وبالحمد	وہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز
اولا و آخرا حقیق وھو حسبی و	ہے۔
نعم الوکیل۔	اس کو لکھا بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ
کتبہ العبد عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی	دیوبندی نے (مہر)

کلمات مبارک طیبہ حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرف علی صاحب ادام اللہ فیوضہم

ھو ربہ ومنقبۃ واکل امر	میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور افترا کرنے
للمفتری الی اللہ وانا اشرف علی	والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں
التھانوی الحنفی الچشتی ختم اللہ	میں ہوں اشرف علی تھانوی حنفی چشتی، اللہ خاتمہ
تعالیٰ لہ بالخیر۔	بخیر فرمائے۔

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء مسند الابرار حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم

الذی کتب فی ھذہ الرسالۃ حق	جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود
صحیح وثابت فی الکتب بنص صریح	ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ، اور
وھو معتقدی ومعتقد مشائخی	یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے
رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین	اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو۔ اسی پر
احیانا اللہ بھا واماتنا علیھا۔	اللہ ہم کو جلاوے اور اسی پر موت دے

انا العبد الضعیف عبد الرحیم عفی عنہ الرائپوری الخادم لحضرۃ مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز۔

میں ہوں بندۂ ضعیف عبد الرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

تسطیر منیر رئیس الحکماء امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب زیدت محاسنہم

الحمد للہ المتوحد فی جلال ذاتہ المتنزہ عن شوائب النقص وسماتہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد نبیہ ورسولہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبعد فہذا القول الذی نطق بہ الشیخ الاجل الامجد والفرد الاکمل الاوحد مولانا الحاج الحافظ خلیل احمد دام ظلہ الظلیل علی رؤس المسترشدین وابقاہ اللہ تعالیٰ لاحیاء الشریعۃ والطریقۃ والدین ہو الحق عندنا ومعتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الی یوم الدین

وانا العبد الضعیف الخفیف محمد حسن عفا اللہ عنہ الدیوبندی۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے جو یکتا ہے اپنی ذات کے جلال میں پاک ہے نقص کے شائبوں اور علامتوں سے اور صلوۃ وسلام سیدنا محمد پر جو اس کے نبی ورسول ہیں اور ان کی سب اولاد واصحاب پر اما بعد پس یہ تقریر جو شیخ اجل امجد اور فرد اکمل و اوحد مولانا حاجی حافظ خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدین نے فرمائی ہے، خدا ان کو شریعت و طریقت اور دین کے زندہ کرنے کے لیے قائم رکھے، حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ الی یوم الدین کا۔

میں ہوں بندۂ ضعیف نحیف محمد حسن عفی عنہ دیوبندی۔

تحریر شریف جامع الکمال صادق المقال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب بورک احوالہ

هذا هو الحق والصواب — یہی ہے حق اور صواب

قدرت الله غفرله ولوالديه مدرس مدرسه مراد آباد — قدرت اللہ غفر لہ ولوالدیہ مدرس مدرسہ مراد آباد۔

تحریر شریف صاحب الرائے الصائب والفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمٰن صاحب دامت فیوضہم

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده وبعد فما كتبه الشيخ الإمام الحبر الهمام في جواب السوالات المذكورة هو الحق والصواب والمطابق لما نطق به السنة والكتاب وهو الذي نتدين لله تعالى وبه وهو معتقدنا ومعتقد جميع مشائخنا رحمهم الله تعالى فرحم الله من نظر ما بعين الانصاف واذعن للحق وانقاد للصدق

سب تعریفیں اللہ یکتا کے لیے اور درود و سلام اس پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو کچھ لکھا ہے شیخ امام دانا سردار نے سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے جو سنت و کتاب کہہ رہی ہیں اور ہم اس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لیے۔ اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کا۔ پس اللہ رحم فرماوے اس پر جو بچشم انصاف دیکھے اور حق کا یقین لائے اور صدق کا مطیع ہو۔

وانا العبد الضعيف
حبيب الرحمٰن الديوبندي

حبیب الرحمٰن دیوبندی

تحریر لطیف بقیۃ السلف قدوۃ الخلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب ادام اللہ برکاتہا

ماکتبہ العلامۃ وحید العصر ھو	جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی
الحق و الصواب	حق اور صواب ہے ۔
احمد بن مولانا محمد قاسم	احمد بن مولانا محمد قاسم صاحب
النانوتوی ثم الدیوبندی ناظم	نانوتوی ثم الدیوبندی مہتمم مدرسہ
المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ	عالیہ دیوبند ۔

تحریر شریف جامع الفروع و الاصول جامع المعقول و المنقول حضرت مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب عفا اللہ عنہ

الحمد للہ الذی قصرت عن وصف	سب تعریفیں باللہ کو زیبا ہیں کہ اس کے کمال
کمالہ السنۃ بلغاء الانام وضعفت	کا وصف بیان کرنے سے خلق کے فصحاء کی
عن الوصول الی ساحۃ جلالہ	زبانیں قاصر اور اس کی عظمت کے میدان
اجنحۃ العقول و الافہام والصلوۃ	تک پہنچنے سے عقول و افہام کے بازو عاجز
والسلام علی افضل الرسل سیدنا	ہیں اور درود و سلام افضل رسل سیدنا محمد
محمد ن الہادی الی دار السلام	پر، اور اُن کے آل و اصحاب نیکوکاران
وعلی آلہ و اصحابہ البررۃ الکرام ،	بزرگان پر۔ اما بعد یہ تقریر جو سوالات مذکورہ
اما بعد فالقول الذی نطق بہ فی	کے جواب میں کاملین زمانہ میں اکمل، اور
جواب السوالات المذکورۃ اکمل	علماء وقت میں اعلم اور گروہ سالکین
کملاء الزمان و اعلم علماء الدوران	کے مقتدا، اور جماعت ہائے متقین کے
وقدوۃ جماعۃ السالکین و زبدۃ	خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد صاحب
جامع المتقین مولانا الحافظ الحاج	نے فرمائی ہے۔ قول حق اور کلام صادق

خلیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ قول حق
وکلام صادق وھو معتقدنا ومعتقد
جمیع مشائخنا رحمھم اللہ تعالیٰ
اجمعین ۔ وانا العبد الضعیف
غلام رسول عفا اللہ عنہ القوی
المدرس فی المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ

ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے
تمام مشائخ رحمھم اللہ کا عقیدہ ہے۔
میں ہوں بندۂ ضعیف
غلام رسول عفی عنہ
مدرس مدرسۂ عالیہ
دیوبند

تحریر منیف فاضل عصر کامل دہر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب لازال مجدہ

حامدا ومصلیا ومسلما وبعد فھذہ
الاجوبۃ التی حررھا رافع رایۃ العلم
والھدایۃ خافض رایات الجھل و
الضلالۃ سید ارباب الطریقۃ سند
اصحاب الحقیقۃ زبدۃ الفقھاء و
المفسرین قدوۃ المتکلمین والمحدثین
الشیخ الاجل الاوحد الحافظ الحاج
مولانا خلیل احمد لازالت فیضانہ
علی المسلمین والمسترشدین الی ابد
حقیق بان یعتمد علیھا کلھا ویدان
بمدلولھا وھو معتقدنا ومعتقد مشائخنا
وانا العبد الارذل محمد بن افضل المدعو
بالسھول عفی عنہ مدرس المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد یہ جوابات جن کو علم و
ہدایت کے جھنڈوں کو اونچا کرنے والے اور جہل و گمراہی
کے نشانوں کو نیچا کرنے والے اہل طریقت کے
سردار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصۂ
فقہاء و مفسرین، مقتدائے متکلمین و محدثین شیخ
اجل اوحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب
نے تحریر فرمایا ہے ان کے فیضان مسلمانوں
اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی
اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور
ان سب کو مذہب قرار دیا جائے۔ اور یہی
عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا اور میں
ہوں بندہ ارذل محمد بن فضل یعنی سہول عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

تحریر لطیف عالم تحریر فاضل بے نظیر جناب مولنا المولوی عبد الصمد صاحب طاب اللہ ثراہ

الحمد لله الذی علم آدم الاسماء
کلها و اعطی صوادع النعوت الصفات
کلها و افاض علینا النعم السوابغ
قبل الاستحقاق وهدانا الصراط
السوی مع تفرق السبل والشقاق
ونصلی ونسلم علی محمد عبده و
رسوله الذی ارسل والحق خاملة
اعوانه خاویة ارکانه والباطل عالیة
نیرانه غالیة اثمانه داعیا الی الله
من کان کفر وامر بالمعروف ونهی
عن غیره و زجر۔ وعلی آله البررة
الکرام واصحاب الکملة العظام۔
الشافعین المشفعین فی المحشر اما
بعد فالاجوبة التی حررها ربیع
ریاض الطریقة وبرکة هذه الخلیقة
محی معالم الطریق بعد دروسها و
مجدد مراسم المعارف بعد افول
اقمارها وشموسها الذی تفجرت
ینابیع الحکم علی لسانه۔ وفاضت

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آدم کو تمام
نام سکھائے اور عطا فرمائی ہم کو عالی نعمتیں استحقاق
سے پہلے اور ہم کو دکھایا سیدھا راستہ مختلف متفرق
راستوں میں اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں۔
اس کے بندہ اور رسول محمد پر جو ایسے
وقت رسول بنے کہ حق کے مددگار سست
اور ارکان مضمحل ہو چکے تھے اور باطل کے
شعلے بلند اور قیمت بڑھ گئی تھی آپ نے
بلایا اللہ کی طرف ہر کفر کرنے والے کو
اور بھلے کام کی تاکید فرمائی اور منع کیا
برے کام سے اور روکا، اور آپ کی اولاد نیکوکار
و مکرم اور صحابہ کاملین باعظمت پر، جو حشر میں
سفارش فرمائیں گے اور مقبول ہوگی (اما بعد)
جوابات جن کو تحریر فرمایا ہے ایسی ذات نے جو
باغہائے طریقت کی بہار اور مخلوق میں مبارک
ہیں زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں کے ان
کے مٹ جانے کے بعد اور معرفتوں کے مراسم کی
تجدید کرنے والے ان کے ماہتاب اور آفتاب
غروب ہو جانے کے بعد کہ جاری ہیں حکمتوں کے

عیون المعارف من خلال جنابه.
وانبثت اشعة انواره فی القلوب.
وبعثت سرایا اسراره الی کل طالب
ومطلوب وسطعت شموس معارفه
وزکت اعراس عوارفه. لازال الزهد
شعاره. والورع وقاره. والذکر انیسه
والفکر جلیسه مولانا العلام واستاذنا
الهمام الشیخ الازهد والامام الامجد
الحافظ الحاج خلیل احمد صدر
المدرسین فی مدرسة مظاهر العلوم
الواقعة فی السهارنفور حریة بان
یعتقدها اهل الحق والیقین وحقة
بان یسلمها العلماء الراسخون فی
الدین المتین وهذه عقائدنا و
عقائد مشائخنا ونحن نرجو من الله
ان یحیینا ویمیتنا علیها ویدخلنا
فی دار السلام مع اساتذتنا الکرام و
هو نعم المولی ونعم المعین وآخر
دعوانا ان الحمد لله رب العلمین
والصلوة والسلام علی خیر خلقه
وفخر رسله وآله وصحبه اجمعین

چشمے ان کے وسطِ قلب سے اور پھیل رہی
ہیں ان کے انوار کی شعاعیں دلوں میں اور
پہنچ رہے ہیں ان کے اسرار کے لشکر ہر
طالب و مطلوب تک اور چمک رہے ہیں ان
کی معرفتوں کے آفتاب اور اُگے ہوئے ہیں ان
کی معرفتوں کے درخت سدا رہے زُہد ان کا طریقہ
اور تقویٰ ان کا لباس اور یادِ حق ان کی مونس اور
فکرِ حق ان کا ہمنشین مولانا العلام اور ہمارے استاذ
فہیم شیخ صاحب زہاد اور سردار بزرگ حافظ حاجی
یعنی مولانا خلیل احمد مدرس اول مدرسہ
مظاہر العلوم سہارنپور (یہ سارے جوابات
اس لائق ہیں) کہ اہلِ حق ان کو عقیدہ بناویں اور
مستحق ہیں کہ دینِ متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم
کریں اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے
عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ ہمیں پر
جلاوے اور مارے اور ہم کو داخل فرماوے جنت
میں ہمارے بزرگ استاذ کے ساتھ اور وہی بہتر
کارساز اور بہتر مددگار ہے، اور آخری دُعاء
ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العلمین کو
اور درود و سلام بہترین مخلوق و فخر پیغمبران پر
اور ان کی ساری اولاد و اصحاب پر۔

الراقم الاثيم محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد البجنوري المدرس في المدرسة العالية الديوبندية اقامها الله وادامها الى يوم القيمة.	راقم اثیم محمد عبد الصمد عفا عنہ الاحد مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند، خدا اس کو تا قیامت دائم قائم رکھے۔

تحریر شریف شمس فلک الشریعۃ المنیفۃ بدر سماء الطریقۃ ملاذ الغرباء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد اسحٰق صاحب نہٹوری دامت فیوضہم

لله در المجيب المحقق المصيب صدقت بما فيه بلا شك مريب.	اللہ کے لیے ہے خوبی حق و صواب جوابات دینے والے کی، جو کچھ اس میں ہے بے شک و ریب تصدیق کرتا ہوں۔
الاحقر محمد اسحق النهٹوري ثم الدهلوي.	احقر محمد اسحٰق نہٹوری ثم الدہلوی

تحریر منیف ذریعۃ سنام الدین عروۃ حبل المتین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب اطال اللہ بقاءہ

اصاب من اجاب	مجیب نے درست بیان کیا
محمد رياض الدين عفي عنه مدرس مدرسه عاليه ميرٹھ ۔	محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ ۔

تحریر لطیف ربیع ریاض الاسلام مقتدا الانام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب دامت فیوضہم

رأيت الاجوبة كلها فوجدتها حقة صريحة لا يحوم حول سرادقها شك ولا ريب. وهو معتقدي ومعتقد مشائخي رحمهم الله تعالى	میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اس کے ارد گرد بھی شک و ریب نہیں گھوم سکتا۔ اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

وانا العبد الضعيف الراجی رحمة مولاه المدعو بکفایت اللہ الشاہجہانفوری الحنفی المدرس فی المدرسة الامینیة الدھلویة۔

میں ہوں بندۂ ضعیف امیدوار رحمت خداوندی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری حنفی مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب زید فضلہ العمیم

اصاب من اجاب

العبد ضیاء الحق عفی عنہ المدرس فی المدرسة الامینیة الدھلویة۔

مجیب نے درست بیان کیا

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی محمد قاسم صاحب زید فضلہ العمیم

الجواب صحیح

العبد محمد قاسم عفی عنہ المدرس فی المدرسة الامینیة الدھلویة۔

جواب صحیح ہے

بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ، دہلی

تحریر لطیف وفی الفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی شمس الحق علی صاحب کرنالی مولوی فاضل

الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ، والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریة سیدنا محمد وآلہ الی یوم نلقاہ و بعد فانی تشرفت بمطالعة المقالة

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پا سکتے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا اور درود و سلام بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور ان کی آل پر قیامت تک۔ میں اس مقالہ شریفہ کے ملاحظہ سے

الشريفة التی نمقها الامام الهمام
الاجل الاکمل الاوحد سیدنا و
مولانا الحافظ الحاج المولوی خلیل
احمد ادامه الله لاساس الشرك فی
الاسلام قالعا وقامعا و لابنية
البدع فی الدین هادما و قالعا فی
اجوبة الاسئلة هو الصدق والصواب
والحق عندی بلا ارتیاب هذا هو
معتقدی و معتقد مشائخی نقربه
لسانا ونعتقده جنانا فلله در المجیب
الاریب البحر القمقام والحبر الفهام
ثم لله دره قد اصاب فیما اجاب
واجاد فیما افاد متعنا الله بطول
حیاته وبقائه وجزاه الله عنی و
عن سائر اهل الحق خیر الجزاء فانه
فی ابطال وساوس المفتری فی افترائه
وانا العبد الضعیف محمد ن المدعو
بعاشق الهی المیرٹھی عفا الله عنه.

مشرف ہوا جس کو پیشوا سردار مقتدا کامل یکتا
ہمارے سردار اور مربی حافظ حاجی مولوی
خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ
تعالیٰ ان کو سدا اسلام میں شرک کی بنیاد کا
قمع اور قلع کرنے والا اور دینی بدعتوں کی
بنیادوں کا گرانے والا اور انکا ڈھانے والا
رکھے۔ یہ سوالات کے جوابات صادق اور
صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں
یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ
ہے۔ ہم زبان اس کے مقر اور دل اس کے
معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لیے ہے خوبی مجیب
عاقل دریائے مواج اور عاقل فہیم کی۔ پھر اللہ کیلئے
ہے اس کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور
عمدہ نفع پہنچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات و بقا کے
طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جزائے
میری یا تمام اہل حق کی طرف سے بہتر جزا اہل باطل
کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی
محنت کے صلہ میں۔ میں ہوں بندۂ ضعیف

محمد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

تحریر لطیف ذی المجد الفاخر والعلم الزاخر والفہم الباہر الرشد الزاہر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ — بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ	جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے
وانا الراجی الی اللہ الاحد محمد	میں ہوں امیدوار سوئے خدائے واحد
المدعو بسراج احمد المدرس فی	محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردھنہ
المدرسۃ سردھنہ	ضلع میرٹھ۔

تحریر شریف مہبط معارف علم و فن منشاء و مخزن محاسن اخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحٰق صاحب متعنا اللہ بمنہ

ما کتبہ العلامۃ فھو حق صحیح بلا	جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب
ارتیاب العبد الضعیف	حق صحیح ہے،
محمد اسحٰق میرٹھی المدرس فی	بندۂ ضعیف محمد اسحٰق میرٹھی، مدرس
المدرسۃ الاسلامیۃ الواقعۃ فی	مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
بلدۃ میرٹھ	

تحریر منیف طبیب الامراض الروحانیہ و معالج الاسقام الجسمانیہ جناب مولوی حکیم محمد مصطفیٰ صاحب متعنا اللہ بوجودہ

اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ	بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔
العبد محمد مصطفیٰ البجنوری الطبیب	بندہ محمد مصطفیٰ بجنوری طبیب وارد
الوارد فی میرٹھ۔	حال میرٹھ

تحریر لطیف عین الانسان الکامل و انسان عین الاعیان فاضل اجل حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب متعنا اللہ بطول بقائہ

العبد محمد مسعود احمد بن	العبد محمد مسعود احمد بن حضرت
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ	مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز

تحریر شریف منطقہ برونق فضائل مطلع انوار الاستاذ و الافاضل جناب مولانا المولوی محمد یحییٰ صاحب نابینا بہاری سلمہ اللہ الصمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذی تقدست ذاته
المنزهة عن ان يماثل احد فی
صفاته المختصة و ان كان من
الانبياء و ترفعت قدرته عن
تطرق العقول و الآراء و الصلوة
والسلام علی افضل من يتوسل
به فی الدعاء من المرسلين و
الصديقين و الشهداء و الصلحاء
واكمل من يدعی من الاحياء بعد
الوصال واللقاء وعلی آله و اصحابه
الذين هم اشداء علی الكفار و
علی المومنين من الرحماء اما بعد
فرأيت هذه الاجوبة فوجدتها قولا
حقا مطابقا للواقع. وكلاما صادقا
يقبله القانع والسامع. لاريب فيه
هدی للمتقين الذين يومنون علی
الحق و يعرضون عن اباطيل الضالين
المضلين. كيف لا وقد نمقها من هو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی ذات
بے نیاز مقدس ہے کہ اس کی صفات خاصہ میں
کوئی اس کا ہمسر ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہوں
اور اس کی قدرت عالی ہے عقل اور رائے
کے دخل سے درود و سلام ان میں بہترین ذات
پر جن کو دعا میں وسیلہ پکڑا جاتا ہے۔ یعنی
پیغمبران و صدیقین اور شہداء و صلحاء اور
کامل ہیں کہ جن کے لیے وصال و انتقال کے بعد
حیات ثابت ہے اور ان کی اولاد و اصحاب
پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر
مہربان تر ہیں اما بعد میں نے یہ جوابات
دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق
اور کلام راست جس کو ہر قانع و مخالف
قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے
پرہیزگاروں کے لیے جو حق کو مانتے اور
گمراہوں و گمراہ کرنے والوں کی واہیات
سے منہ پھیرتے ہیں کیوں نہ ہو ان کو لکھا
ہے انھوں نے جو نقلی و عقلی علوم کی اطراف

ممهد جهات العلوم النقلية و
العقلية۔ ذروة سنام الصناعات
العلوية و السفلية۔ منطقة بروج
الكمال و مطرقة لتصريف المبتدعين
من الفرق الاثنى عشرية وغيرها
من الانقلاب الى الاعتدال شمس
فلك الولاية۔ بدر سماء الهداية.
الذي اصبحت رياض العلوم الهداية
بسحاب فيضه زاهرة۔ و امست
حياض الجهل و الغواية بصواعق
نقمته غائرة حامل لواء السنة
السنية۔ قامع البدعة السيئة الشنيعة
رشيد الملة و الدين قاسم الفيوضات
المستفيضين محمود الزمان۔
اشرف من جميع الاقران۔ مقتدى
المسلمين مجتبى العالمين حضرتنا
و مرشدنا و وسيلتنا و مطاعنا مولانا
الحافظ الحاج المولوي خليل احمد
لا زالت شموس فيوضاته بازغة
للمقتبسين من انواره۔ و دامت
اشعة بركاته ساطعة للسالكين على

کی حد بندی کرنے والے اور فنون عالی و سافل
کے رفیع المرتبہ شخص ہیں بروج کمال کے منطقہ
اور روافض وغیرہ مبتدعین کو انقلاب سے
اعتدال کی جانب پھیرنے کے لیے بمنزلہ گرز
فلکِ ولایت کے آفتاب آسمانِ ہدایت
کے ماہتاب جن کے فیض کی گھٹاؤں سے
علم وہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جن
کے غصہ کی بجلیوں سے جہل و گمراہی کے
حوض پایاب بن گئے۔ روشن سنت کے علمبردار
بدعت سیئہ شنیعہ کے اکھاڑنے والے
ملت و دین کے رشید طالبین کے لیے
فیوضات کے قاسم، محمود زمانہ، مجملہ
اہل عصر میں اشرف، مسلمانوں کے مقتدا،
پسندیدہ عالم ہمارے حضرت و مرشد
اور وسیلہ و مطاع مولانا حافظ حاجی مولوی
خلیل احمد صاحب ان کے فیوضات
کے آفتاب سدا ان کا نور لینے والے
والوں کے لیے چمکتے رہیں۔ اور ان کی
برکات کی شعاعیں ان کے قدم بقدم
چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین
یا رب العلمین

خطواته وآثاره، آمين يا رب العلمين	
وأنا العبد الحقير عفي عنه المدعو بيحيى	میں ہوں بندہ ضعیف حقیر محمد یحییٰ سہسرامی
السهسرامي المدرس في مدرسة مظاهر	مدرس مدرسہ مظاہر علوم
علوم سهارنفور	سہارنپور

تحریر منیف ناشر العلوم العربیہ ماہر الفنون الادبیہ جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب زاد مجدہ و رشدہ

الحمد لله الذي لا حياة إلا في رضاه	جملہ تعریفیں اس اللہ کے لیے کہ حیات اس کی
ولا نعيم إلا في قربه ولا إصلاح القلب	رضا اور آسایش اس کے قرب میں منحصر ہے اور
ولا فلاح إلا في الإخلاص له وتوجيه	قلب کی صلاح و بہبودی اس کے اخلاص اور اسکے
حبه والصلوة والسلام على سيدنا	محبت پر موقوف ہے. اور درود و سلام
ومولانا محمد عبده ورسوله الذي	سیدنا و مولانا محمد پر جو اس کے بندہ اور رسول
أرسله على حين فترة من الرسل فهدى	ہیں کہ بھیجا ان کو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر
به إلى أقوم الطرق وأوضح السبل و	پس ان کے ذریعہ سے سب سے بہتر راستہ اور
على آله وصحبه العظام الذين هم قادة	واضح طریق دکھلایا. اور ان کی اولاد باعظمت اصحاب
الأبرار وقدوة الكرام. وبعد فهذه	پر جو سرداران نیکوکاران و مقتدایان بزرگان ہیں. یہ
نميقة أنيقة. ووجيزة وثيقة الفها	تحریر پاکیزہ اور مختصر وثیقہ جس کو تالیف کیا عمدۃ
عمدة العلماء جهبذ الفضلاء الجامع	العلماء سردار فضلاء جامع شریعت و طریقت
بين الشريعة والطريقة. الواقف بأسرار	واقف رموز معرفت و حقیقت نے کہ تعلیم دی
المعرفة والحقيقة الذي درس من	معرفتوں اور علوم کی اس کے بعد کہ محو ہو گئے
المعارف والعلوم ما اندرس وأحيى	تھے اور جلا بخشی ملت حنیفیہ رشیدیہ کے
مراسم الملة الحنيفة الرشيدية البيضاء	مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے بیضاء ال

بعد ما كادت ان تطمس. كهف
الكملاء خاتم الاولياء المحدث المتكلم
الفقيه النبيه سيدی و مولائی الحافظ
الحاج المولوی خليل احمد لا زالت
شموس افاضته بازغة و بدور افادته
طالعة فلله دره ثم لله دره حيث
نطق بالصواب فی كل باب و ذلك
فضل الله يؤتيه من يشاء و الله
ذو الفضل العظيم و هو يهدی من
يشاء الی صراط مستقيم ولا حول و
لا قوة الا بالله العلی العظيم العبد
الاواه محمد المدعو بكفاية الله
جعل الله آخرته خيرا من اولاه
الگنگوهی مسكنا مدرس مدرسة
مظاهر العلوم الواقعة فی سهارنفور.

کمال، مُہرِ اولیاء، محدث، متکلم، فقیہ، عاقل
سیدی و مولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد
صاحب نے ان کے افاضے کے آفتاب
چمکتے اور ان کے افادہ کے ماہتاب نکلتے
رہیں۔ سو اللہ کے لیے ہے ان کی خوبی پس
اللہ کے لیے ان کی خوبی کہ ہر باب میں صواب
کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے
دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ وہی
ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے
راستہ کی، اور نہ پھرنا ہے نہ طاقت مگر اللہ
برتر باعظمت کے ہاتھ۔
بندہ اواہ محمد کفایت اللہ، اللہ اس کی
آخرت دنیا سے بہتر بنائے
گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ
مظاہر علوم سہارنپور۔

هٰذه

خلاصة تصديقات السادة العلماء بمكة المكرمة

زادها الله تعالیٰ شرفاً وفضلاً

یہ مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جن میں سب سے مقدم حضور عزت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق بنفس تقریر لطیف ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

صورة ما كتبه حضرة الشيخ الاجل والفاضل الابجل امام العلماء ومقدام الفضلاء رئيس الشيوخ الكرام وسند الاصفياء العظام عين اعيان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعی شيخ العلماء بمكة المكرمة والامام والخطيب بالمسجد الحرام لا زال ممتعا بنعم الملك العلام

تقریظ سرور شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء ومقتدائے فضلاء شیوخ کرام کے سردار اور اولیائے عظام کے ملجا ومستند عزیز اہل زمانہ قطب آسمان علوم ومعرفت جناب حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ العلماء مکہ مکرمہ اور امام وخطیب مسجد حرام ہمیشہ شاہنشاہ علام کی نعمتوں سے بہرے رہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة للعلامة الفهامة المسطورة على الاسئلة المذكورة فی هذه الرسالة فرأيتها فی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو میں نے بڑے زبردست ونہایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے

غاية الصواب شکر الله تعالی المجیب اخی وعزیزی الاوحد الشیخ خلیل احمد ادام الله سعدہ واجلالہ فی الدارین وکسر بہ رؤس الضالین والحاسدین الی یوم الدین جاہ المرسلین۔

ہیں۔ غور کے ساتھ دیکھے۔ بس ان کو نہایت درجہ درست پایا۔ حق تعالی جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرمائے اور ان کی سعادت وجلالت کو دارین میں دائم رکھے اور ان کے ذریعے گمراہوں اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے آمین۔

آمین رقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیۃ ورئیس العلماء بمکۃ المکرمۃ غفر اللہ لہ ولمحبیہ وجمیع المسلمین

لکھا ہے اپنے قلم سے امیدوار کمال نیل محمد سعید خلف محمد بابصیل مفتی شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے اللہ ان کو اور ان کے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بخشے

طبع الخاتم | مہر

صورۃ ما کتبہ حضرۃ الامام الجلیل والفاضل النبیل منبع العلوم ومخزن الفہوم محی السنۃ الغراء ماحی البدعۃ الظلماء مولانا الشیخ احمد رشید الحنفی لازال منغمسا فی بحار لطفہ الجلی والخفی۔

تقریظ مسطورہ مقتدائے صاحب جلالت و فاضل باعظمت چشمۂ علوم وخزانۂ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنے والے تاریک بدعت کے مٹانے والے، مولانا شیخ احمد رشید حنفی، حق تعالیٰ کے لطف کے سمندر میں سدا غوطہ زن رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ عالم الغیب والشہادۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو چھپے اور کھلے کا

الكبير المتعال والصلوٰة والسلام
على سيدنا ونبينا وحبيبنا ومرشدنا
وهادينا ومولٰنا واولٰنا محمد و
صحبه و الآل۔ و بعد فقد تتبعت
هذه الاجوبة المنيفة الشرعية و
للمسائل اللطيفة المرضية للعالم
للفضال انسان عين الافاضل عين
الانسان الكامل صفوة الاماثل بقية
الاوائل قامع الشرك ماحي البدع
مبيل اهل الزيغ والضلال سيف
انضٰى على رقاب المارقة المبتدعة
الضلال المحدث الوحيد والفقيه
الفريد سيدى ومولائى وملاذى حضرة
الحافظ الحاج الشيخ خليل احمد لا
زال ولم يزل مؤيدا من مولانا ذى
الجلال فلله درمن فاضل اديب و
عارف اريب ومتكلم لبيب حيث
تصدى لحماية الشرع الشريف ووقاية
الدين الحنيف وصيانة المذهب
المنيف فاعلى منار الحق و رفع معالم
الهدى وقوى بنيانه وتسيد اركانه و

جاننے والا بڑائی والا اور عالی والا ہے اور درود وسلام
ہمارے سردار نبی اور محبوب و مرشد اور
ہادی و مولا اور سب سے بہتر محمد اور ان کے
صحابہ و اولاد پر ہیں بعد ان لطیف مسائل شرعیہ
کے جوابات عالیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے
شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب
فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی پتلی اور صاحب
کمال انسان کی آنکھ ہمعصروں میں منتخب اور سلف
کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنے والے بدعتوں کے
مٹانے والے کجی و گمراہی والوں کو تباہ کرنے والے
اور بددین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی
تلوار سمجھے گئے ہیں۔ محدث یگانہ اور فقیہ یکتا
یعنی سیدی و مولائی و ملاذی حضرت حافظ حاجی
شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے
ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ
ہی کے لیے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور
صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام دانا کی کہ
شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی
حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لیے اٹھا
جس نے حق کا منارہ اونچا کر دیا، ہدایت کے
نشان بلند کیے، اس کی بنیاد مضبوط کی۔ اسکے ستون

وضح برهانه فما احسن بيانه وما
اطلق لسانه وما افصح بتبيانه فلقد
انكشف الغطاء وازال العماء و
افحم الاعداء والبسهم ثوب الهوان
والردى وانار المسترشدين سبل
الهدى ميز الخبيث من الطيب و
بين الحق والصواب ووافق السنة
والكتب واظهر العجب العجاب ان
في ذالك لذكرى لاولى الالباب ازال
ريب المرتابين وفضح تلبيس الملبسين
وفرق جمع المحرفين وشتت شمل
المفسدين وبدد حزب الملحدين و
فت اعضاد المبتدعين وكسر جند
الضالين وهزم افواج المضلين واهلك
اعداء الدين وخذل المتعصبين المعاندين
واخزى اخوان الشياطين وابطل
حيل المشركين فقطع دابر القوم الذين
ظلموا والحمد لله رب العالمين۔
وكيف لا الا ان حزب الله هم الغالبون
فلله دره ثم لله دره اجاب فاجا د
واصاب جزاه الله عن الاسلام و

محکم کیا اور اس کی دلیل واضح کر دی کیسا عمدہ
بیان اور کتنی صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے
کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھاپن دور کر دیا
دشمنوں کی زبان بند کر دی اور ان کو ذلت و
ہلاکت کے کپڑے پہنا دیئے اور طالبان ہدایت
کے لیے حق کے راستے روشن کر دیے گندے کو
پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا
اور حدیث و قرآن کی موافقت کی اور عجیب
مضامین بیان فرمائے واقعی اس میں اہل عقل
کے لیے پوری نصیحت ہے اہل شک کا شک
زائل کر دیا اور غلط ملط کرنے والوں کی گڑبڑ کھول
دی تحریف کرنے والوں کا گروہ منتشر بنا دیا اور فتنہ
پردازوں کا مجمع متفرق اور ملحدوں کی جماعت کو
تباہ کر دیا بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیے اور گمراہوں
کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنے والوں کی ہوا
کو بگاڑ دیا دین کے دشمنوں کو ہلاک اور تغیر و تبدل
کرنے والوں کو خوار کیا شیطان کے بھائیوں کو
ذلیل بنایا اور مشرکوں کے مکر و حیل کو مٹا دیے پس
ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی الحمد للہ رب العالمین کا شکر
ہے اور کیوں نہ ہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب رہا
رہا ہے پس اللہ کے لیے ہے مولانا کی خوبی

المسلمين افضل الجزاء آمين بجاه
سيد المرسلين والحمد لله اولا وآخرا
وباطنا وظاهرا وصلى الله على قرة
اعيننا سيدنا محمد خاتم جميع الانبياء
وآله وصحبه ومن تبعهم واهتدى
بهديهم وسلك سبيلهم واتبع
طريقهم وسار على منهجهم الى
يوم الدين آمين آمين آمين آمين
آمين لا ارضى بواحدة حتى اضيف
اليه الف آمينا.

قال بفمه وكتبه بقلمه الفقير الى
ربه التواب راجي رحمة الله الوهاب
عبده وعابده احمد رشيد خان
نواب المكي عفى الله عنه وعن والديه
وتجاوز عن سيئاتهم بجاه النبي
الاواب شافع المذنبين يوم الحساب
حرره يوم الخميس التاسع عشر من
شهر ذي الحجة الحرام الذي هو من
شهور السنة ١٣٢٨ الثامنة والعشرين
بعد الثلثمائة والالف من هجرة من
له العز والشرف عليه افضل الصلوة واكمل السلام واتم التحية آمين!

کہ جو جواب دیا درست و صحیح دیا۔ اللہ ان کو اسلام
اور اہلِ اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے
آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو زیبا ہے ہر
قسم کی تعریف اول و آخر اور ظاہر و باطن اور
روزِ قیامت تک رحمت نازل فرمائے حق تعالیٰ
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد پر جو تمام انبیاء
کی ختم ہیں اور ان کی آل اور صحابہ پر اور ان پر
جو ان کے تابع ہیں اور ان کی روش اختیار کریں
اور ان کی راہ چلیں اور ان کے طریقہ کا اتباع کریں
اور ان کے راستے کو مسلک بناویں آمین آمین
آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہوگا
یہاں تک کہ ہزار بار آمین کہی جائے۔

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے
تواب پروردگار کے محتاج اور بخشش والے خدا کی
رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خاں نواب
مکی نے اللہ ان کی اور ان کے والدین کی خطاؤں
سے درگزر کرے اور معاف فرماوے بجاہ
شفیع گناہ گاراں بروزِ قیامت۔

یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ ہجری

طبع الخاتم

صورة ما كتبه حضرة امام الاتقياء السالكين ومقدام الفضلاء العارفين جنيد زمانه واوانه شبلی دهره وزمانه مخدوم الانام منبع الفيوض للخواص والعوام جناب الشيخ محب الدين المهاجر المكی الحنفی لا زال بحر جوده زاخراً وبدر فيضه لامعاً

تقریظ مسطورہ پیشوائے اتقیاء سالکین و مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمۂ فیض برائے خواص و عوام جناب شیخ مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی، ان کے سخا کا سمندر موجزن اور فیضان کا ماہتاب روشن رہے۔

الاجوبة صحيحة	*تمام جوابات صحیح ہیں۔*
حرره خادم الولی الكامل حضرة الشيخ امداد الله عليه رحمة الله محب الدين مهاجر مكة معظمة۔	*لکھا اس کو ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔*

صورة ما كتبه رئيس الاتقياء الصٰلحين وامام الاولياء والعارفين مركز دائرة الفنون العربية وقطب سماء العلوم العقلية جناب الشيخ محمد صديق الافغانی المكی۔

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیاء اور عارفین کے پیشوا دائرۂ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولنا شیخ محمد صدیق افغانی نے۔

بسم الله الرحمن الرحيم	*بسم اللہ الرحمن الرحیم*
احمد الله الذی لا يغفر ان يشرك به	*سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشے گا*

ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء كما
قال تعالى ربكم اعلم بكم ان يشاء
يرحمكم او ان يشأ يعذبكم وما
ارسلنك عليهم وكيلا والذى قال و
من كفر بالله وملئكته وكتبه ورسله
واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا
والصلوة والسلام على من قال من
قال لا اله الا الله دخل الجنة قال
ابوذر يا رسول الله وان زنى وان
سرق قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم وان زنى وان سرق على رغم
انف ابى ذر فالله علم الغيب والشهادة
لانه من تلقاء ذاته تعالى فالله يتكلم
من تلقاء نفسه واما رسول الله صلى
الله عليه وسلم فهو مخبر لما اوحى اليه
جليا كان او خفيا كما قال الله تعالى
وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى
يوحى الذى كتب مولانا الشيخ خليل
احمد فى هذه الرسالة فهو حق صحيح
لا ريب فيه وماذا بعد الحق الا
الضلال وهو معتقدنا ومعتقد

اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے گا
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا
رب تم کو خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم
فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور اے
محمد ہم نے تم کو لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا اور
فرمایا کہ جس نے کفر کیا، اللہ اور اس کے فرشتوں
اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو
بیشک وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑا اور درود وسلام
اس ذات پر جس نے ظاہر فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ
کہا وہ جنتی ہوا حضرت ابوذرؓ نے یہ سن کر عرض
کیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ
زنا کرے اگرچہ چوری کرے، ابوذرؓ کو ناگوار ہو
تو ہوا کرے اللہ ہی کو علم ہے غائب حاضر کا
کیونکہ علم اس کا ذاتی ہے پس اللہ تعالیٰ متکلم ہے
بذاتہٖ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے
والے ہیں جو آپ کی طرف اللہ وحی فرماتا ہے خواہ
جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے
اور محمد نہیں بولتے خواہش نفس سے ان کا ارشاد
تو بس وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے جو
کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں

مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

وانا العبد الضعیف محمد صدیق الافغانی المہاجر۔

لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔

میں ہوں بندہ ضعیف محمد صدیق افغانی مہاجر مکہ مکرمہ

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفاً وفضلاً کے سردار اور ان کے امام ہیں لہٰذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ مکرمہ کی تصدیقیں باوجود وجدہ حاصل ہوئیں وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ زید شرفاً وفضلاً جو تصدیقیں میسر ہوئیں انھیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی، مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلۂ ترمیت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی۔ سو ہدیۂ ناظرین ہے:۔

تقریظ مولٰنا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد الفاضل الماجد حضرۃ مولٰنا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادام اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفق من شاء من عبادہ السادۃ الاتقیاء لاقامۃ منار الدین یقمع کل منابذ لشریعۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وکل منتم الیہ۔ اما بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جس کو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنے والے کا قلع قمع کرے۔ اما بعد میں اس تحریر اور جو کچھ ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے

قد اطلعت بهذا التقرير وعلى جميع	سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو پایا حق
ما وقع على هذه الاسئلة الستة و	پایا اور کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو
العشرين من التقرير فوجدته هو الحق	مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات
المبين وكيف لا و هو تقرير عضد	تمکین کا واضح کرنے والا یعنی بزرگ حاجی
الدين عصام الموحدين الا ان	خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا
محسود تفسيره كشاف لآيات الثقلين	چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین
فضيلة الحاج خليل احمد لا زال على	آمین اللّٰھم آمین۔
معراج الهداية يصعد فليصعد آمين	حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد حسین
اللّٰهم آمين!	مفتیٔ مالکیہ نے۔
امر برقمه مفتي المالكية حالا	(طبع الخاتم)
بمكة المكرمة محمد عابد بن حُسين	

تقریظ الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرۃ مولانا محمد علی بن حُسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہٗ۔

الحمد لله على آلائه والصلوٰة	تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی نعمتوں پر
والسلام على سيد انبيائه سيدنا محمد	اور درود و سلام سردار انبیاء سیدنا محمد اور ان
وعلى آله الكرام واصحابه السادة القادة	کی اولاد کرام و اصحاب عظام پر۔
الاعلام. اما بعد فيقول العبد الحقير	اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین ابن
المالكي محمد علي بن حسين احمد	مالکی مدرس و امام مسجد حرام کہ علماء محقق یگانہ
الامام والمدرس بالمسجد المكّي	مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے

وجدت ما حرره العالم العلامة
المحقق الاوحد فضلة الحاج الحافظ
الشيخ خليل احمد على هذه الاسئلة
الستة والعشرين هو الحق الذي لا يأتيه
الباطل من بين يديه ولا من خلفه
عند جميع المحققين فجزاه الله تعالى
خير الجزاء ووفقنا واياه دائما لصالح
الاعمال الحسنة وحسن الثناء
آمين اللهم آمين!

كتبه الامام المدرس بالمسجد
المكي محمد على ابن حسين المالكي

طبع الخاتم

ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے، تمام
محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل
نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے
پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور
ان کو ہمیشہ نیک اعمال اور حسن ثنا کی توفیق
بخشے۔ آمین اللہم آمین!

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس و
امام مسجد مکی نے

خلاصہ تصادیق علمائے مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

سب سے اول امام مفتیان زمانہ ورئیس مدرسین مدینہ وقت، مرکز علوم عقلیہ، منبع معارف نقلیہ، قطب فلک تحقیق وتدقیق، شمس سماء الامانت والتصدیق حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانۂ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا خلاصہ یہیں مقام سے لکھتے ہیں:

وقد كتب الفاضل العالم	مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یہ
فی اول رسالته المسمّٰی تثقیف الکلام	تحریر فرمایا ہے:
ما نصه:	
بسم الله الرحمٰن الرحيم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد لله الذی له الكمال المطلق	سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جس کے
فی ذاته وصفاته المنزه عن الحدوث	لیے اس کی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت
وسماته الحكيم فی افعاله الصادق	ہے منزہ ہے حدوث اور اس کی علامات سے
فی اقواله. عزّ شانه تعالیٰ جده و	حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں
وجب علینا شکره وحمده والصلوٰة	معزز ہے اس کی ثنا اور عالی ہے اس کی شان
والسلام علیٰ سیدنا ومولانا محمد	واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اس کی حمد اور درود و
الذی بعثه الله رحمة للعٰلمین و	سلام ہمارے سردار ومولا محمد پر جن کو بھیجا اللہ نے
جعل وجوده نعمة عامة للاولین و	دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر اور ان کا وجود
الآخرین وختم بنبوته ورسالته نبوة	بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لیے نعمت اور ختم کی
الانبیاء ورسالة المرسلین وعلیٰ	ان کی نبوت اور رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت
آله واصحابه وكل من تمسك بهديه	اور رسولوں کی رسالت اور سلام ان کی اولاد

الی یوم الدین اما بعد فقد قدم علینا
بالمدینة المنورة والرحاب النبوة
المطهرة جناب العلامة الفاضل و
المحقق الکامل احد العلماء
المشهورین بالهند الشیخ خلیل احمد
حین تشرف بزیارة خیر الانام وسید
الانام والمرسلین العظام سیدنا ومولانا
محمد علیه افضل الصلوة والسلام
ورقم الینا رسالة مشتملة علی اجوبة
اسئلة واردة الیه من بعض العلماء
لکشف عن حقیقة مذهبه ومذهب
معتقد مشائخه الفضلاء وطلب
منی ان انظر فی تلک الاجوبة بعین
الانصاف ومجانبة الانحراف عن
الحق وترک الاعتساف فجمعت ما
فی هذه الورقات مما اداه الیه
نظری من التحقیقات مقتبساً لها
من مشکوٰة ائمة الدین المتمسکین
فی المسلک بحبل الله المتین اجابة
لمطلبه وتلبیة لمرغوبه وسمیته کمال
التثقیف والتقویم لعوج الافهام عما

اصحاب اور تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ
پر چلیں قیامت کے دن تک۔ امابعد ہمارے
پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ
میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے
مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد
صاحب بہترین خلق سید الانام و مرسلین سیدنا و
مولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی
زیارت سے مشرف ہونے کے وقت اور ایک
رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے
جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور
ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی
حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کے لیے ان کی
جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور
شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ
میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے
اور حق سے انحراف کرنے سے بچ کر اور زیادتی
چھوڑ کر پس میں نے ان کی خواہش کے موافق
اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں
تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جن
کو ان کے پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ
کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے۔ اللہ کی مضبوط

يجب لكلام الله القديم وسبب
تسميتي له بهذا الاسم ان الكلام
على الاجوبة التي اجابها عن تلك
الاسئلة وان كان متنوعا متعلقا
باحكام شتى من الفروع والاصول
اهمها ما يتعلق بوجوب الصدق في
كلام الله تعالى النفسي واللفظي و
لهذه الاهمية قدمت الكلام على
هذا المبحث على الكلام على غيره
من تلك الاجوبة بالله المستعان و
منه التوفيق وعليه التكلان.

دین کے مضبوط تعامنے ہیں اور میں نے اس کا نام
کمال التثبیت والتقدیم لصدق الانہام عما یجب
لکلام اللہ القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے
کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جواب
دیے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع واصول کے
مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب سے زیادہ
اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی ولفظی
میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور
اسی کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو
دوسرے جوابوں پر مقدم اور اللہ ہی سے مدد چاہی
جاتی ہے اور اسی پر بھروسہ۔ اس کے بعد کلام
لفظی ونفسی کی تحقیق اور اس میں صدق وکذب
کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید واستدلال نقل کئے

وقال في وسط رسالته الشريفة
في اخر المبحث الاول ما نصه

اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں
پہلی بحث کے آخر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

وبعد اطلاعك على هذا البيان الشافي
وامدادك له بالفهم السليم الكافي
فلم ان ما ذكره الفاضل الشيخ
خليل احمد في جواب الثالث و
العشرين والرابع والعشرين والخامس
والعشرين كلام معروف في كثير من

اور جب اے مخاطب تو اس شافی بیان
پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اس کو
سمجھ لیا تو معلوم کرے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ
خلیل احمد نے تئیس وچوبیس وپچیس کل
کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجودہ بہتیرے
معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں

الكتب المعتبرة المتداولة لعلماء الكلام
المتأخرين كالمواقف والمقاصد و
شروح التجريد والمسايرة وغيرها و
محصل تلك الاجوبة التي ذكرها
الشيخ خليل احمد موافقة علماء
الكلام المذكورين في معلومية خلافه
الوعد والوعيد والخبر الصادق لله
تعالى في الكلام اللفظي المستلزمة
للامكان الذاتي في ذلك عندهم مع
الجزم والقطع بعدم وقوعها وهذا
القدر لا يوجب كفرا ولا عنادا و
لا بدعة في الدين ولا فسادا كيف
وقد علمت موافقة كلام العلماء الذين
ذكرناهم عليه كما رأيته في كلام
المواقف وشرحه الذي نقلناه قريبا
فالشيخ خليل احمد لم يخرج عن
دائرة كلامهم لكن اقول مع هذا
نصيحة له ولسائر علماء الهند انه
ينبغي لهم عدم الخوض في هذه
المسائل الغامضة واحكامها
الدقيقة التي لا يفهمها الا الواحد

میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید و مسایرہ وغیرہ
کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جن
کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے متکلمین علماء
کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی
میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا
خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے
جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے
مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف
کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم
آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور فساد
اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے
کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر
ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی
شرح وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل
کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان
حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن
باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء
ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء
کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان
دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو
کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بھی بجز

يعد الواحد من فحول العلماء المحققين
فضلا عن غيرهم فضلا عن عوام المسلمين
لانهم اذا قالوا ان مقدورية مخالفة
الوعيد والخبر الالهي لله تعالى مستلزمة
لامكان الكذب في الكلام اللفظي المنسوب
اليه تعالى بالذات لا بالوقوع واشاعوا
ذلك بين عامة الناس تبادرت اذهانهم
الى انهم قائلون بجواز الكذب في كلام
الله تعالى فحينئذ يكون شان اولئك
العامة مترددا بين الامرين الاول
يتلقوا ذلك بالقبول على الوجه الذي
فهموه فيقعوا في الكفر والالحاد الثاني
ان لا يتلقوه بالقبول وينكروه غاية
الانكار ويشنعوا على قائله غاية التشنيع
وينسبوهم الى الكفر والالحاد وكلا
الامرين فساد في الدين عظيم فلاجل
ذلك يجب عليهم عدم الخوض في هذه
المسائل الا عند الاضطرار الشديد
مع توجيه الخطاب الى ذي قلب يلقي
السمع وهو شهيد وقد وفقنا الله
بهدايته وارشاده لسلوك السبيل

ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی
نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ
کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالی
کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم
آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی طرف منسوب ہے
کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو
پھیلائیں گے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً
اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں
کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت عوام
کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یا تو جس طرح
ان کی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کر کے مان لیں گے
پس کفر و الحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اس کو
قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور
اس کے قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر و الحاد
کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں دین
میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب
ہے کہ ان مسائل میں خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی
سخت ضرورت ہی پیش آجائے تو مجبوری ہے
کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں، جو
صاحب دل ہو کر متوجہ ہو کر کان لگا کر سنے اور ہم کو
اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور

التي فيها التخلص من الوقوع في هذه الخطر العظيم بالوجه الصحيح المستقيم والحمد لله رب العلمين ۔

ہدایت سے اس راستہ پر چلنے کی جس میں اس بڑے خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا۔

وقال في اختتام رسالته الشريفة ما نصه ۔

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے:

و اذا وصل بنا الكلام الى هذا المقام فنقول قولا عاما شاملا لجميع هذه الرسالة المشتملة على ستة و عشرين جوابا التي قدمها الينا العلامة الفاضل الشيخ خليل احمد للنظر فيها و تامل ما فيها من الاحكام انا لم نجد فيها قولا يوجب الكفر و الابتداع ولا ما ينتقد عليه انتقادا ما الا هذه المواضع الثلاثة التي ذكرناها و ليس فيها ما يوجب الكفر و الابتداع ايضا كما علمت ذلك من كلامنا فيها و من المعلوم انه لا يسلم كل عالم الف كتابا من العثرات في بعض المواضع من كلامه فقد قيل من الف فقد استهدف و قال الامام

اور جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لیے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اس میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جس پر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مؤلف بنا وہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مالك رضی الله تعالیٰ عنه ما منّا الاوراد و مردود علیه الاصاحب هٰذا القبر الکریم یعنی قبره صلی الله علیه وسلم وحسبی الله وکفیٰ والحمد رب العٰلمین۔ ثم جمعها وکتابتها فی الیوم الثانی من شهر ربیع الاول عام الف وثلاثمائة وتسع وعشرین من الهجرة النبویة علیٰ صاحبها افضل الصلوٰة وازکی التحیة۔

فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ ہوا ہو، بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم کو اللہ کافی و وافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا

ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب و کتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو۔

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو بہ تمامہ علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود امور مذکورہ پر تقریظ و تنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اوّل و آخر و وسط تین مقامات بجو شیے گئے ہیں بمفصلۂ ذیل علما کی مہریں ثبت ہیں۔

المدرس مدرسة الشفا	المدرس فی الحرم النبوی الحنفی	خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
رسوحی عمر ۱۳۲۲	ملا فضل جان ۱۳۲۶	راجی عفو ربه الکریم ۱۳۰۵ خلیل بن ابراهیم
شیخ المالکیة بخیر البریة	خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی	خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
السید احمد الجزائری	عمر بن حمدان المحرسی	محمد العزیز الوزیر التونسی
خادم العلم بالمسجد النبوی	محمد زکی البرزنجی	محمد السوسی الخیاری

من مشاهير علماء العرب
احمد بن المامون البلغيثي ١٣٢٥

خادم العلم الشريف في دمشق الشام خطيب جامع السروجي
محمد توفيق

خادم العلم والمدرس في باب السلام
موسى كاظم بن محمد

خادم العلم بالمسجد الشريف
احمد بن محمد خير الحاج العباسي

خادم العلم الشريف بدار الشهداء الحكيم
ابن نعمان ١٣٢٦ محمد منصور

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
منصور ١٣٠ الكحيل ...

من علماء العرب
عبد الله القادر بن محمد بن سودة المري ...

الفقير اليه مرشد ... الشهير بالغزال الدمشقي
يوسف عزت ١٣٢٦

المدرس بالحرم الشريف النبوي
ملا محمد عبد الرحمن

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
محمود عبد الجواد

خادم الحرم الشريف النبوي
احمد بساطي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
محمد حسن سندي

خادم العلم في الحرم الشريف النبوي
احمد ابو احمد اسعد

الفقيه الحنبلي خادم العلم بالحرم النبوي
عبد الله ١٣٢٨

خادم العلم بالحرم الشريف المكي
محمد بن عمر الفاروق

صورة ما كتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء الكرام وسند الاصفياء العظام محي السنّة الغراء وعضد الملة البيضاء رئيس السادة العظام ومقدام الفضلاء الفخام جناب الشيخ احمد بن محمّد خير الشنقيطي المالكي المدني لا زالت بحار فيضه زاخرة آمين ۔

نقل تقریظ جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور
سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شگاف ملت کے بازو
سرداران با عظمت کے مقتدا، اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب
شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے سدا ان کے فیضان کے سمندر
موجزن رہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لمستحقه والصلوٰة و
السلام على افضل خلقه اما بعد فانا
اطلعت على رسالة الاستاذ المحقق
والحبر المدقق الشيخ خليل احمد
لا زال مشمولا بتوفيق الملك الصمد
وملحوظا بعناية الواحد الاحد وجدت
ما فيها موافقا لمذهب اهل السنة
كله ولم يبق للمتكلم عليها الا في
مسئلة القيام عند ذكر مولده الشريف
والاحوال التي تعرض لذلك ولكن
كما اشار اليه الشيخ بل صرح ببعضه
ان المولد الشريف ان كان سالما مما
يعرض له من المنكرات فهو امر
مستحب محمود شرعا كما هو المعروف
عند اكابر العلماء جيلا بعد جيل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اس ذات کو جو اس کا مستحق ہے اور درود و
سلام بہترین مخلوق پر اس کے بعد واضح ہو کہ میں
نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق
علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کا مطالعہ کیا
بے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شامل
حال رہے اور یکتا و یگانہ خدا کی عنایت ان پر
دائم رہے جو کچھ اس میں ہے سب بالکل مذہب اہل سنت
کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش
نہ پائی بجز ذکر مولد شریف کے وقت مسئلہ قیام
اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور
حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ
کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولد شریف
اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل
مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے
اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر مولد

وقرنا بعد قرن ان لم يسلم من
المنكرات كما ذكره الاستاذ انه
يقع في الهند مثلا و اما في غير الهند
بالنادر وقوعه بل لا نسمع بشئ مما
ذكرانه يقع في الهند واقع في غيره
فيمنع من جهة ما عرض له والحاصل
ان العلة تدور مع المعلول وجودا و
عدما فحيث وجد المنكر لزم ترك
الوسيلة اليه وحيث عدم استحب
اظهار ما هو من شعائر المسلمين و
في مسئلة السوال الثاني والعشرين
ان من اعتقد قدوم روحه الشريف
من عالم الارواح الى عالم الشهادة
الخ اما قدوم روحه عليه الصلوٰة و
السلام في بعض الاحيان لبعض
الخواص امر غير مستبعد ومعتقد
هذا القدر لا يعد عندنا لكونه امرا
ممكنا فهو صلى الله عليه وسلم حي في
قبره الشريف يتصرف في الكون باذن
الله تعالى كيف شاء لكن لا بمعنى كونه
صلى الله عليه وسلم مالكا للنفع والضرر

منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا
ہے کہ ہند میں مثلاً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے
علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ
وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے
دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سنا تو
اس پیش آجانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود
سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ
وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا جہاں
مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا۔ وہاں
اس شئ کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع
کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو تو وہاں
اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا
مستحب ہے اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص
معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے
کا الخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی
خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد
نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ
رکھنے والا بے شک غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن

فانه لا نافع ولا ضار الا الله تعالى
قال تعالى قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ولما اعتقاد
تجدد الولادة فلا يتصور من ذى عقل
تام واما قول الاستاذ فهو مخل بتشبه
بفعل المجوس فكان ينبغى للاستاذ
عبارة هو اليق من هذه لكونه حاكما
لهم بالاسلام كان يقول فيه بعض
شبه مثلا والله تعالى اعلم وفى
مسئلة الكلام فى الفصل الخامس
والعشرين اقول المسئلة الخلاف
فيها مشهور وينبغى عدم الخوض مع
اهل البدع فى مثلها واما الاستاذ
فهو ناقل من كلام اهل السنة لا محالة
وحيث كان ناقلا من كلام اهل السنة
باى حال كان على هدى قال فى
الوسيلة وكل راى لاتباع السلف
ادى من الجمع والمختلف فيه فمن
يراه لا ضلالا ـ فيما يراه لا ولا
اضلالا وكل ما اجمع اهل السنة
على خلافه فكالاسنة يهلك امتا

خداوندی کی ان میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں
مگر نہ بایں معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع اور
نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر
پہنچانے والا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد
خداوندی ہے کہ کہہ دے اے محمدؐ! میں مالک نہیں
اپنے نفس کے لیے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر
جو کچھ اللہ چاہے اب رہا پیدائش کے از سر نو
ہونے کا عقیدہ سو کسی پورے عقل والے سے
اس کا احتمال بھی نہیں ہوتا ہاں استاذ کا یہ فرمانا
کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا اخطار اور مجوس کے فعل
سے مشابہت کرنے والا ہے سو استاذ کو زیبا تھا
کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر
اسلام کا حکم قائم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں
کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم ـ اور پچیسویں سوال میں
کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں
اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں
بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور غور نہ کیا جائے اور
استاذ یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور
جب کلام اہل السنۃ کے ناقل ہوئے تو بہر حال ہدایت
پر ہوئے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو
سلف کے اتباع میں ہو مسئلہ اتفاقیہ میں یا اختلافیہ

يضل الانسان- فيه وان زينه
الشيطان حيث كان دائرا بين
الاشاعرة والماتريدية فهو على
ملة الحق قال في الواضح المبين و
اعلم بان الملة المرضية هي التي
عليها الاشعرية والماتريدية اذ
هي التي اتى بها احمد هادي الامة
ومن يحد عنها يكن مبتدعا فنعم
من كان لها متبعا۔

كتبه خادم العلم بالحرم النبوي
احمد بن محمد خير الشنقيطي
عفى الله عنه۔

احمد ۱۳۲۸ ابن محمد الشنقيطي

میں تو اس رسالے کو کوئی شخص گمراہی کر سکتا ہے
نہیں ہرگز نہیں، نہ وہ ضلال ہے اور نہ اضلال،
البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع
ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے اگر انسان اس میں
خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو آراستہ بنا دے
پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان
دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں
مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ
وہی ہے جس پر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ یہی
ہے جس کو راہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ مبتدعی ہے
پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقۂ مذکور کا متبع ہو

لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم،
احمد بن محمد خیر شنقیطی عفی اللہ عنہ نے

مہر

خلاصة التصديقات لسادة العلماء بمصر الجامع الازهر

صورة ما كتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين ومقدام الفقهاء العارفين سند العلماء المتقين وسيد الحكماء المتقنين حجة الله على العلمين ظل الله على المؤمنين نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب العلمين حضرة الشيخ سليم البشري شيخ العلماء بالجامع الازهر الشريف متع الله المسلمين بطول بقائه آمين!

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقنین کے سردار، اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں کے نور اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن حضرت شیخ سلیم البشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے سرہایب فرمائے اللہ مسلمانوں کو ان کی بقاء طویل فرما کر آمین!

الحمد لله وحده . والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده . اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة فوجدتها مشتملة على العقائد الصحيحة وهي عقائد أهل السنة والجماعة

سب تعریف اللہ یگانہ کے لیے اور درود و سلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا جس میں نے اس کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ ﷺ

غیر ان انکار الوقوف عند ذکر	صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت
ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم والتشنیع	قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا
علی فاعل ذلک بتشبیہ بالمجوس	روافض سے مشابہت دے کر تشنیع مناسب
او بالروافض لیس علی ما ینبغی لان	نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور
کثیرا من الائمۃ استحسن الوقوف	کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت
المذکور بقصد الاجلال والتعظیم	عظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک امر	اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی
لا محذور فیہ۔ واللہ اعلم	نہیں۔

شیخ الجامع الازہر

سلیم البشری

سلیم بشری شیخ الجامع ازہر (مہر)

کتبہ محمد ابراہیم القایانی بالازہر

لکھا اس کو محمد ابراہیم قایانی نے ازہر میں (مہر)

کتبہ سلیمان العبد بالازہر

لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں (مہر)

خلاصة التصديقات لسادة العلماء بدمشق الشام

خلاصۂ تصادیقِ علمائے دمشق الشام

صورة ما كتبه النحرير الفاضل والعلامة الكامل شمس العلماء الشاميين وبدر الفضلاء الحنفيين مفخر الفقهاء والمحدثين ملاذ الادباء والمفسرين جامع الفضائل كابرا عن كابر حضرة مولانا السيد محمد ابو الخير الشهير بابن عابدين بن العلامة احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدين الحسينی النقشبندی الدمشقی متع الله المسلمين بطول بقائه آمين۔ وهو من احفاد العلامة ابن عابدين صاحب الفتاوی الشامية رحمة الله تعالیٰ۔

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی، فاضل نحریر علامہ کامل علمائے شام کے آفتاب اور فضلائے احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے مایہ فخر ادباء و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباء و اجداد سے، حضرت مولانا سید محمد ابو الخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی: اللہ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسے ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاویٰ شامی کے، رحمۃ اللہ علیہ!

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله وسلام علی عباده الذين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو، اور سلام اس کے برگزیدہ

اصطفى اما بعد فقد اطلعنى المولى الفاضل المكرم المحترم على هذه الرسالة فوجدتها مشتملة على التحقيق الذى هو بالقبول حقيق ولقد اتى مؤلفها حفظه الله بالعجب العجاب ما هو معتقد اهل السنة والجماعة بلا ارتياب مما يدل على فضله وسعة اطلاعه فلا زال كشافا للمشكلات حلالا للمعضلات جزاه الله الجزاء الاوفى فى هذه الدنيا وفى الاخرى حرره على عجل الفقير اليه تعالى خادم العلماء ابو الخير محمد بن العلامة احمد بن عبد الغنى ابن عمر عابدين الحسينى نسبا الدمشقى بلدا عفا الله عنه بمنه وكرمه۔

ابو الخير
محمد
عابدين

بندوں پر سواری فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا، پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور اس کے مؤلف نے حق تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی جو بلاشک اہل السنۃ والجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر راہے مصنف کے وسعت معلومات پر پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے رہیں اور دشواریوں کے حل کرنے والے اللہ ان کو پوری جزا عطا فرمائے اس دنیا میں اور آخرت میں۔ عجلت میں لکھا محتاج رب خادم العلماء ابو الخیر محمد بن علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین نے جو بروئے نسب حسینی ہیں اور وطن دمشق اللہ اپنے لطف وکرم سے ان کو بخشے۔

مہر

صورة ما كتبه الفاضل الجليل الامام النبيل رئيس الفضلاء وسند الكملاء محقق عصره ومدقق دهره وحيد الزمان صفى الدوران جناب الشيخ مصطفى بن احمد الشطى الحنبلى لا زال مغمورا فى رضوان الملك العلام امين

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند کملاء امام عاقل
محقق وقت مدقق زمانہ یکتائے زمان برگزیدۂ دوران جناب شیخ مصطفےٰ بن احمد
شطی حنبلی نے سدا شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں ۔ آمین !

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الاول بلا بداية والآخر
بلا نهاية فسبحانه من اله تفضل على
هذه الامة المحمدية بفضائل لا
تحصى خصهم بخصائص لا تستقصى سيما
وقد جعل منهم علماء و نبلاء و
فضلاء و انار قلوبهم بنور معرفته
وجعل منهم اولياء وورثة لخاتم
الرسل عليه الصلوة والسلام ولسائر
الانبياء وان ممن يرجى ان يكون
منهم الشيخ حضرة العالم الفاضل و
النبيه الاديب الكامل مؤلف هذه
الرسالة المشتملة على مسائل شرعية
وابحاث شريفة علمية نشر للرد على
فرقة الوهابية فى بعض مسائل على
مذهب السادة الحنبلية والرد انشاء
الله فى محله فجزى الله تعالى هذا المؤلف
عن سعيه خيرا وقابله باحسانه و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے
بلا ابتدا کے اور آخر ہے بلا انتہا کے پس
پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت بخشی اس
امت محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خاص
فرمایا لا انتہا خصوصیتوں سے خصوصا اس
نعمت سے ان میں علماء کملاء اور فضلاء اور
ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت
کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور
خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰۃ
والسلام کے وارث اور امید کی جاتی ہے
کہ انہیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل
فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں
جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں
پر مشتمل ہے ۔ وہابی فرقہ کی تردید کے لیے
علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض
مسائل میں اور یہ رد انشاء اللہ اپنے محل
پر ہے ۔ پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو

وفقنا و اياه لما يحب ربنا تعالیٰ و يرضى كما ان اومل منه الدعاء لی ولاولادی ومشائخی وللمسلمين فی ظهر الغيب وجمعنا و اياه على التقوىٰ بجاه خاتم المرسلين صلى الله تعالیٰ عليه وعلیٰ آله وصحبه اجمعين آمين يارب العٰلمين۔

كتبه الفقير مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی بدمشق الشام۔

ان کی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امید وار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لیے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کے لیے۔ اللہ ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ ختم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین آمین یارب العٰلمین

لکھا اس کو فقیر مصطفیٰ احمد شطی حنبلی نے دمشق الشام میں

صورة ما كتبه صاحب المناقب العليه والمفاخر البهية ذی الرای الصائب والفهم الثاقب جامع التحقيق والتدقيق معلم الحق والتصديق حضرة الشيخ محمود رشيد العطار لازال فی نعم الملك الغفار التلميذ الرشيد للشيخ بدر الدين المحدث الشامی دامت بركاته آمين!

نقل تقریظ جس کو لکھا بلند منقبتوں اور چمکنے مفاخر والے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخشش والے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدر الدین محدث شامی دامت برکاتہم کے۔

الحمد لله الذی اقام لنصرة دينه من اختاره ووفقه وجعل كلامهم

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے کھڑا کیا اپنے دین کی مدد کے لیے جس کو منتخب فرمایا

سهاما صائبة فی افئدة من زاغ
عن الحق و فرقه والصلوٰة والسلام
علی من هو الوسیلة العظمی لنیل کل
فضیلة والغایة القصوی لوصول
المراتب الجلیلة وعلی آله واصحابه
واتباعه واحزابه لاسیما من ذب
عن الدین المحمدی کل جهول وغبی
معتدی اما بعد فانی وقفت علی هذا
المؤلف الجلیل فوجدته سفرا حافلا
لکل دقیق وجلیل من الرد علی
الفرقة المبتدعة الوهابیة اکثر الله
تعالیٰ من امثال مؤلفه وامده بعنایة
الربانیة کیف لا والکلام من هذا
الموضع من اهم ما یعتنی به فی الاصول
والفروع فجزا الله مؤلفه العالم
الفاضل والانسان الکامل افضل
ما جوزی عامل علی عمله وسقاه
الله من الرحیق علله ونهله ونرجو
منه الدعاء بحسن الخاتمة والتوفیق
لما فیه النجاة فی الاخرة۔ کتبه الفقیر
الی الله تعالیٰ

محمود بن رشید العطار

اور توفیق بخشی اور ان کے کلام کو بنا دیا تیر
پہنچنے والا ان کے کلیجوں میں جو حق سے پھرے
اور علیحدہ ہوئے اور درود و سلام اس ذات پر
جو بڑا وسیلہ ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنے
کو اور منتہائے مراد ہے مراتب جلیلہ تک
پہنچنے کو اور ان کی اولاد و اصحاب اور
تابعین و جماعت پر خصوصاً ان پر جنہوں نے
دین محمدی سے ہر جاہل و غبی معتدی کو دفع
کیا۔ اما بعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف
جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک و
با عظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی
وہابیوں کے گروہ پر، مؤلف جیسے علماء کو
حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے
عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں
گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل
میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اس
کے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں
بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی
ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے
بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا حسن خاتمہ کی
اور ان اعمال کی توفیق کہ جس میں نجات اخروی حاصل ہو
لکھا اس کو فقیر محمود بن رشید عطار نے

صورة ما كتبه النحرير العلام رئيس الفضلاء الاعلام حضرة الشيخ محمد البوشي الحموي تغمده الله بكرمه البهي۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين القائل كنتم
خير امة اخرجت للناس تأمرون
بالمعروف وتنهون عن المنكر و
الصلوة والسلام على اشرف خلقه و
خاصته من انبيائه القائل لا تزال
طائفة من امتي ظاهرين بحق يأتيهم
امر الله وهم ظاهرون وعلى آله و
اصحابه القائمين بنصرة الدين في
الحرب والسلم وسلم تسليما كثيرا
الى يوم الدين ربنا لا تزغ قلوبنا
بعد اذ هديتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب
اما بعد فاقول قد اطلعت على هذه
الاسئلة واجوبتها للعلامة الفاضل
والجهبذ الكامل فريد عصره ووحيد
الهمام القمقام شيخي واستاذي وعمدتي
وملاذي مولانا المولوي الشهير
بخليل احمد فوجدتها لما عليه السواد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ رب العٰلمین کو جس نے
ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب سے
بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئیں کہ حکم
کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور
درود وسلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبران
پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
میں سے غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت
آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم ہے
جنگ و صلح میں اور سلام نازل ہو بکثرت روز
قیامت تک اے ہمارے رب کج نہ فرما ہمارے
دلوں کو اس کے بعد کہ ہم کو ہدایت دے چکا اور
عطا فرما ہم کو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو
بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اس کے بعد
میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات پر مطلع ہوا جن
کو تحریر فرمایا ہے، زبردست عالم صاحب فضل
اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا
بحرِ علم میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور

الاعظم من اهل السنة والجماعة
ولما عليه مشائخنا الاعلام والسادة
القادة سقى الله روحهم صوب الرحمة
والغفران فجزى الله ذلك الفاضل
عن السنة خير الجزاء والسلام قاله
بفمه ونطقه بلسانه ورقمه ببنانه
الفقير الحقير ذي العجز والتقصير محمد
البوشي الحموي الازهري المدرس و
الامام في الجامع الشهير بجامع المدفن
بحماة الشام.

پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے
پس میں نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر عظمت
گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور اس کے
مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران
عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت و مغفرت
کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے اس
فاضل مؤلف کو سنت کی طرف سے بہتر جزاء۔
والسلام کہا اپنے دہن سے اور ظاہر کیا زبان سے
اور لکھا قلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع ازہر
مدرس و امام جامع مدفن واقع شہر حماۃ ملک شام نے

صورة ما كتبه الامام الاجل والهمام الاكمل حضرة الشيخ محمد سعيد الحموي غطاه الله بلطفه الخفي والجلي۔

الحمد لله الواحد فلا يجحد الاحد
الذي في سرمديته توحد الفرد
الذي في ربوبيته تفرد والصلوة
والسلام على سيدنا محمد المجد و
على آله واصحابه الذين جاهدوا مع
من تمرد اما بعد فاني لما سرحت
نظري في الرسالة المنسوبة للعالم
الفاضل والامام الكامل مولانا

سب تعریف اللہ احد کو جس کا انکار نہیں ہو
سکتا، یکتا کہ اپنی بقا میں یگانہ ہے فرد کہ اپنی
ربوبیت میں لا شریک ہے اور درود و سلام
سیدنا محمد مجد پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر
جنھوں نے جہاد کیا ہر اس شخص سے جس نے
شرارت کی، اما بعد، میں نے جب نظر ڈالی
اس رسالہ میں جو منسوب ہے عالم فاضل امام
کامل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف

خليل احمد وجدتها مطابقة	تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے
لاعتقادنا واعتقاد مشائخنا	مشائخ کے اعتقاد کے۔ پس اللہ جزا دے
فالله يجزيه الجزاء الاوفى ويحشرنا	ان کو پوری جزا اور ہم کو اور ان کو جمع فرمائے
واياه تحت لواء المصطفى آمين۔	مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے
محمد سعيد	آمین!

صورة ما كتبه البارع النبيل الفاضل الجليل صاحب الكمال حضرة الشيخ على بن محمد الدلال الحموى لازال معمورا بالافضال

الحمد لله الذى وقانا من الاهواء	سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم کو محفوظ
والبدع والضلالات۔ ووفقنا	رکھا برائے نفسانی و بدعات اور گمراہیوں سے
لاتباع سيدنا محمد صلى الله تعالى	اور ہم کو توفیق بخشی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عليه وسلم صاحب المعجزات الباهرات	کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور
وثبتنا على ما كان عليه هو و	ہم کو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ
اصحابه الكرام (امابعد) فانى لم	اور آپ کے صحابہ تھے۔ امابعد میں نے کوئی بات
اعثر فى هذه الرسالة المنسوبة للعلامة	اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل مولانا
الفاضل مولانا خليل احمد الاعلى	خلیل احمد صاحب کی طرف ایسی نہیں پائی جو
ما يوافق اعتقادنا واعتقاد مشائخنا	موافق نہ ہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں
رحمهم الله تعالى من معتقدات اهل	ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد
السنة والجماعة فجزاه الله تعالى خير	کے۔ پس اللہ ان کو جزا دے اور ہم کو اور ان
الجزاء وحشرنا واياه معهم فى زمرة	کو اہل السنت والجماعت کے ساتھ سید الانبیاء
سيد الانبيا۔ والحمد لله رب العلمين	کے زمرہ میں محشور فرمائے والحمدللہ رب العلمین

خادم العلماء علی بن محمد الدلال المصری عفی عنہ۔

خادم العلماء علی بن محمد دلال۔

صورة ما كتبه الاديب الكامل والحبر الفاضل الامام الربانی حضرة الشيخ محمد اديب الحورانی متع الله بعلمه القاصی والدانی۔

الحمد لله علی ما انعم وعلمنا
مالم نكن نعلم والصلوٰة والسلام
علی افصح من نطق بالضاد والغم
بباهر حججه كل من عاند وحاد
عن طريقة الرشاد سيدنا محمد
الذی جاء بالحق المبين وعاير اهينه
القاطعة شبه الضالين المضلين وعلی
اله واصحابه المتمسكين بسنة التادبين
باداب شريعته (وبعد) فقد اطلعت
علی هذه الاجوبة الظاهرة والعقود
الفاخرة فوجدتها موافقة لما عليه
اهل السنة والدين مخالفة لمعتقد
المبتدعين المارقين جزی الله مؤلفه
كل خير واكثر من امثاله۔ وايده
فی اقواله وافعاله آمين
الراجی نيل الربانی محمد اديب

اللہ کے لیے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اس نے
دیں اور ہم کو سکھایا جو ہم جانتے نہ تھے اور
درود وسلام اس ذات پر ضاد بولنے میں سب سے
زیادہ فصیح ہیں اور معاند ومنحرف کو اور اس کو
جو ان کی راہ رشد سے پھرا باظہار دلیل سب سے
زیادہ چپ کرانے والے ہیں یعنی سیدنا محمد جو
کھلا ہوا حق لے کر آئے اور اپنے دلائل قاطعہ
سے گمراہوں گمراہ کنندوں کے شبہات مٹانے
اور ان کی اولاد واصحاب پر جنہوں نے آپ
کا طریقہ مضبوط پکڑا اور آداب شریعت کمال ہے
ہیں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق ہاروں پر مطلع
ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت
اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بد دین بدعتیوں
کے عقیدہ کے اللہ صلہ دے اس کے مؤلف کو ہر
قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علما اور
ان کی تائید فرمائے ان کے اقوال و افعال میں آمین

الحورانی المدرس فی جامع السلطانة بحماة	امید وار عطاء ربانی محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حما۔ ملک شام
[الخاتم]	[مہر]

صورة ما كتبه صاحب الفضل الباهر والعلم الزاهر حضرة الشيخ عبد القادر لازال ممدوحا من الاصاغر والاكابر۔

قد اطلعنا على رسالة الفاضل الشيخ خليل احمد المشتملة على الاسئلة والاجوبة بخصوص العقائد وشد الرحال لزيارة سيد المرسلين فوجدناها موافقة لعقائدنا اهل السنة والجماعة خالية عن الخلل ما عليها رد من جهة بذلك فنشكر فضل الاستاد المذكور كتبه الفقير اليه تعالى عبد القادر لبابیدی	ہم مطلع ہوئے صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد کے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات و جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت شریف عالی کے لیے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی خلل سے جس پر کسی طرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا۔ پس ہم استاد مذکور کی فضیلت کے شکر گزار ہیں۔ لکھا فقیر عبد القادر نے۔

صورة ما كتبه العلامة الوحيد الدر الفريد حضرة الشيخ محمد سعيد من الله عليه باحسانه المديد وكرمه المجيد۔

بسم الله الرحمن الرحيم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله نحمده ونستعينه ونشهد به ونستغفره واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له۔ واشهد ان سيدنا محمدا عبده	سب تعریف اللہ کو ہم اس کی حمد کرتے اور اس سے مدد چاہتے اور اس کا دل سے اقرار کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ کیتا لاشریک

ورسوله ارسله الله رحمة للعلمين
بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا صلى
الله عليه وعلى اله واصحابه نجوم
الاهتداء وائمة الاقتداء وسلم
تسليما كثيرا. اما بعد فقد اطلعت
على هذه الاجوبة الجليلة التي كتبها
العالم الفاضل الشيخ خليل احمد
فرأيتها مطابقة لما عليه السواد
الاعظم من علماء المسلمين و
ائمة الدين من الاعتقاد الحق و
القول الصدق وهي جديرة بان
تنشر بين المسلمين وتعلم لسائر
المومنين فجزى الله مولفها الخير و
وقاه الاذى والضير وها انا قد
اجريت قلمي بالتصديق عليها ولا
حول ولا قوة الا بالله العظيم

۱۰ ربيع الثاني سنة ۱۳۲۹

كتبه الفقير اليه تعالى محمد سعيد

اور گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمدؐ اس کے
بندہ اور رسول ہیں جن کو اللہ نے بھیجا جہان
بھر کے لیے رحمت بنا کر مژدہ سنانے والا
ڈرانے والا روشن چراغ اللہ کی رحمت ہو ان
پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے
تارے اور اقتدا کے امام ہیں اور سلام ہو
بکثرت۔ میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر جن
کو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خلیل احمد نے پس
میں نے ان کو پایا مطابق اس اعتقاد برحق
اور سچے قول کے جس پر علماء مسلمین و پیشوایانِ
دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق
ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جائے تمام مسلمانوں میں
اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو پس اللہ
ان کے مولف کو جزائے خیر دے اور محفوظ
رکھے تکلیف و ضرر سے اور لو میں نے اس
کی تصدیق پر قلم چلا دیا۔

محمد سعید

۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ

مہر

صورة ما كتبه الفصيح الثناء والناظم الدرر حضرة الشيخ محمد سعيد لطفي حنفي غفره الله بفضله العلي۔

أحمد الله على آلائه وأصلي	میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس کے احسانات پر
وأسلم على خاتم أنبيائه وعلى آله	اور درود بھیجتا ہوں خاتم الانبیاء پر اور ان کی
وأصحابه الذين فازوا بنصرته و	اولاد و اصحاب پر جو آپ کی مدد اور محبت
ولائه أما بعد فقد اطلعت على هذه	سے مالا مال ہوئے۔ امابعد میں مطلع ہوا ان
الأجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة	فضیلت والے جوابوں پر۔ پس ان کو پایا حق
للحق خالية من كل شبهة باطلة	کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی کیوں نہ
كيف لا وطرز بردها شمس سماء	ہو جب کہ اس کے مؤلف آسمان ہند کے
البلاد الهندية ودرّتاج علماء تلك	آفتاب اور اس جانب کے علماء کے سرتاج
البقعة البهية فقد أحرز قصبات	کہ جنہوں نے علم کے میدان میں مراتب سبقت
السبق في مضمار العلم وألقيت إليه	فضل کو لیا اور ذکاء و فہم کی کنجیاں ان کے
مقاليد الذكاء والفهم وحيد أعيان	قبضہ میں آئیں۔ بزرگان زمانہ کی وحید اور ہر
هذا الزمان وإنسان عين الإنسان	انسان کی آنکھ کی پتلی اہل فضل و صلاحت کے
مقتدى أهل الفضل والصلاح و	پیشوا، اور نجات و کامیابی کے وسیلہ حضرت
وسيلة النجاة والنجاح حضرة	حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں
الحافظ الحاج المولوي خليل احمد	بے نیاز شاہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم
دام بعناية الملك الصمد ولا زالت	رہیں اور ان کے آفتاب کی شعاعیں روشن
أشعة شموسه مشرقة مضيئة و	اور چمکتی رہیں اور ان کے ماہتاب کے انوار
أنوار بدوره في أفق سماء العلم	آسمان علم کے افق پر تاباں و درخشاں رہیں۔
بازغة منيرة آمين يا رب العلمين	آمین یا رب العالمین ۱

سرحت طرفی فی میا دین السؤال مع الجواب

الفیت ما فیها حقیقا کله عین الصواب

لاعز و اذا ابداه ذو القدر العلی اللیث المهاب

من صیته قد طار بین السهول والهضاب

وبحفظ احکام الشریعة جاء بالعجب العجاب

وهو الحسام الفصل فی لعناق اهل الارتیاب

وهو الامام اللوذعی وقوله فصل الخطاب

دم بالرعایة یا خلیل وانت محمود الجناب

ترجمہ: سوال و جواب کے میدانوں پر میں نے نظر ڈالی تو اس کا سب مضمون بالکل صواب اور حق پایا، ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اس کو بلند مرتبہ والے قابل ہیبت شیر نے ظاہر کیا ہے جس کا شہرہ نیک نامی نرم و سخت غرض تمام زمین میں اُڑ گیا اور شریعت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا اور وہ ایک فیصل کن تلوار ہیں اہل شک کی گردنوں میں۔ اور وہ پیشوائے ذکی ہیں اور ان کا قول گفتگو کا فیصلہ ہے۔ اے خلیل تم محمود بارگاہ ہو کر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو۔

وانا العبد الفقیر اسیر التقصیر — میں ہوں بندہ فقیر:

الراجی لطف ربه الجلی والخفی — محمد سعید لطفی حنفی عفی عنہ

محمد سعید لطفی الحنفی عفا اللہ عنه

(طبع الخاتم)

صورة ما كتبه الشيخ الاوحد ذو الفضل المجيد حضرة فارس بن محمد امده الله بمنه المخلد

الحمد لله حمد من اعترف بجنابه — تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی حمد جو اس

الاقدس بجمیع الکمالات وعرف	کی بارگاہِ اقدس کے لیے تمام کمالات کا معترف
انہ تعالیٰ وتنزہ عن جمیع ما یقولہ	ہوا اور جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے اور
المبتدعۃ واہل الضلالات و	تمام ان باتوں سے جو کہتے ہیں بدعتی اور اہلِ
اعتقد بان حجتہم داحضۃ و	ضلال اور معتقد ہو اس بات کا۔ ان کی دلیل
ترما تہم متناقضۃ والصلوٰۃ و	ضعیف ہے اور ان کی بکواس باہم معارض ہے
السلام علی سلطان دوائر الحضرات	اور درود وسلام ربانی بارگاہوں کے دائروں
الربانیۃ وسید سادات المرسلین	کے بادشاہ اور پاک مجالس والے بزرگ پیغمبروں
اولی المشاہد القدسیۃ سیدنا و	کے سردار سیدنا و مولانا محمد پر جو تمام عالم
مولانا محمد الذی ہو محمد دولۃ	کی حکومت کے ستودہ اور سارے جہان
الموجودات واحمد کائنات الکائنات	کے مخلوقات کے ممدوح ہیں اور آپ کی
وعلی آلہ اقمار سموات المفاخر و	اولاد جو آسمان اسے مفاخر کے ماہتاب ہیں
اصحابہ نجوم المحافل والمحاضر	اور آپ کے صحابہ پر جو محافل و مجالس کے
الی یوم الدین اما بعد فیقول العبد	تارے ہیں روزِ قیامت۔ د اما بعد کہتا ہے
الذی اذا غاب لا یذکر وا ذا حضر	بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آوے اور موجود
لا یوقر خویدم السنۃ السنیۃ والفقراء	ہو تو عظمت نہ کی جائے روشن سنت اور محمدی
الاحمدیۃ فارس بن احمد الشقفۃ	فقراء کا ادنیٰ خادم فارس ابن احمد شقفہ جس کی
الحموی مولدا و وطنا والشافعی مذہبا	جائے ولادت و وطن حماۃ ہے اور مذہب شافعی
والرفاعی طریقۃ والمدرس فی جامع	اور مشرب رفاعی اور ملک شام کے شہر حماۃ کی
البصۃ الکائن بمدینۃ حماۃ المحمیۃ	جامع مسجد بصہ میں مدرس ہے۔ میں اس
احدی البلاد الشامیۃ قد طالعت	مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس سوالوں پر
الرسالۃ المبارکۃ المشتملۃ علی ستۃ	مشتمل ہے۔ جو عالم کامل زیرک فاضل محقق

وحشرني جوابا الحق لجاب بها
العالم الكامل والجهبذ الفاضل
المحقق المدقق والمقدام المفرد
مولانا المولوي خليل احمد وعند
ما تصفحت تلك العبارات الفائقة
وتلمحت ما فيك المعاني الرائقة
وجدتها للشريعة المطهرة موافقة
ولما عليه معتقدنا ومعتقد اشياخنا
من السلف والخلف مطابقة فجزاه
الله تعالى خيرا وحشرنا واياه تحت
لواء سيد المرسلين والحمد لله رب
العلمين۔

قاله بفمه وكتبه بقلمه الفقير
لربه المعترف بذنبه فارس بن احمد
الشقفة الحموي۔

محقق پیشوائے یگانہ مولانا مولوی خلیل احمد
صاحب نے دیئے ہیں اور جب میں نے
ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین
کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ
کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ
کے عقیدے کے موافق پایا۔ پس اللہ ان
کو جزائے خیر دے اور ہم کو اور ان کو
سید المرسلین کے زیر لواء محشور فرمائے
والحمد للہ رب العلمین۔

کہا اپنے دہن سے اور لکھا قلم سے
فقیر فارس بن شقفہ احمد حمری نے۔

طبع الخاتم

صورة ما كتبه البحر الجواد قدوة الزهاد والعباد
حضرة الشيخ مصطفى الحداد سقاه الله بالرحيق يوم التناد

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الواحد الذي عدمت
له النظائر والاشباه۔ الصمد الذي

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سب تعریف اللہ کو جو یکتا ہے کہ اس کی
کوئی نظیر اور شبیہ نہیں بے نیاز ہے کہ اس

وفقنی الله و اياه و المسلمين لما به
فی الدارين نسعد و فی الملاء به
نحمد - فوجدته قد نهج فی اجوبته
المذكورة المنهج الصحيح و وافق
بها الحق الصريح ورد بمنطوقها المبين
وجلا بمفهومها الغين عن العين
والحمد لله الهادی الی سبيل
الصواب و اليه المرجع و الماب و
صلی الله علی سيدنا و مولانا محمد
عالی القدر العظيم الجاه و علی آله
وصحبه و من والاه -

كتبه العبد الضعيف الملتجی الی
مولاه خادم السنة السنية فی مدينة
حماه الراجی من ربه فی الدنيا
التوفيق للقيام علی قدم السداد وفی
الاخرة كهيئة السوال والمراد به
الفقير اليه سبحانه المصطفی الحداد
عفی عنه -

کو اور ان کو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال
کی توفیق بخشے جن کی بدولت ہم دارین میں
صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا میں ہماری
تعریف ہو۔ پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح
ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر ہیں اور
صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت
سے باطل کو رد کیا اور مضمون سے آنکھوں کی
ظلمت رفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو
درست طریقہ کا راہ نما ہے اور اسی کی طرف
لوٹنا اور آخر جانا ہے اور رحمت فرمائے اللہ
سیدنا و مولانا محمد پر جو عالی قدر اور عظیم الجاہ
ہیں اور ان کی اولاد و اصحاب اور ان کے
دوستوں پر۔

لکھا بندہ ضعیف :
مصطفیٰ حداد حموی نے

طبع الخاتم